پیامبر اکرم: حسین منی و انا من حسین

وَصِیُ العَزاء

نوحے و سلام

جلد دوئم

السلام علیک یا ابا عبداللہ و علی الارواح التی حلت بفنائک

بلندی درجات

سید وصی حیدر زیدی اعلی اللہ مقامہ

سیدہ ریاض فاطمہ، سیدہ تمثیل زہرا

ترتیب و پیشکش

قنبر زیدی

خانوادۂ سید وصی حیدر زیدی



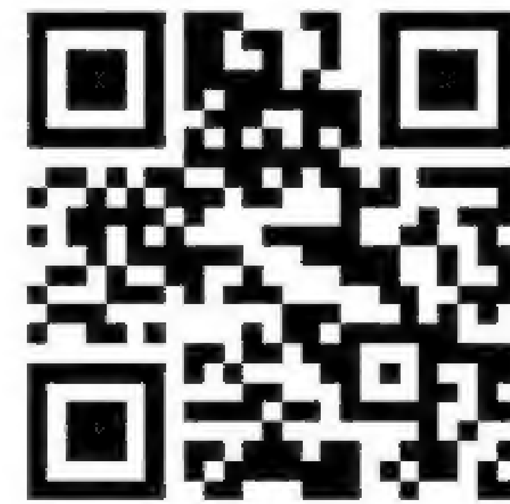
نام کتاب .... وَصِیُ الْعَزَاء
نوحہ جات .... سلسلہ نوحہ جات، جلد دوم
پروف ریڈنگ .... رجب علی خاں، منور علی خاں (نومی)
ترتیب .... قنبر زیدی
کمپوزنگ .... ٹیک ویژنریز
طبع .... اول، اپریل 2019ء - دوم، جون 2022ء
تعداد اشاعت .... ایک ہزار
ہدیہ .... اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
ناشر .... شیعیان علی ڈاٹ کام
پیشکش .... خانوادہ سید وصی حیدر زیدی

ISBN# 978-969-720-088-8

انتباہ

سلسلہ نوحہ جات کا یہ کتابچہ جاری کرنے کا مقصد صرف اور صرف ترویج عزاداری ہے، لہٰذا کسی قسم کے کاروباری دنیاوی مفاد یا چندہ جمع کرنے کے لئے ہرگز نہیں ہے۔ ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ کچھ لوگ ہمارا نام استعمال کر کے مومنین سے چندہ طلب کر رہے ہیں ہم سختی سے ان لوگوں سے اعلان برائت کرتے ہیں۔




ISBN:978-969-720-088-8

اس شمارہ میں تمام نوحہ جات کی سٹوڈیو و لائیو آڈیو ریکارڈنگ شیعیان علی ڈاٹ کام کی ویب سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں

Info@ShianeAli.com
 www.ShianeAli.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد نبیہ و آلہ وسلم تسلیما

انتساب

امیر المومنین، یعسوب الدین والمسلمین، مبیر الشرک والمشرکین،
قاتل الناکثین والقاسطین والمارقین، مولیٰ المومنین، شبیہ ہارون، حیدر، مرتضیٰ،
نفس الرسول، اخوالرسول، زوج البتول، سیف اللہ المسلول، امیر البررۃ، قاتل الفجرۃ،
قسیم الجنّۃ والنار، صاحب اللواء، سیّد العرب، کشاف الکرب، الصدّیق الاکبر، ذوالقرنین،
الہادی، الفاروق، الداعی، الشاہد، باب المدینۃ، والی، وصیّ، قاضی دین رسول اللہ،
منجز وعدہ، النبأ العظیم، الصراط المستقیم والانزع البطین، صاحب نادِ علیؑ

ید اللہ، عین اللہ، وجہ اللہ، لسان اللہ

علی ابن ابی طالب علیہ السلام

کے نام

کہ جن کے طفیل ہمارے والدین نے رزق حلال سے پرورش کے ساتھ، شفقت وتربیت دی، تعلیمات اہل بیت علیہا السلام وتحفظ عزاداری کا درس دیا جو لاشریک ہمارے لئے کسی خزائن سے کم نہیں

786/92/110

کچھ اپنی زبان میں

الحمد للہ! وصی العزاء حصہ دوم کا دوسرا ایڈیشن نوحہ خواں و ماتمی عزاداران کے پُرزور اصرار پر حاضر خدمت ہے بے شک ذکرِ مظلومؑ کا قائم رہنا سنت الٰہیہ میں داخل ہے۔ زمانہ جس تذکرے کو روکنا چاہتا ہے، پروردگارِ عالم اُسی تذکرے کو عام کرتا چلا جاتا ہے۔ لائق تعظیم واحترام ہیں وہ لوگ جو اس روایت کے تسلسل میں اپنا کردار نبھاتے جاتے ہیں۔ علماء، خطیب، ذاکر، شاعر، اہل قلم سب اپنی منزل میں اپنی حیثیت سے ایک عظیم تہذیب عزاداری کی امانت دار اور قابلِ احترام نقیب ہیں۔ ہمارے عہد خصوصاً پچھلی تین دہائیوں میں جن لوگوں نے ذکر مظلومؑ کی روایت کو وسعت دی وہ عقیدہ اور عقیدت ہنروری کے معیاروں کو برتتی ہوئی نمود کرتی ہے اور سُننے والا اُن نفوسِ قدسیہ کی محبتوں میں سرشار ہو جاتا ہے۔

کچھ شعراء کا ذکر یہاں پر کرنا چاہوں گا کہ جن کی ساری زندگی مدح اہل بیت علیہم السلام اور جملہ اصناف وصنائع پر عربی، اردو، پنجابی، سرائیکی میں خامہ فرسائی کی ہے گو کہ پڑھنے اور سننے والا خود مظلوم کربلاؑ کے غم کو دیکھ محسوس کر رہا ہے۔ بابا نثار حیدریؒ، اختر چنیوٹی، تنویر حسین، نوشاد شاہ، سجاد، یوسف سردار، لعل حیدری، نعیم بچیاری، اختیار حسین، توقیر کمالوی، مظہر انجم، گوہر حسین، میوہ خاں، سبط جعفر، اور دور حاضر کے ناصر، احمد نوید، آصف جوہر، محب فاضلی، حسنین اکبر، ثقلین اکبر، سلامت فیروز، نور علی نور، سائیں رفاقت مداح، رانا عمران، سعید عاقل، عاصم رضوی، سخاوت مولائی، محسن شاہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

اللہ پاک محمدؐ وآل محمدؑ کے درِ دولت سے وابستہ رہنے والوں کے درجات بلند کرے اور توفیق ارزانی فرمائے کہ وہ اپنی بساط بھر اُن کی محبت کا حق ادا کر سکیں۔

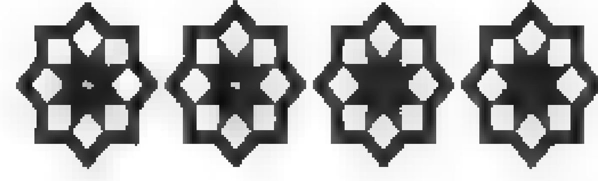
قارئین کرام! سے درخواست ہے کے اگر بارِ خاطر نہ ہو تو حقیر کے والدین کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھ کر انہیں ایصالِ ثواب فرمائیں۔

وما توضیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

قنبر زیدی

فہرست

شمار نمبر: | صفحہ نمبر:



وصی العزاء

سلسلہ وار مرثیہ و نوحہ جات

حصہ اول اشاعت اول ۲۰۱۹ء، طبع دوم ۲۰۲۲ء

حصہ دوئم اشاعت اول ۲۰۲۰ء، طبع دوم اشاعت ۲۰۲۲ء

حصہ سوئم اشاعت اول ۲۰۱۹، طبع دوم ۲۰۲۲ء

نوٹ: حصہ چہارہ جلد ہی قارئین نظر کی جائے گی۔

ملتمس دعا

خانوادۂ سید وصی حیدر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بہن یہ غازیؑ کی رو رو کے بین کرتی ہے

بہن یہ غازیؑ کی رو رو کے بین کرتی ہے
چلے بھی آؤ کہ اب شام ہونے والی ہے

خبر تو لائے کوئی عباس کیوں نہیں آئے
رسول زادی کی رن میں یہی دہائی ہے

ہے منتظر درِ خیمہ پہ تشنہ لب بچی
تمہارے آنے کی اے بھائی آس باقی ہے

مدد کو آ کہ نہ چھن جائے چادریں سر سے
سپاہِ شام ہمیں لوٹنے کو آئی ہے

ہوئی تھی ضامن پردہ یہ سوچ کر زینبؑ
علیؑ کی بیٹی ہوں اور غازی میرا بھائی ہے

اب آ بھی جاؤ کہ گھٹنے لگا ہے دم میرا
خیام جل گئے بھائی پھر وہی اداسی ہے

اندھیرا چھا گیا عباس تم نہیں آئے
سکینہ خاک پہ اب سر جھکائے بیٹھی ہے

تیری سکینہؑ کے رُخسار ہو گئے نیلے
تماچہ کھاتی ہے جب پھر تجھے بُلاتی ہے

السلام علیک یا ابا الفضل العباس

بلندیٔ درجات: بیگم وسید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی رُباب سلام اللہ علیہا

بے شیر میرے آجا تجھے لوری سناؤں گی

بے شیر میرے آ جا تجھے لوری سناؤں گی
اپنے علی اصغرؑ کو گودی میں سلاؤں گی

ملنے کے لیئے ماں سے کچھ دیر کو آ جاؤ
مجھ دُکھیا پہ کیا گذری سب حال سناؤں گی

کل فوج ستم آئی اور چھین لی میری چادر
اس دشت بیاں باں میں میں کس کو بلاؤں گی

گودی میں تجھے لے کر میں سوچا یہ کرتی تھی
کس شیر کو میں اپنے عباس بناؤں گی

بے شیر میرے آ جا تجھے لوری سناؤں گی
اپنے علی اصغر کو گودی میں سلاؤں گی

حیران تصور میں تجھے دیتے تھے لوری
مقتل میں تجھے خالی جھولے کو جھلاؤں گی

جاتے ہوئے خیمے سے جو تُوں نے کیئے بیٹا
اُن تیرے اشاروں کو میں بھول نہ پاؤں گی

آنا ہو اگر مشکل آواز دو مادر کو
مقتل سے تمہیں لینے میں خود چلی آؤں گی

یہ کہتے ہوئے گوہر لشکر سے وہ مادر
میں تیرے بنا اصغر واپس نہیں جاؤں گی

یا علی ابن الحسین اصغر


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ شامِ غریباں

چھانے لگی شام غریباں ہائے قیامت کا ہے سماں

چھانے لگی شام غریباں، ہائے قیامت کا ہے سماں
خیمہ ساداتؑ سے اٹھا دھواں، ہائے قیامت کا ہے سماں

چاک گریبان خدائی ہوئی، خاک بسر فاطمہؑ جائی ہوئی
ڈھل گیا دن ختم لڑائی ہوئی، موت کی خاموشی ہے چھائی ہوئی

چاک گریبان خدائی ہوئی، خاک بسر فاطمہؑ جائی ہوئی
ڈھل گیا دن ختم لڑائی ہوئی، موت کی خاموشی ہے چھائی ہوئی

نورِ نظر راج دلارے گئے، زینبؑ دلگیر کے پیارے گئے
لرزی زمیں کانپ اٹھا آسماں، ہائے قیامت کا ہے سماں

ڈھونڈ لیا موت نے یہ کارواں، ہائے قیامت کا ہے سماں
شاہ کے انصار بھی مارے گئے، ناز تھا جن پر وہ سہارے گئے

خوشیاں منانے لگی فوجِ ستم، غم سے تباہ حال ہیں اہلِ حرم
خوں میں ہے تر شیرِ جری کا علم، ہو گیا شبیرؑ کا سر بھی قلم

لٹ گئی کونین کی شہزادیاںؑ، ہائے قیامت کا ہے سماں
عونؑ و محمدؑ نہیں اکبرؑ نہیں، سرورؑ و عباسِؑ دلاور نہیں

ہائے کوئی مونس و یاور نہیں، خیمے نہیں مقنع و چادر نہیں
دشت میں ہیں آلِ نبیؐ بے اماں، ہائے قیامت کا ہے سماں

مادرِ اکبرؑ کا عجب حال ہے، دیتا ہے جب کوئی تسلی اسے
کہتی ہے دل تھام کے روتے ہوئے، کھو گئے اس بن میں سہارے میرے

مر گیا ہائے میرا کڑیل جواں، ہائے قیامت کا ہے سماں
ماں ہوں ہر اِک رنج اٹھاؤں گی میں، روتے ہوئے خود چلی جاؤں گی میں

2/1

ڈھونڈ کے بے شیر کو لاؤں گی میں، اِس کے بنا جی نہیں پاؤں گی میں
رہ گیا ہائے میرا بچہ کہاں، ہائے قیامت کا ہے سماں

ہائے یہ بیچارگی یہ بے کسی، دیتا نہیں اِس کو دِلاسہ کوئی
درمیاں لاشوں کے اکیلے کھڑی، کہتی ہے بچی کوئی سہمی ہوئی

ڈھونڈنے جاؤں تمہیں بابا کہاں، ہائے قیامت کا ہے سماں
ہے یہ گوہر عظمتِ بنتِ علیؑ، سب کو سنبھالا بھی حفاظت بھی کی

غم میں شہ دین کے بھی روتی رہی، مامتا پہ آنچ بھی آنے نہ دی
ماں تو ہے بس عون و محمد کی ماں، ہائے قیامت کا ہے سماں

چھانے لگی شام غریباں، ہائے قیامت کا ہے سماں
خیمہ ساداتؑ سے اٹھا دھواں، ہائے قیامت کا ہے سماں

2/2



☆☆☆☆☆



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
و جملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ہائے زینبؑ ویر دی موت دیاں گھڑیاں گھڑیندی رہ گئی

ہائے زینبؑ ویر دی موت دیاں گھڑیاں گھڑیندی رہ گئی
نپ کے در خیمے دا ہائے ٹکراں مریندی رہ گئی

تن دِناں توں پیاسی ہائے پانی منگیندی رہ گئی
لب شبیرؑ دے ہل گئے بھنیڑ پانی روپئی غربت توں بہوں نمانڑی

ویر دے والاں چہ ہتھ شمر دا، سامنے بھینڑی دے ہائے کُسدا
ہُنڑ تے غازیؑ آوے ہائے وَل وَل سڈیندی رہ گئی

نہ حسینؑ کمہاری واسطہ ای، کلی بہنی دا اِی آسرا اِی
وِیر دے قاتل کوں منتاں کریندی رہ گئی

گھوڑے بَھجدے رہ گئے وسہندی رہ گئی
بنڑ کے بے بس بی بی روندی رہ گئی
چا کے دھی کمسن کوں ہائے بابا دِکھیندی رہ گئی

ویر سارے ٹُر گئے شام تھی گئی، اِک منادی پل وچ عام تھی گئی
لُٹ گھنو ہنڑ بُرقعے ہائے، عابدؑ بچیندی رہ گئی

گال اے نوشادؔ بہوں رُوا گئی پگ بندھا عابدؑ کوں سینڑ آ گئی
ساریاں سینڑی کوں ہائے، رسیاں پویندی رہ گئی
نپ کے در خیمے دا ہائے ٹکراں مریندی رہ گئی

شاعر: نوشاد شاہ

یا زینب الکبریٰ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

بی بی زینبؑ روندی رہ گئی

اے کوڑ اے ایداناں کیا اے، اے سوال یزید کریندا جے
بی بی زینبؑ روندی رہ گئی، اے کوڑ اے ایدا ناں کیا اے

اُٹھ اُٹھ کے ممبر توں چا اُنگل اشارے ڈیندا جے
ربّ جانے کتنے ڈھیں گزرے بی بی زینبؑ پانی پیتا نئیں

ھک بہہ کوں درباری بھر جام شراب پلیندا جے
اے شاہی نئیں تیرے بابے دی ہنڑ قیدن بنڑ کے آئی اے

کتھے ویر عباسؑ اے وی اینج بے غیرت جھڑکیندا جے
تھلے سر شبیرؑ مسافر دا اوتھے تخت تے ظالم بیٹھا ہاں
زلفاں وچ ہتھ پا کے گستاخی نال ہاں لیندا جے

حیران ہے کیوں نہ نکل گیا سجادؑ دا دم دربار اندر
کئی واری زینبؑ کوں باغی دی بھینڑ سڈیندا جے
اکبرؑ دا قاتل رُسدا ھاں ڈے ڈے انعام منیداھا
بہوں او کھے زینبؑ دے ھائے جگر تے وار کریندا جے

میرے ہتھ پابند وچ رسیاں دے پُر درد نظارہ لگدا ھا
بدمعاش کوں بلوا ہر سینڑ دے وال ڈسیندا جے
ھک دوں گھنٹے دی گال نہیں نوشادؔ کھڑی رہی کئی گھنٹے
کوئی نہ دے بہڑ دی جاء ایہو ول ول حکم سنڑیں دا جے

شاعر: نوشاد

حضرت زینب کبریٰ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے

مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے، پیمبرانا کیا ہے یہ کام زینبؑ نے
چراغ سب کے مقتل میں یوں کئے روشن، دیئے بحسن و کردار کے دیئے روشن
سحر بنا تو شہادت شام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے
کیا زباں سے وہ حملہ علیؑ کے لہجے میں، دیا وہ طیش میں خطبہ علیؑ کے لہجے میں
پلٹ کے رکھ دیا دربارِ شام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے
زمین کانپ اُٹھی اہلِ ظلم گھبرائے، وہ بد زبان تھے وہ بے زبان نظر آئے
کیا جلال میں جس دم کلام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے
کبھی تو بھائی کے ماتم میں آہ و زاری کی، کبھی جلے ہوئے خیموں کی پہرے داری کی
گذاری اس طرح غربت کی شام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے
لرز کے رہ گیا دریا عجب ہوا احساس، تڑپتا رہ گیا ساحل پہ لاشہ عباسؑ
پکارا جس گھڑی کا نام زینبؑ نے، بلا کے دشت میں اپنے لہو میں ڈوبے ہوئے
غیور شیروں کے لاشے تڑپ تڑپ اُٹھے، کیا جو آخری شہہ کو سلام زینبؑ نے
نہ اپنی پیاس نہ بیٹے کسی کو یاد کیا، ہمیشہ بھائی کی تشنہ لبی کو یاد کیاؑ
کبھی جو پانی پیا تشنہ کام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے
کیا تھا وعدہ جو گوہر اُسے نبھایا ہے، اسیر ہو کہ بھی اسلام کو بچایا ہے
بتول زادی علیہ السلام زینبؑ نے، مٹا کے رکھ دیا باطل کا نام زینبؑ نے

شاعر: گوہر جارچوی

دو طفلانِ زینب

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ اسیرانِ حرم علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

قیدی گھن آؤ

قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ، توساں ایویں استقبال کرو
رنگ پوشاں کاندھے دے لال کرو، ودھ خوب بازار سجا کے قیدی گھن آؤ

دیوہ تحفے شہر دے وسیاں کوں، ملو گل ناں لا کے لوکاں کوں
ہر گھر تے مشعل جلاؤ، دن عید دے وانگ مناؤ
بھڑکیلے کپڑے پا کے، قیدی گھن آؤ، قیدی گھن آؤ

جدوں داخل تھیون شام دے وِچ، پہلے بازار عوام دے وِچ
جاری مئے نوشی کر دے وہ، ہر شخص دے پتھر دے وہ
ہر گھر توں پتھر وساں کے، قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ

بلواؤ نجس شرابیاں کوں، نہ چادراں دے وہ باغیاں کوں
نہ کوئی ترس وکھاؤ، جا جا کے اُٹھ رُکواؤ
بازار دا رش ودھوا کے، قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ

بازار جدوں کر پار آون، کجھ دیر تائیں دربار آون
کجھ شاماں ایویں رُک رُک کے، رسیاں دی تار چوں لگ لگ کے
بازار اذان سُنا کے، قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ

طاہر اعلان اے سڑ سڑ کے، رکھ کمر تے ہتھ شاہ جُھک جُھک کے
سر سُٹ کے رت رو پیندا اے، وت نجف دے پاسے ویندا اے
جدوں ول ول زور دا آکھے، قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ

کجھ بازی کھیڈ توں شطرنج دی، ول پیشی ہوسی اِنج اِنج دی
ہر ایک دا ناں چا چا گھن سُوں، وت مان ولے دا رج پوچھ سُوں
جلدی دربار سجا کے، قیدی گھن آؤ قیدی گھن آؤ

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

سجادؑ لئی اے مشکل اے شام دا سفر

سجادؑ لئی اے مشکل اے شام دا سفر ، اکبرؑ بھرا دا قاتل عابدؑ دا ہم سفر
ہویا رہا جدوں دا، چپ چپ سجادؑ رہندا
پوچھے حال کوئی رو کے ناں شام دا اے لیندا
جیڑے ظلم دیکھے عابدؑ دنیا نوں کی خبر، سجادؑ لئی اے مشکل اے شام دا سفر
اصغر دا گرتا ویرن میری لحد وِچ رکھا دے، احسان کر قبر دا عابدؑ نشاں مِٹا دے
تیرے بعد آ نہ جاوے میری قبر تے شمر، سجادؑ لئی اے مشکل اے شام دا سفر
آکھے رُبابؑ عابدؑ مشکل ہے میرا جینا، اصغر ہے کربلا وِچ رہ شام گئی سکینہ
ہوئی گود میری خالی کس دی لگی نظر، سجادؑ لئی اے مشکل اے شام دا سفر
ایس شام دے شہر وچ شبیرؑ رُل گئی آں، دربار ویکھ ویرن تیری موت بُھل گئی آں
بیمار مر نہ جاوے، بیمار مر نہ جاوے زینبؑ نوں اے فکر
روندا اے خون قیدی نئیں مرض کوئی پرانی، اے شام کھا گئی اے سجادؑ دی جوانی
ہویا ضعیف یکدم بازاراں دا اثر، سجادؑ لئی اے مشکل اے شام دا سفر
جن و بشر ملائک کر دے بڑی عبادت، لیکن اے لا الہ دی بنیاد ہے شہادت
سجدہ حسینؑ تیرا بے شک عظیم تر، تنویرؔ آوے مہدیؑ کرو مل کے سب دُعا اے
رُک جاوے رت اکھاں دی عابدؑ نوں چین آوے، آباد فیر ہوے اے فاطمہؑ دا گھر

شاعر: تنویر حسین سوز: اکبر عباس
نوحہ خواں: انجمن العباس کڑی شاہ ولی لاہور

السلام علیک علی ابن الحسین ابن علی

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین علیہ السلام

شبیرؑ ہیں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی

یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ
یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ — شبیرؑ ہیں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
دہرائی حسبُنا کی امت نے پھر کہانی

کعبے کے مالکوں کے احرام کھول ڈالے — شبیرؑ ہیں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
آیاتِ اِنّما کی کچھ بھی قدر نہ جانی — یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ
شبیرؑ ہیں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی

یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ — نوخیز خونِ اکبرؑ ہے دین کی رگوں میں
قائم ہے جن کے دم سے اسلام کی جوانی

مختار اُن کے بچے ہیں آب آب کرتے — شبیرؑ ہیں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
فرطِ حیا سے دریا ہوتا ہے پانی پانی — یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ
شبیرؑ ہیں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی

یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ — قرآن تذکرہ ہے آلِ نبیؐ کے گھر کا
خونِ رگِ شہیداں تفسیر ہے قرآنی

ہے التجا رضا کی پیشِ سفیر اکبرؑ — شبیرؑ ہیں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
آنکھوں سے خون بن کر ٹپکتے تیری کہانی — یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ
شبیرؑ ہیں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی

یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ — شبیرؑ ہیں سفر میں اور ساتھ زہراؑ ثانی
یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ
یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ



برائے ترحیم: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین علیہ السلام

حسینؑ کیا ہے

ضمیر انساں جگایا جس نے، فلک زمیں کو بنایا جس نے، سناں پہ قرآں سُنایا جس نے
نشانِ باطل مٹایا جس نے، خدا کے دیں کو بچایا جس نے، حسینؑ وہ ہے

خدا کے لشکر کا میرِ لشکر، وہ جس پہ نازاں ہے ربّ اکبر، ہیں جس کے گھر میں فرشتے نوکر
فقیر جس کے ہیں سب قلندر، ہیں جس کی تشنہ لبی سمندر، حسینؑ وہ ہے

وہ جس نے کرب و بلا بنائی، وہ جس نے بزم وفا سجائی، علیؑ کا بیٹا حسنؑ کا بھائی
کرے جو نبیوںؑ کی رہنمائی، خدا نے دے دی جسے خدائی، حسینؑ وہ ہے

وہ جس نے خاک شِفا بنائی، وہ جس نے نبضِ جہاں چلائی، وہ جس نے شمع عمل چلائی
ہر ایک عظمت ہے انتہائی، ہے جس کا عباسؑ جیسا بھائی، حسینؑ وہ ہے

حسینؑ سردارِ عالمی ہے، حسینؑ دنیا میں مثل دیں ہے، رسالتوں کا یہی امیں ہے
بہت حسین ہے بہت حسین ہے، وہ جس کے جیسا کوئی نہیں ہے، حسینؑ وہ ہے

زمانہ کروٹ ضرور لے گا، ہر ایک موذن اذاں یہ دے گا، ذرا ٹھہر جا تو خود کہے گا
جلوس جس کا نہ رُک سکے گا، وہ جس کا ماتم صدا رہے گا، حسینؑ وہ ہے

جو مقتلوں میں حیات بانٹے، بتا دو گوہرؔ یہ وہ سخی ہے، نہیں ہے قسمت میں تیری بیٹے
رسولؐ حق بھی یہ کہہ دیں جس سے، وہ سات بیٹے اُسی کو دے دیں
حسینؑ وہ ہے، حسینؑ وہ ہے، حسینؑ وہ ہے، حسینؑ وہ ہے

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
دیں است حسینؑ دیں پناہ است حسینؑ
سمجھ میں آیا کہ یہ حسینؑ ہے حسینؑ یہ ہے حسینؑ یہ ہے

شاعر: گوہر جارچوی — سوز: منور علی خان نومی

احب اللہ من احب حسینا

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ہائے نا غریب سڈاویں میرا شبیر سخی

ہائے نا غریب سڈاویں میرا شبیرؑ سخی
ہائے نا غریب سڈاویں میرا شبیرؑ سخی
توں ناز نبیاںؑ دا ہے ویرن آکھے بھیڑ اجڑی

پتر امیر علیؑ دا کدی امیر ساں میں
ہے میرا اپنا مقدر ہائے اج غریب ہاں میں
مینوں غریب بنا گئی اے لاش اکبرؑ دی

میرے غریب سید تے احسان فرما ویں
بھرا دے جوندیاں زینبؑ توں بار نہ آویں
جے میں رسولؑ دا بچھڑا ہاں تو بتولؑ دی دھی

جے مینوں کفن نہ ملیا اے ہے نصیب میرا
ہے راضی پاک خدا دی رضا تے ویر تیرا
صحرا دی ریت ہی کافی ہے میرے کفن دے لئی

کیتاں تیار بھرا نوں ہے ہائے آپ زینبؑ نے
علیؑ دے وانگ پئی لگ دی ہے آکھیا سب نے
پئی آپ کفن پواندی اے پڑھ کے نادِ علیؑ

حسینؑ وعدہ شراکت دا میں نبھا واں گی
میں تیری پاک شہادت نوں رنگ لاواں گی
میں پڑھ کے خطبے بچاواں گی نام آلِ نبیؑ

یا زینب الکبریٰ


بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

عجیب وقت پڑا ہے یتیم بچی پر

عجیب وقت پڑا ہے یتیم بچی پر
بیان کرب و بلا رو رہی ہے خاک بسر

یہ بیٹی اُس کی ہے جو کہ ہے دو جہاں کا امیر
پلی ہے جو بڑے نازوں پہ دُخترِ شبیرؑ
پڑے ہیں نیل اُسی شہزادی کے رُخ پر

مصیبتوں میں گرفتار شہزادی ہے
وطن سے دُور ہے بے آسرا ہے پیاسی ہے
لبوں پے بین ہیں غربت کی خاک ہے سر پر

کہیں پہ لاشے کہیں، کہیں خوں میں شاہِ خدا
اکیلی دشتِ مصیبت میں آ گئی یہ کہاں
اندھیری رات میں مر جائے نہ یہ ڈر ڈر کر

بھلا سکینہؑ کو کیسے قرار آئے گا
ہمیشہ بچی کو یہ غم ہائے رُلائے گا
چلا ہے سامنے بابا کے ہاتھ پر خنجر

سکینہؑ ظلم و ستم اور سہہ نہیں سکتی
زیادہ دیر وہ اب زندہ رہ نہیں سکتی
خدارہ کر دو یہ عباسؑ با وفا کو خبر

کبھی تماچے لگاتے ہیں تازیانہ کبھی
کوئی ستاتا ہے ہائے رُلا رہا ہے کوئی
نہیں ہے کوئی جو اُس کو دلاسہ دے گوہرؔ

شاعر: گوہر

السلام علیک یا ام سکینہ بنت الحسین

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ایہو بازار اے اماں ایہو بازار اے

جس کیتا علی عابد کوں ڈھڈا بیمار اے ڈھڈا بیمار اے
توں ول ول چادراں منگدی ہے، ایتھے برقعے لوگ لوٹیندے ہن
نئیں ماں دے وال لُکا سگدا، عابدؑ لاچار اے، عابدؑ لاچار اے
اماں ایہو بازار اے ایہو بازار اے، اماں ایہو بازار اے ایہو بازار اے

میں جے جے جاتوں لنگدا ہاں، سب پوچھدے نیں زینبؑ کھیڑی اے
تیرے پردے کیتھے نئیں جس دی کوئی دیوار اے، کوئی دیوار اے کوئی دیوار اے

کوئی چابک مار ٹریندا اے، کوئی پتھراں ناں مریندا اے
ہنڑ عابدؑ شہر عبور کرے، ہنڑ عابدؑ شہر عبور کرے، کیندے سہارے کیندے سہارے

میری اکھیاں سب کجھ بھل ویسن، تیرا شام چہ ٹُرنا نہ بُھل سی
میرے جگر تے غیرت کیتے ہن درداں دے وار اے، درداں دے وار اے

توں ملکہ شرم حیاء دی اے، ایتھے کل ماحول شرابی اے
تیکوں ویکھن کاں جمع تھی گئے بدکار سارے بدکار سارے

اے شام ہے سارا چن بچھڑا میں دھی حیدرِ کرارؑ دی آں
نوشادؔ بازار عبور کیتے زینبؑ تیار اے، زینبؑ تیار اے
جس کیتا اے علی عابدؑ کوں ڈاڈا بیمار اے، ڈاڈا بیمار اے

شاعر: نوشاد

الامام علی بن الحسین السجاد



بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی اُمِ رُباب علیہا السلام

کس کو دُوں میں لوری

کس کو دوں میں لوری، کس کو دوں میں لوری
اصغرؑ میرا رہ گیا رن میں ماں یہ رو کر بولی

نوحہ خواں: ناصر اصغر پارٹی، انجمن شباب المومنین کراچی-03

شامِ غریباں چھا گئی بن میں میرا دل گھبرائے
گھر نہیں آیا اصغرؑ میرا پھیل گئی تاریکی

تم نہیں آئے تم نہیں آئے کتنا پکارا میں نے
ماں سے خفا کیا اے شہزادے یوں ہوتا ہے کوئی

آ جا میرے اصغر آ جا روٹھ گیا کیوں بیٹا
اُجڑے بن میں نوحہ کُناں ہے ماں پھلائے جھولی

تجھ کو کہاں میں ڈھونڈنے جاؤں تجھ کو کہاں سے لاؤں
میری گودی چھوڑ کے تو نے، میری گودی چھوڑ کے تو نے بستی دُور بسا لی

تجھ کو کہاں میں ڈھونڈنے جاؤں تجھ کو کہاں سے لاؤں
میری گودی چھوڑ کے تو نے بستی دور بسا لی

تیرے بنا اس دُکھیا ماں کو کیسے بھلا چین آئے
تیرا جھولا بھی سُونا ہے کرب و بلا کے بن میں

اپنے وطن سے دُور یہاں پر کرب و بلا کے بن میں
کھو گیا میرا لال کہیں پر، کھو گیا میرا لال کہیں پر رہ گئی جھولی خالی

گوہرؔ یہی کہتے کہتے مر گئی ماں اصغرؑ کی
گود میں اپنی کس کو سُلاؤں کس کو دوں میں لوری

شاعر: گوہر جارچوی

السلام علیک یا ایہا الصغیر الرضیع

بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

کیویں شام جاواں لے کے مظلوم قافلہ

کیویں شام جاواں لے کے مظلوم قافلہ
بے دین دی اے نگری اُتے سر تے نئی رِدا

تیرے آسرے تے آئی وطناں توں دھی علیؑ دی
سفراں چوں اجڑیاں نوں دیوا کس دا آسرا

زینبؑ دے دویں ویرن بے مثل شہنشاہ نئیں
ایک محسن خدا اے دُوجا مرکزِ وفا

سوز:

تیرے ورگا ہور کوئی نئیں نگراں پردیاں دا
پیدا نئیں ہونا جگ تے کوئی غازیؑ دوسرا

جنگلاں چے رُل گیا میں بھر جائیاں نال میرے
اوکھا پیا بچانا اے دین مصطفیٰؐ

ویرن توں صدقے کیتے میں اپنے لال دو ویں
لیلیٰ دی آس جیویں ایہو منگدی رئی دُعا

گھوڑے توں جھڑیاں غازیؑ کہرام مچ گیا اے
سیداںؑ تے ہو گئی اے ظلماں دی انتہا

افضالؔ سین تیری اے کہہ کے شام ٹُر گئی
کربل ملی نہ مینوں اکبرؑ قبر دی جاء

شاعر: افضالؔ حسین



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

میں لُٹ گئی نانا

میں لٹ گئی نانا میں لٹ گئی نانا ہاں میں لٹ گئی نانا
کرب و بلا کے بن میں گھر لٹ گیا میرا

ایسی تباہی لایا عاشور کا سویرا
کبریٰ کی مانگ اُجڑی قاسمؑ کا لُٹا سہرا
بے جرم گیا مارا اِک رات کا دولہا

کڑیل جواں اکبرؑ میرا گیسوں والا
وہ شیر جس کو میں نے اٹھارہ سال پالا
تیروں سے ہوا چھلنی اُس شیر کا سینہ

ظالم نے تیر مارا معصوم کے گلے پر
پیاسہ لہو میں ڈوبا بے شیر علی اصغرؑ
مقتل میں رو رہا تھا بھائی میرا تنہا

وہ جس کا نام پیاسے بچوں کی آس تھا
جس کو لقب ملا تھا سقائے سکینہؑ
وہ بھائی لبِ دریا مارا گیا پیاسا

بچوں کو جس پہ میں نے صدقے کیا تھا نانا
جو میرا بھائی مجھ کو تھا جان سے پیارا
پامال ہوتے دیکھا اُس بھائی کا لاشہ

لوٹا ستم گروں نے میرے گھر کو جلایا
اہل ستم نے نانا اُس در کو جلایا
رہتا تھا جس پہ نانا عباسؑ کا پہرہ

جس بچی کا بستر تھا میرے بھائی کا سینہ
کہتا تھا میرا بھائی جسے پیار سے سکینہؑ
زندان میں کھو آئی زینبؑ وہ نگینہ

بلوے میں لعین لائے جس وقت رسن بستہ
تھا حال عجب گوہرؔ عباسؑ کی خواہر کا
مجمع تھا ہزاروں کا زینبؑ تھی بے رِدا

شاعر: گوہر جارچوی

السلام علیکم یا ابناء الزینب

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

تانگاں لگیاں نے تیرے آون دیاں مینوں ویرن

تانگاں لگیاں نے تیرے آون دیاں مینوں ویرن
بھین دُکھیاری نہ مر جاوے تیرے باجوں ویرن

تیرا وعدہ میں کیویں بھل جاں میرا ویر اکبرؑ
کدی ناں روندی میرے کول جے ہوندا اصغرؑ
اُجڑیاں وہڑیاں وچ کلی کیویں راں ویرن

تیریاں راہواں دے وچ بہہ کے میں روندی صغریٰ
ہن تے آ جاویں وے چن ویرن پئی آہندی صغریٰ
کول نہ امبڑی کِنوں حال سناواں ویرن

رات دے ویلے مینوں خواب ڈراندے بابا
کلیاں چھڈ کے ناں بیمار نوں جاندے بابا
اونسیاں پانواں نالے ویکھاں تیری راہ ویرن

تیرے قدماں دے نشاناں نے مینوں تڑپایا
مینوں چن ویر نہ خط کھلیا نایوں توں آیا
تیرے آون دیا آساں تے میں جیوندی ویرن

نانے دے روضے تے اے صغریٰ دُعا منگدی اے
منتاں منّدی اے رو رو کے بھرا منگدی اے
تیرے سہرے تیرے شگناں دا مینوں چاہ ویرن

نعیمؔ زہراؑ دیاں جائیاں نوں ستایا لوکاں
ننگے پیری وچ جنگلاں دے ٹرایا لوکاں
اوکھیاں سفراں دے وچ جاسیاں تیری تھاں ویرن

شاعر: نعیم پچیاری



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام مظلوم کربلا علیہ السلام

الوداع، الوداع، الوداع، الوداع

رن کو جاتے ہوئے سر جُھکائے ہوئے شہہ نے رو کر کہا الوداع الوداع
آیا وقت سفر اے بہن آج ہم ہو رہے ہیں جدا الوداع الوداع

شاہ بڑھ کر بہن کے گلے لگ گئے اور دکھیاری بہن سے یہ کہنے لگے
میری مظلوم پیاسی مسافر بہن تیرا حافظ خدا الوداع الوداع

جس سے ڈرتی تھیں تم وہ گھڑی آگئی دیکھو چاروں طرف تیرگی چھا گئی
دشت پُر حول میں شام ہونے کو ہے لو مسافر چلا الوداع الوداع

لے کے بالی سکینہؑ کو آغوش میں ننھے ننھے سے ہاتھوں کے بوسے لیے
شہہؑ نے حسرت سے بیٹی کو تکتے ہوئے آہ بھر کر کہا الوداع الوداع

بولا بیمار بیٹے سے آقا میرا اب نہ آئے گا اے بیٹا بابا تیرا
موت کی آہٹیں تیز ہونے لگی آرہی ہے صدا الوداع الوداع

آیا خیمے سے باہر جو مولاؑ میرا بھائی بیٹا بھتیجا کوئی بھی نہ تھا
ایک حسرت سے چاروں طرف دیکھ کر شہہ نے خود ہی کہا الوداع الوداع

جب تڑپ کر کہا میرے شیروں اٹھو آؤ زینبؑ کے بھائی کو رخصت کرو
ایک اِک لاش بے سر آئی صدا اے شہہ کربلاؑ الوداع الوداع

ایسا ماتم کرو ایسا ماتم کرو آ کے بی بی کہیں مرحبا مرحبا
خوں اُگلتے ہوئے ایک اک زخم سے آج آئے صدا الوداع الوداع الوداع

شاعر: نعیم پچھاری



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ علیہا السلام

جیویں بابا راضی اوویں صغریٰ راضی

نہ اولے بے بے رو میرا چاچا غازیؑ
جیویں بابا راضی اوویں صغریٰ راضی

میں جاندی ہاں پابند ہے توں تینوں کج نئی آندی
جیویں بابا راضی اوویں صغریٰ راضی

میراناں جے نئیں فہرست دے وچ اے تیرے نال گلہ کوئی نہیں
اے پور مسافراں وچ چاچا تے میں بیمار دی جاء کوئی نہیں
جیویں نبھڑی اے زندگی نبھ ویسی ہن میں دکھیا دی

میتوں کلیاں چھوڑ کے ٹر جاناں اے منظر عین قیامت دا
تو فکر نہ کر میں راضی ہاں ایہو فرض ہے پاک امامت دا
تیرے سامنے قسم میں چیندی ہاں تیری پاک وفا دی

میرے حصے درد وچھوڑا اے تینوں نئیں مجبور کریندی میں
میں چوٹیاں والے ویرن کوں پئی ول ول کے گل لاندی میں
میرے حوصلہ ویکھ میں ویکھنی نئیں چن ویر دی شادی

ماں ام البنینؑ دا صدا شالا چاچا تو شاد رہویں
اپنے سردار دے قدماں وچ محشر تائیں آباد رہویں
تیار عماری تھی گئی اے چا عونؑ دی ماں دی

شاعروسوز : بابالال حسین حیدری



برائے ترحیم : بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین علیہ السلام

کربلا کے دشت میں اِک لامکاں آباد ہے

کربلا کے دشت میں اِک لا مکاں آباد ہے
نورِ حق اور مالکِ دونوں مکاں آباد ہے

ہاتھوں پہ اصغر کو لے کر کہہ رہے ہیں یہ حسینؑ
اِک تبسم سے تیرے یہ دو جہاں آباد ہے

آ میرے اکبرؑ کہ مٹتے جا رہے ہیں نقش پاک
بس دمِ رخصت کا آنکھوں میں سماں آباد ہے

دُختر زہرؑا تیرا غم خون ہے دین خدا
شام کے ہر موڑ پہ تیرا بیان آباد ہے

جو کرے تشنہ لبی سے کوثر پیم دوا
وہ بنا لیں کربلا اِک بارہواں آباد ہے

روزِ عاشورہ کے حلقے کی اُداسی دیکھ لو
آج بھی شامِ غریباں کا دھواں آباد ہے

اب رضا کچھ اور کیا مانگیں درِ لجپال سے
دل میں جب شبیرؑ کی آہ و بگاں آباد ہے

نورِ حق اور معرکے دونوں مکاں آباد ہے
کربلا کے دشت میں اِک لا مکاں آباد ہے



برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

سجاد اُٹھو پیاسی سکینہؑ کو سنبھالو

سجاد اُٹھو پیاسی سکینہؑ کو سنبھالو
یہ شامِ غریباں ہے غریبوں کو بچا لو
جل جائیں نہ خیموں میں کہیں آلِ پیمبرؐ
ان آگ کے شعلوں سے ہمیں آ کے نکالو

کلثومؑ کو ہر ماں کو بچاتی ہوں ستم سے
تم خاک میں بیٹھے ہوئے بچوں کو سنبھالو
حسرت سے وہ زینبؑ کی طرف دیکھ رہا ہے
آغوش میں باقر کو اے سجادؑ چھپا لو

تو ثانئ پانی ہے یہ کہتی ہے سکینہؑ
اصغرؑ ہو کہاں آ کے ذرا پیاس بجھا لو
لُٹ جاؤں گی پردیس میں یہ مجھ کو خبر تھی
میں گئی برباد مجھے آ کے بچا لو

کچھ خاک اُڑا کر اے بیاباں کی ہواؤں
بے پردہ نبی زادیوںؑ کا پردہ بنا لو

ام سکینہ بنت الحسین السلام علیہا

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

بابا تیرے بغیر بھلا کیسے جیوں گی

بابا تیرے بغیر بھلا کیسے جیوں گی
تنہا رہوں گی قید میں زنداں میں مروں گی

روتی ہوئی بہنا کو چچا چھوڑ نہ جانا
یہ آخری رشتہ بھی کہیں توڑ نہ جانا
پانی کے لئے آپ سے اب میں نہ کہوں گی

بابا کو دیکھتی تھی تو آتے تھے نظر سے تیر
اک پل میں سکینہؑ سے جدا ہو گئے شبیرؑ
سینے سے لگا لو مجھے اب کس سے کہوں گی

گزرے گی کس طرح سے میری شامِ غریباں
اصغر کو صدا دوں گی میں لاشوں کے درمیاں
ہاتھوں میں پانی ہو گا مگر میں نہ پیوں گی

میں آلِ محمدؐ کا ہوں انمول نگینہ
رکھا ہے آپ ہی نے میرا نام سکینہؑ
اب قیدی صغیروں کی میں سالار بنوں گی

تصویر پیمبر کی دکھا کیوں نہیں دیتے
بابا مجھے اصغر سے ملا کیوں نہیں دیتے
یہ صدمہ جدائی کا بھلا کیسے سہوں گی

بابا کا رستہ روک کے راہوں میں کھڑی ہے
معصوم سکینہؑ پہ قیامت کی گھڑی ہے
رو رو کے یہ کہتی ہے کہ جانے نہیں دوں گی

ہے بھیڑ قیامت کی پتھروں کی ہے برسات
میں ہاتھ اٹھاؤں تو مٹ جائے کائنات
یہ بد دعا جہاں کیلئے میں نہ کروں گی

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

ہائے چین نہ آوے سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں

ہائے چین نہ آوے سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں
اصغرؑ دے باجوں ناناؑ مینوں نیند نہ آوے

ہائے چین نہ آوے سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں
اصغرؑ دے باجوں ناناؑ مینوں نیند نہ آوے

جنتاں مناواں اصغر رو رو بلاواں اصغر
ہڑ وطناں تے آخیرن تیری بھنڑ بُلاوے

جے یاد گھر میں لاواں ویرن ہنتھاں تے چاواں
بابے دا سنجاں ویہڑا دن رات دعا دے
جھولے دی دوڑی چا کے منہ کر نجف دے پاسے
تصویر فاطمہؑ دی تیرا جھولا جھلاویں

کبریٰؑ سکینہؑ اکبرؑ چاچاؑ نہ کول اصغرؑ
صغریٰ نوں اے وچھوڑا نہ مار مکاوے
صحرا دی ریت تپدی سویں گا کیویں اصغر
صغریٰ دے کول آ جا تینوں لوری سناوے

بیمار ہاں میں نانا امبڑی نہ کول پھپیاں
دس کون میرے اج درد ونڈھاوے
ہائے چین نہ آوے سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں
اصغرؑ دے باجوں ناناؑ مینوں نیند نہ آوے

سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں ہائے چین نہ آوے
ہائے چین نہ آوے سنجے وہڑیاں چوں صغریٰ نوں



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اہل حرم علیہا السلام

کلمہ گو یہ تو بتا ہم تیری کیا بات کریں
تو نے جو آلِ محمدؐ پہ ستم ڈھائے ہیں

کلمہ گو یہ تو بتا ہم تیری کیا بات کریں
تو نے جو آلِ محمدؐ پہ ستم ڈھائے ہیں

ہم سے کہتے ہو کہ شبیرؑ کا ماتم نہ کرو
ہم تو غم خوار ہیں رونے کے لئے آئے ہیں

لٹ گئی کرب و بلا میں فاطمہ کی بیٹی
اس کے بھائیوں کے جوسر نیزوں پہ اٹھوائے ہیں
چھن گئی چادرِ زینبؑ رہے عباسؑ نہ جب
ہائے بیمارؑ کو زنجیر ہی پہنچائے ہیں

کر دیا قتل بلا کے گھر مسلمان تو نے
آلِ احمدؐ کے فرد خون میں نہلائے ہیں
پانی مانگا تھا لگا تیر گلے اصغرؑ پے
بوند پانی کے عیوض تیروں کے جام آئے ہیں

بوسہ لیتے تھے محمدؐ جس گلے کا لوگو
اس پہ شبیرؑ نے اُمت سے زخم کھائے ہیں
پوچھا سجادؑ سے زینبؑ نے یہ چلتے چلتے
شام ہے دور ابھی کتنی ہم کہاں آئے ہیں

شام میں پہنچی جو زینبؑ یہ دیا اُمت نے
ثانی زہراؑ پہ میہ پتھروں کے برسائے ہیں

کیسے منظورؔ لکھے کرب و بلا کا منظر
تیغ و تلوراوں نے مولاؑ پہ کیسے سائے ہیں



برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین علیہ السلام

خنجر دی دھار تھلے مان انبیاؑواں دا

خنجر دی دھار تھلے مان انبیاؑواں دا
کسن دا خوف نئیں فکر ہے رِدّا واں دا

خدا دی راہ جہ جناں لال انج کوھا اے حسن
صبر حسینؑ دا ہے حوصلہ اے ماتواں دا

ستر قدم تے رئی ویندی کسدا ویرن کوں
نہ بھین باہر آوے فیصلہ بھراواں دا

سکینہؑ ویندی رئی راہ چاچا غازیؑ دا
او زین چھوڑ گیا شہنشاہ وفاواں دا

پتھر ہٹاندی کدے لبدی سین ویرن کوں
سجادؑ تکدا رہیا مجمع بے حیاواں دا

ہے ذکر مجلسِ شبیرؑ تے زنجیر زنی
ہے پرسہ اجر میری سین دی دُعاواں دا

قتل حسینؑ دا اک قتل اسلام دا اظہرؔ
حسینؑ مالک ہے ربّ دی گل رضاواں دا

کسن دا خوف نئیں فکر ہے رِدّا واں دا
خنجر دی دھار تھلے مان انبیاؑواں دا

شاعر: اظہر سوز: مولائی



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی اُمِّ فروا علیہا السلام

لال مہندی لا آجا قاسمؑ مہندی لا

لال مہندی لا آ جا قاسمؑ مہندی لا
مجبور سہی لیکن میں ماں ہوں تیری بیٹا
مقتل میں بڑھاؤں ارمان تیری شادی کا

اِس اُجڑے ہوئے بن کو میں پھولوں سے بھر دوں گی
اے لال تیری مہندی میں اشکوں سے بُوندوں گی

اکبرؑ کو وطن بھیجوں صغریٰ کو بُلاؤں میں
شگنے کا تیرا جوڑا جنت سے منگاؤں میں

پردیس سہی پھر بھی ایسی کروں گی شادی
آئے گی خود یہاں پر جنت کی شہزادی

جب خوں بھرے ہاتھوں کو لاچار ماں نے دیکھا
چوما تو بہت تم کو پر زینبؑ کی دُکھیا

عاشور کے دن گوہرؔ جب رن سے لاشہ آیا
رو رو کے بولی فرواؑ کیوں میں نے کہا بیٹا

آ جا قاسم مہندی لا
لال مہندی لا لال مہندی لا

شاعر: حسین گوہر

السلام علیک یا ام قاسم ابن الحسن

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

تھے بین سکینہؑ کے میں مر جاؤں گی بابا

تھے بین سکینہؑ کے میں مر جاؤں گی بابا، میں آپ کی فرقت میں نہ جی پاؤں گی بابا
بابا بابا زندان کا در کھلوا دو، بابا بابا زندان کا در کھلوا دو

جینے نہیں دیتا مجھے زنداں کا اندھیرا
لے جائیے جلد آ کہ یہاں سے مجھے ورنہ
گھٹ گھٹ کے میں زنداں مر جاؤں بابا

امید رہائی کی دلاتا نہیں مجھ کو
میں پوچھتی ہوں کوئی بتاتا نہیں مجھ کو
کب لوٹ کے میں اپنے وطن جاؤں بابا

نا پاس پھوپی ہوں گی میرے آپ نہ بھیا
کہتے ہیں عدو پہلے کریں گے مجھے تنہا
تنہائی میں میں اور بھی گھبراؤں گی بابا

بے جرم مجھے شمر نے مارے ہیں تماچے
دِکھلاؤں جو نیل ہیں رُخسار پہ میرے
میں جب بھی کبھی آپ کے پاس آؤں گی بابا

آ جائیے سُن کر میری فریاد خدارا
ایک بار لٹا لیجئے سینے سے دوبارہ
بن سوؤں گی ایسی کے نہ اُٹھ پاؤں گی بابا

فرقت میری اس وقت رُلاتی نہیں لیکن
اس وقت میری یاد ستاتی نہیں لیکن
مر جاؤں تو آپ کو یاد آؤں بابا

گوہر میری شہزادی کو اِک پل نہ ملا چین
جس وقت قضاء آئی لبوں پہ تھے یہی بین
گھر جاؤں میں اپنے وطن جاؤں گی بابا

بابا بابا زندان کا در کھلوا دو
بابا بابا زندان کا در کھلوا دو

السلام علیک یا رقیۃ الشہیدۃ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

اکبر تیرے وِچھوڑے ہائے مینوں مار مُکایا اے

اکبر تیرے وچھوڑے ہائے مینوں مار مکایا اے
رُل گئیاں میرا ویرن اینج درداں ستایا اے

ہر ویلے نال تیرے کبریٰ تے سکینہ اے
دکھ سکھ تو سکھیاں بھینڑا دے نال جو کرنا اے
ہنڑ میں سمجھ گئیاں توں کیوں مینوں بھلایا اے

ناراض ہاں میں اکبر جے فیر وی مڑ آویں
میں درداں ستائی نوں ویرن توں سینے لاویں
لوکاں نوں اے ہو کھنڑا مینوں ویر منایا اے

ایہو سوال رب توں شبیرؑ دی بچھڑی دا
ویرن توں نکھڑی صغریٰ بابے توں وچھڑی دھی دا
بیمار جدائی دا کدے بار وی چایا اے

رُخساراں دی چادر توں قدماں دے نشاں کج کے
ایہو امید دل وچ بیٹھی اے صغریٰ لے کے
قاصد نے آ کے کھینڑا تینوں ویر بلایا اے

بھینڑاں نے مانڑاں دا حق ہوندا بتھیرا اے
ایس اُجڑے دل دے اندر آ دیکھ انھیرا اے
مینوں اُجاڑ کے توں کربل نُوں وسایا اے

ہر ویلے نال تیرے کبریٰ تے سکینہ نیں
دُکھ سکھ تُوں سکھیاں بھینڑاں جو کرنا اے
ہنڑ میں سمجھ گیئاں کیوں مینوں بھلایا اے

تحریر سلامت نوں اے شرف عطا ہویا
رو وے نعیمؔ سنڑ کے ماتم جو بپا ہویا
دے اِزن خاص بی بی اے نوحہ لکھایا اے

اکبر تیرے وچھوڑے ہائے مینوں مار مکایا اے
رُل گئیاں میرا ویرن اینج درداں ستایا اے
ہائے مینوں مار مکایا اے

شاعر: نعیم بچیاری



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

جیویں زینبؑ تیرا غازیؑ اے علماں والا

جیویں زینبؑ تیرا غازیؑ اے علماں والا
ہے محافظ تیرے پردے دا علماں والا

تیری تعظیم دی توقیر نوں غازیؑ جانڑے
دیوے پہرے تیرے خیمے دا علماں والا

اودی تخلیق ضمانت ہے تیرے پردے دی
اے ہو ویرن تیرے حصے دا علماں والا

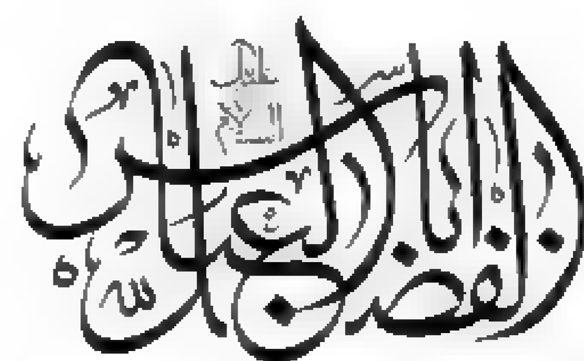
اے تے قرآن وفا ہویا اے نازل تیرے لئی
بنڑ کے واقف تیرے پردے دا علماں والا

چم کے عباسؑ دی پیشانی اے زینبؑ نے کیہا
عکس ہے بابے دے چہرے دا علماں والا

اماں زہراؑ دی دعاواں دا صلہ ہے زینبؑ
جن ہو ہاشمی ویڑے دا علماں والا

نام عباسؑ سلامت اے ہمیشہ مرکز
وفا و شرم دے کلمے دا علماں والا

ہے محافظ تیرے پردے دا علماں والا
جیویں زینبؑ تیرا غازیؑ اے علماں والا



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

شامِ غریباں

آ گئی شامِ غریباں کہاں جائے زینبؑ

آ گئی شامِ غریباں کہاں جائے زینبؑ
ہوا سُنسان بیاباں کہاں جائے زینبؑ
سورۂ حمد کی تمہید جسے تھامے ہے
یہ وہ دامن ہے کہ توحید جسے تھامے ہے
جل رہا ہے وہی داماں کہاں جائے زینبؑ
اور ہی رنگ تھا جنگل میں جب آئی تھی یہاں
پھول ہی پھول تھے آنچل میں جب آئی تھی یہاں
ہائے اب خاک بداماں کہاں جائے زینبؑ

سب سے زینبؑ کو جو پیارا تھا وہ بھائی نہ بچا
رہ گئی عونؑ و محمدؑ کو بھی وہ کر کے فِدا
کرنے اس درد کا درماں کہاں جائے زینبؑ
مانگتی ہے وہ قضا پر نہ قضا آتی ہے
گھر سکینہؑ کو بچانے کو ردا جاتی ہے
ایسے عالم میں پریشاں کہاں جائے زینبؑ
خاک پر گرتا ہے کوئی کوئی غش کھاتا ہے
کوئی بچہ کہیں شعلوں میں گھرا جاتا ہے

ایک ہے سب کی نگہباں کہاں جائے زینبؑ
ہائے یہ شامِ غریباں کہاں لے آئی ہمیں
شاہؑ کا سر آتا ہے زینبؑ کی ہے تنہائی نہ میں
کہنے کو ہائے پریشاں کہاں جائے زینبؑ

یا حسین بن علی الشہید

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

سجادؑ نے رو فرمایا اے وچ شام دے راہ میری ماں مرگئی

سجادؑ نے رو فرمایا اے وچ شام دے راہ میری ماں مر گئی
اے دکھ بیمار نوں نئی بھلنا ہائے باج ردا میری ماں مر گئی

ہائے شام دے اُوکھیاں راواں تے مینوں سمجھ حسینؑ بچاندی رئی
ہر موڑ تے بھانوے قتل ہوئی پر میرا ساتھ نبھاندی رئی
منگدی رئی چادر قاتلاں توں ارمان رہیا میری ماں مر گئی

ہائے بعد شہادت بابے دی مینو پتراں وانگ سنبھالیاں اے
اے سُنت سمجھ کے ویرن دی ہر دکھ نوں جھولی پالیاں اے
ہویا اج احساس یتیمی دا میں غریب ہویا میری ماں مر گئی

دسویں دے دن توں ہن تائیں میرے سر تے امن دی چھاں کیتی
تھے ظلم ہزاراں پر میری ہر اک مشکل آسان کیتی
ہن کہڑا درد ونڈاوے گا اماں فضہ میری ماں مر گئی

کربل دے پاسے منہ کر کے سجادؑ نے رو فریاد کیتی
جیڑی ہئی پابند شریعت دی دنیا توں صدمے لے ٹر گئی
اودی زخمی میت چاون لئی میری مدد کوں آ میری ماں مر گئی

السلام علیک یا علی ابن الحسین السجاد

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

مزدور جنازہ چا کے لے پل بغداد دے آئے

مزدور جنازہ چا کے لے پل بغداد دے آئے
اک قیدی مر گیا قید دے وچ کوئی آ زنجیر لہاوے

رہیا چودہ سال رکوع دے وچ سیدؑ وچ قید دے دین لئی
اینوں سمجھ بے وارث بے دیناں دیتا زہر امامؑ نوں پین لئی
ایدا ہے کوئی لگدا تے آ کے ایدی لاش نوں گھر لے جاوے

دستور زمانے دا لوکوں جدوں قیدی مر جائے قید دے وچ
اودا کفن دفن لگدے کرے کے فیر آپ لہاندے لحد دے وچ
اے میت اے موسیٰ کاظمؑ دی اینوں غیر نہ کوئی ہتھ لاوے

مزدوراں تو پچھیا طوی اے کس بیمار نوں چایا جے
اے کربل والے سیداںؑ دا چھیویں امامؑ دا جایا اے
ایدی دِھیاں کوں اطلاع دیوو یا آپ رضاؑ آ جاوے

عباسؑ دے بازو قلم ہوئے بچیاں دی تس بے چین کیتا
سر ننگے کر مستوراںؑ نوں نالے کربل قتل حسینؑ کیتا
کس جرم چہ آلِ محمدؐ توں اے ظالماں ظلم کمائے

دیتا حکم سپاہیاں نوں ظالم اینوں ہور وی سخت سزا دیوو
نہ جاوے اپنے گھر دے ول اینوں ہور زنجیراں پا دیوو
کیویں نعیمؔ سقیفے والیا نے چن چن کے سیدؑ نے مارے

شاعر: نعیم بچیاری

السلام علیک یا موسیٰ الکاظم

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین علیہ السلام

نہیں تھا کچھ بھی حسینؑ تب ہے

حسینؑ کیسے کہاں و کب ہے نہیں تھا کچھ بھی حسینؑ تب ہے
قرآن جس کو قدر ہے لکھتا حسینؑ لوگوں وہ ہی تو شب ہے

وہ جس کے ناناؐ کی جوتیوں کا طواف کرتے ہوں فرشتے
ہوں جس کے داداؑ کے زیرِ سایہ رسولِؐ حق اور امامؑ پلتے
کوئی تو دِکھلاؤ اس جہاں میں کہ جس کا ایسا حسب نسب ہے

وہ جس کے تیور خدا کے تیور وہ جس کی بخشش خدا کی بخشش
بہشت اس کی خوشی کے پیچھے وجودِ دوزخ ہو جس کی رنجش
نہ خوفِ دوزخ نہ شوقِ جنت حسینؑ کی بس ہمیں طلب ہے

تیرے خیالوں کی انتہا سے حسینؑ کی ابتداء ہوئی ہے
شعور و فکر و نظر کے دعووں سے جس کی ہستی بڑھی ہوئی ہے
حسینؑ تم کو سمجھ میں آئے قسم خدا کی بہت عجب ہے

سِناں کو دوشِ نبیؐ سمجھ کر نمازِ وحدت ادا کرے جو
یزیدیت کے بھنور کے آگے چٹان بن کر اُٹھا کرے جو
حیاتِ دین خدا کا سن لو حسینؑ ابن علیؑ سبب ہے

وہ جو کہ بعد از خدا ہے سب سے عظیم عزت میں بھی بڑے ہیں
حسینؑ کی ماںؑ کو دیکھ کر جو رسولؐ تعظیم میں کھڑے ہیں
رسولِؐ اعظم پہ جس کی ماںؑ کا وہ دیکھو واجب ہوا ادبؑ ہے

یہ عدلِ پروردگارِ عالم کی اِک عجب سی ادا ہے دیکھو
خدا نے سب کچھ دیا ہے جس کو اسی سے سب کچھ لیا ہے دیکھو
خدا تو خالق ہے امتحاں کا حسینؑ صبر و رضا کا ربؑ ہے

فرات کی ہر لہر ندامت سے پانی پانی ہوئی سلامت
آیات کوثر کی کر رہی ہے روانی علقمہ تلاوت
سیراب جس نے کیا ہے دیں کو وہ ابن زہراؑ کیوں تشنہ لب ہے

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

اگر زینبؑ نہ ہوتی

مسلمانوں تم سے یہ التجا ہے ذرا سوچو اگر زینبؑ نہ ہوتی
کہاں ہوتا نظامِ دین قدرت تقدس رہ نہ پاتا ماں کی عزت

مقدر ذلتوں رُسوائیوں کا فنا ہوجاتی ہر بشر کی غیرت
ذرا سوچو اگر زینبؑ نہ ہوتی ذرا سوچو اگر زینبؑ نہ ہوتی

یزیدی فکر کا طوفان ہوتا حقیقی دین کا فقدان ہوتا
خود اپنے آپ سے قسم بخدا بہت شرمندہ یہ انسان ہوتا

جو اس کے حکم کا اثر نہ ہوتا یزیدیوں کو کچھ بھی اثر نہ ہوتا
بھلا ہی دیتی دنیا کربلا کو یہ ماتم آج یوں گھر گھر نہ ہوتا

دکھائی راہ بخشش کے نشاں کی جو خود ہے لامکاں اُس کے مکاں کی
خدا نے صبر تو شبیرؑ ٹھہرا ہاں ہوتی کون یسین اس قرآں کی

ذرا سوچو اگر زینبؑ نہ ہوتی ذرا سوچو اگر زینبؑ نہ ہوتی
ہاں کس کی بے ردا تشہیر ہوتی سناں پہ کاندھے تطہیر ہوتی

بنا کر کون نا ممکن کو ممکن شریکِ مقصد شبیرؑ ہوتی
ذرا سوچو اگر زینبؑ نہ ہوتی ذرا سوچو اگر زینبؑ نہ ہوتی

اِمامت کا حسین کردار بن کر سراپا حیدرِ کرارؑ بن کر
رِدا سے کاٹ کر غیرت کی گردن یوں آتی کون ذوالفقار بن کر

سلامت ہر قدم پر ظلم سہہ کے جو آئی ظلم کے کانٹے سمیٹے
رِدا کی نسل اپنی راہِ حق میں ہاں دیتی کون اپنے دونوں بیٹے

مسلمانوں تم سے یہ التجا ہے ذرا سوچو اگر زینبؑ نہ ہوتی
کہاں ہوتا نظامِ دین قدرت تقدس رہ نہ پاتا ماں کی عزت
ذرا سوچو اگر زینبؑ نہ ہوتی، ذرا سوچو اگر زینبؑ نہ ہوتی

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام حسین علیہ السلام﴾

حسینؑ کیا ہے خدا ہی جانے

حسینؑ کیا ہے خدا ہی جانے
ہو رازِ کبریا جو اور دین کی بقا

کیا عظمتِ حسینؑ ہے کیا عزتِ حسینؑ
دلبندِ مصطفیٰؐ ہے جو زہرا کے دل کا چین
عصمت کے شجر میں کوئی ایسا نہیں ہوا
بخشش خدا کی جس جگہ اس چاہ ہیں رحمتیں
چوکھٹ پہ جس کی ملتی ہیں دنیا کو عزتیں

عباسؑ جیسے بھائی کو پابندِ جنگ کرے
تلوار صبر سے لڑے خالق کو دنگ کرے
صفِ انبیانِ کربلا دیتی رہی صدا
اس جادو کے ہیں انبیاؑ تو بھی تو سر جھکا

عشقِ خدا کا دعویٰ تو آسان ہے مگر
تو اپنی بوڑھی پشت پر ہاں تھام کر جگر
اپنے جوان بیٹے کی میت ذرا اُٹھا

قبرِ معصوم کھود کر تلوار سے حسینؑ
ہاتھوں سے دفن کرنے لگے اپنے دل کا چین
خود صبر ہاتھ باندھ کر بے صبر ہو گیا
زخموں کا آستاں بنے دکھ درد کا خدا
سب کچھ لٹا کے دیتا ہو غربت کی جو صدا
تاریخِ بشر میں نہیں شبیرؑ دوسرا

خالق کے جس نے دین کو سلامت بچا لیا
تاجِ نبیؐ نبیؐ کی جبیں پر سجا دیا
ہے دراصل حسینؑ ہی مفہومِ لا اللہ



برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

اسیرانِ حرم علیہما السلام

جدوں اِک سووی مستوراں

جدوں اک سو وی مستوراں ہو قیدی شام نوں چلیاں
سجادؑ بیمار مہاری اے جنوں طوق تے کڑیاں پئیاں

اے پاک علیؑ دی دھی لوگو جیڑی وچ بازار دے آئی اے
تطہیر دی وارث اے بی بی جدی آیت قرآن چہ آئی اے
نانےؐ دا دین بچاون لئی بن چادر سنگ بھر جائیاں

بی بی دی عظمت سمجھی نہ ایناں شام تے کوفے والیاں نے
لٹو پردے قتل کرو سید دتا حکم سقیفے والیاں نے
سجادؑ دی زخمی کنڈ کر کے ہائے ٹوریا آن سپاہیاں

ہائے نہر دے پاسے منہ کر کے بی بی سد مارے پئی غازیؑ نوں
آ جا ہن ضامن پردیاں دا پئی آکھے ویر نمازی نوں
ایناں ظالم کوفی شامیاں نے ساڈے سرتوں چادراں لائیاں

معصوم سکینہؑ ویر دیاں زنجیراں نوں چم چم رو وے
سر ننگے پھپیاں بھیناں سنگ نہ قیدی ویرن کوئی ہووے
ہائے ویخ بیمار نوں کڑیاں وچ پئیاں روون امبڑی جائیاں

کیویں شام دے سفر عبور کیتے جو ٹریا نہ کدی گھر دے وچ
بیمار دی ویخ اسیری نوں پئیاں مٹیاں جمیاں سر دے وچ
ہن باجوں تیرے ویر غازیؑ کی ظلم ہنیریاں چھائیاں

دربار شرابی وچ مجمعے منہ والاں نال لکائے نے
دربار یزید وچ بی بی پڑھ خطبے آپ سنائے نے
افسوس ہائے ایناں مسلماناں کیویں نعیمؔ خالی پر تائیاں

شاعر: نعیم بچیاری
سوز: کربلائی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

خیبر شکن دِی دھی آں

خیبر شکن دی دھی آں زینبؑ ہے میرا نام
ویکھن گے لوگ سارے فتح کراں گی شام

میں فاطمہؑ دی دھی آں میرا نانا مصطفیٰؐ اے
مولودِ کعبہ جیہڑاں میرا بابا مرتضیٰ اے
جبرائیل جے ملائک اس در دے نے غلام

جن ویر آکھدے نے جیہڑے لوگ تینوں باغی
ثابت کراں گی اج میں میرا وِیر ہے نمازی
آکھن گے لوک سارے حق دا اے توں امامؑ

بابے نال کھل کے جس گل کدی نہ کیتی
شرم و حیا دی ملکہ تیرے نال جیہڑی بیتی
فاسق دے نال جس دم کرنی پئی کلام

سر تے ردائے پرچم وچ شام میری ہونی
آواز بھی بے پردہ نئی ویر میری ہونی
بابے علیؑ دے لہجے وچ کرنا میں کلام

ویکھن گے لوگ سارے فتح کراں گی شام
خیبر شکن دی دھی آں زینبؑ ہے میرا نام

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

کھتے اکبر موڑ مہاراں مردی مردی بچ جاواں

مردی مردی بچ جاواں کھتے اکبر موڑ مہاراں
مردی مردی بچ جاواں کھتے اکبر موڑ مہاراں

کھتے اکبر موڑ مہاراں مردی مردی بچ جاواں
اُجڑیاں ویہڑیاں دے وچ روواں

کھتے اکبر موڑ مہاراں مردی مردی بچ جاواں
اُجڑیاں ویہڑیاں دے وچ روواں کھتے آلے ویرن ساراں

کھتے اکبر موڑ مہاراں مردی مردی بچ جاواں
اُجڑیاں ویہڑیاں دے وچ روواں

ماریا وِیر وچھوڑے تیرے پالے نئں تقدیر نے گھیرے
دن زندگی دے رہ گئے تھوڑے مینوں تیریاں انتظاراں

امبڑی بابل ویر پیارے مینوں کلیاں چھڈ گئے سارے
مینوں دیوے کون دلاسے میں ڈاڈھی ویر بیماراں

ربّ سائیاں میرا ویر ملا دے صغریٰ دی اے آس بجھا دے
اکبرؑ اصغرؑ باجوں ہائے میں لگ رووا نال دیواراں

ویر اکبرؑ تیری یاد ستاوے دل میرے نوں چین نہ آوے
اب نہ وے اک واری آ جا سن اکبرؑ ویر پکاراں

ویر اکبر نہ سہرا لایا برچھی میرا مان مکایا
ماتم نئیں مقتل دا حشر تک کرنا اے حب داراں

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

قبرِ سرور پہ کہا زینبؑ نے رو کر کہا الوداع

قبرِ سرور پہ کہا زینبؑ نے رو کر الوداع
کچھ خبر ہے ہم پہ کیا گزری برادر الوداع

آگ خیموں میں لگا دی لشکرِ کفار نے
چھین لی سیدانیوں کے سر سے چادر الوداع

بے خطا مارے سکینہؑ کو تماچے شمر نے
لے لئے معصوم کے کانوں سے گوہر الوداع

تھی بہت اُمید ہے عباسؑ سا بھائی میرا
میں نہ جاؤں گی کبھی کوفے کھُلے سر الوداع

شام کے دربار میں تھے سات سو کُرسی نشیں
تھی رسن بستہ وہاں آلِ پیمبرؐ الوداع

کُنبے والے ساتھ تھے جب میں وطن سے آئی تھی
آج آتی ہوں اکیلی گھر لُٹا کر الوداع

آؤ مل تو لو بہن جاتی ہے اُسوۂ وطن
منتظر ہے دُخترِ خاتونِ محشر الوداع

قبرِ سرور پہ کہا زینبؑ نے
رو کر الوداع الوداع الوداع



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ غازی عباس علمدار علیہ السلام

وفا شناس نہیں ربّ وفا ہے عباسؑ

وفا شناس نہیں ربِّ وفا ہے عباسؑ
دُعائے زہراؑ کا انمول صلہ ہے عباسؑ

یہ کوئی زینبؑ و کلثوم کے دل پوچھے
یہ اُن کے واسطے اس دہر میں کیا ہے عباس

سِناں کی نوک پہ تطہیر نظر آنے لگی
کٹا کے بازو جونہی علم پہ گرا ہے عباسؑ

جنہوں نے مادرِ حسنینؑ کے سجدوں کے طفیل
علیؑ کی بیٹیوںؑ کو ناز ملا ہے عباسؑ

کیوں چلتے چلتے قدم رک گئے ہیں زینبؑ کے
کیا اس کو نوکِ سناں پہ نہیں دکھا ہے عباسؑ

وہ کیوں نہ اس کی زندگی کی دُعائیں مانگیں
بھری مُرادوں سے زینبؑ کو ملا ہے عباسؑ

تو اپنی ڈوبتی نبضوں کو تو سنبھال ذرا
فرات تیری طرف آج بڑھا ہے عباسؑ

دُعائیں مانگ سلامتؔ اُسی کے صدقے میں
ذرا تو سوچ کہ زہراؑ کی دُعا ہے عباسؑ



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاشہ اُٹھا ہے

زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاشہ اُٹھا ہے
کانوں سے رواں خون ہے گُرتا بھی جلا ہے
اے شمر ذرا سوچ کیا ظلم ہے کس پر
رُخسار نہیں ورق تھا قرآن کا جس پر

ہاتھوں سے تو نے ظلم کا عنوان لکھا ہے
دنیا یا کسی دین کا قانون دِکھاؤ
کہ باپ کو رونا ہے کوئی جرم بتاؤ
سجادؑ مسلمانوں سے یہ پوچھ رہا ہے

نظروں کے آگے باپ کی گردن بھی کٹی ہو
کھائے طماچے ریتِ گرم پر بھی چلی ہو
اس کمسنی میں اتنا ستم کس نے سہا ہے
اُس ماں کو بھلا کیسے وہ لاش دِکھائے

بیٹھی ہو جو پہلے ہی سے اصغرؑ کو گنوائے
عابدؑ سرِ زندان یہ ہی سوچ رہا ہے
وہ کہتی رہی بابا کا سر دے دو خدارا
زنداں میں بنے کوئی تو جینے کا سہارا

امت نے طمانچوں کے سوا کچھ نہ دیا ہے
قرآن مصائب کی وہ معصوم سی آیت
غیرت کا خدا سینے لگائے ہوئے میت
زندان کی دہلیز پہ خاموش کھڑا ہے

یہ بات اہل درد ہی سمجھیں گے سلامتؔ
سجادؑ نے تا عمر کبھی دیکھی نہ راحت
چالیس برس آنکھوں سے بس خون بہا ہے



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

صغریٰ نوں اُڈیکاں نے چن ویر تیریاں

صغریٰ نوں اُڈیکاں نے چن ویر تیریاں
آ جا وے ویر اصغرؑ ایہو صدراں میریاں

تیرے انتظار اصغرؑ مینوں مار مکایا اے
درداں دی ماری صغریٰ ہائے اصغر نوں نہ کھڈایا
خالی جھولا ویر تیرا کینوں دیواں لوریاں

اصغرؑ دی یاد صغریٰ نوں وچ قبر وی نئیں بُھلنی
اصغرؑ تیرے ملن دی کوئی تدبیر وی نئیں چلنی
سُن ماں دیاں وچ کربل چلیاں ہنیریاں

میرے ورگی شالا جگ تے نہ بھین ہووے کوئی
ہائے لوگ کیویں مینوں صغریٰ اے ویرا موئی
ربّ ناں دے آ جا اصغرؑ کیوں لائیاں تیریاں

بابے دے نال اصغرؑ گلاں تے کردا ہوڑا
اصغر نوں ویر اکبرؑ سینے پاندا ہوڑا
رُل گئیاں صغریٰ کربل سب آساں تیراایاں

نہ رج کے تکیا اصغرؑ نہ لاڈ میں لگائے
نہ پائے ویر اصغرؑ تیرے چولے سی بنائے
گھر ویلے مینوں اصغرؑ ہائے تانگاں تیریاں

صغریٰ نوں جدوں اصغرؑ دی بڑی یاد ستاوندی اے
خالی جھولے دی پٹی صغریٰ ہائے ڈول ہلاوندی اے
منتاں میں نعیم منیاں اصغرؑ بہتیریاں

یا علی بن الحسین الاکبر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ غازی عباس علمدار علیہ السلام﴾

عباسؑ اجازت منگدا اے

عباس اجازت منگدا اے سن یثرب دی شہزادی
بی بی سمجھاؤ غازی نوں نہ توڑ کمر بھرا دی

اکبر دے روپ چہ میں زینب اکھیاں دا نور گنوایا
قاسم دی موت دے صدمے نے مینوں جیوندیاں مار مکایا
کیویں سونپ دیاں اے مقتل نوں وسدی جاگیر وفا دی

توں بچھڑا اے پاک محمدؐ دا نہ ماندڑ غلام دا توڑیں
صدقہ زہراؑ دی چادر دا مینوں خالی ہتھ نہ موڑیں
اَج پُتر علیؑ دا آیا اے در تے بن کے فریادی

فرمایا میری ماؤ نے اے غازی نہ بُھل جاویں
زینبؑ دے وین دی نصرت لئی اینج موت نوں سینے لاویں
راضی ہو جاوے تیرے تے وچ کربل دِھی زہراؑ دی

میں جانڑی ہاں دم توڑے گا میرا پیاسا پُتر صغیر اے
کیویں لوریا موت دے سفراں تے زینبؑ نے اپنا وِیر اے
اصغر دی جان توں پیاری اے مینوں جان عباسؑ بھرا دی

اے ویر حبیبؑ دی حسرت اے جدوں آخری ویلا آوے
پُتراں دی موت دے مارے نوں رج کے اسوار کراوے
میں باہج وفاواں والے دے لئی ویر دے بہن داعا دی

ابوالفضل العباس

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی پاک فاطمہ سلام اللہ علیہا

رونے والوں شہر مدینے میں ایک ایسا بھی وقت آیا ہے

رونے والوں شہر مدینے میں ایک ایسا بھی وقت آیا ہے
کلمہ گویوں نے کلمہ والوں کو بھرے دربار میں رُلایا ہے

ہے مقدمہ رسول زادیؑ کا بھرے دربار میں وہ آئی ہے
جن پر اللہ بھی دُرود پڑھے ایسے فرزند ساتھ لائی ہے
غاصبانِ فدک نے پھر کیسے اُن گواہوں کا دل دُکھایا ہے

مسندِ مصطفیٰؐ پہ غاصب ہے سامنے مصطفیٰؐ کی بیٹی ہے
میرا حق دے دو اے مسلمانوں رو کے خیرالنساءؑ یہ کہتی ہے
میرے باباؐ کے بعد کیوں تم نے فاطمہؑ پہ یہ ظلم ڈھایا ہے

قبرِ احمدؐ پہ جا کے کہنے لگیں فاطمہؑ کو نحیف کر ڈالا
دیکھ باباؐ تمہاری اُمت نے کتنا مجھ کو ضعیف کر ڈالا
میرا محسنؑ شہید کر ڈالا میرے پہلو پہ دَر گرایا ہے

فاطمہ سیدہؑ کو باباؐ کی گر وراثت پہ اختیار نہیں
پھر وہ عورت نبیؐ کے حجرے کی اے مسلمانوں ورثہ دار نہیں
جس نے مولا حسنؑ کی میت پہ تیر ہاتھوں سے خود چلایا ہے

بولا بے ظرف اے نبی زادیؑ تیرے حق کو میں جانتا ہی نہیں
جو لکھی تھی تمہارے باباؐ نے میں وہ تحریر مانتا ہی نہیں
چاک کر دی سند محمدؐ کی قہقہہ زور سے لگایا ہے

غمِ آل عباؑ میں رہتا ہے ذکرِ شبیرؑ عام کرتا ہے
ماتمی کو توقیرؔ نوحوں میں اِس لئے بھی سلام کرتا ہے
جس نے بی بی بتولؑ کے غم میں دل کو بیت الحزن بنایا ہے

شاعر: توقیر کمالوی   سوز و نوحہ: وحید الحسن کمالیہ



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ روانگی حرم

ہوگئیاں ویرناں شام تیاریاں

ہو گئیاں ویر ناں شام تیاریاں
سرمٹیاں نال لا کے آکھن عباسؑ نوں آ کے بھیناں اے ساریاں

تیرے باجوں سڑدے بلدے خیام چہ بن کے پگ بابے دی عابدؑ نوں
اساں قیدیاں نے مر مر کے اتھرو و صدقے کر کر کے نظراں اُتاریاں

فیر غازیؑ سب توں پہلا ایناں شام دے لوکاں توں عابدؑ نوں بچاون لئی
اِی اینج تقسیم بنائی کر اک اک زہراؑ جائی اودی پہرے داریاں

رب راکھا کیویں کہیئے اے گلاں آکھیاں جاندیاں ویرن جیوندیاں نوں
اکھ کھول کے ویکھ عباسؑ اے بھیناں دے آسے پاسے لاشاں نے ساریاں

بس سُن لے ساڈیاں گلاں اگوں بولے نہ بولے مرضی تیرے سر دی اے
نیزے تے روک لے اینوں نئی پچھدیاں رستے تینوں اسی درداں ماریاں

کہیا فضہ جدوں لتھدی ویکھی چادر ثانیٔ زہراؑ دی
تک کے دریا دے پاسے غازیؑ تیرا ناں لے لے کے کئی واجاں ماریاں

کہیا اکبرؑ جاندی واری زینبؑ کلثومؑ رقیہؑ نے اے غازیؑ نوں
توں جانے لاشاں جانن اسی جانیے گلیاں جانن بھیڑاں بازاراں

شاعر: حسنین اکبر سوز: اصغرخان



برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی پاک فاطمہ سلام اللہ علیہا

تاریخ دے وچ مشہور ہن دُنیا تے ترۓ دربار اے

تاریخ دے وچ مشہور ہن دُنیا تے ترۓ دربار اے
اے او دربار نے ہائے لوکو جیڑے گئے سادات کوں مار اے

اِک غاصباں دا بیا کوفیاں دا تیجا ہے دربار شرابیاں دا
ایناں درباراں وچ پیش تھئیں تطہیر دے پردہ دار اے

ماں گئی دربار صحابیاں دے دھی گئی دربار شرابیاں دے
ماں جلدی واپس گھر آئی دھی ولی آئی قید گزار اے

ماں دی پیشی پئی ترے گھنٹے دھی دی پیشی ہئی نو گھنٹے
اے درد کولوں دو ویں ماں تے دھی روئیاں قبر اچ زار و زار اے

ماں برقعے وچ دھی باج ردا ٹر ٹر دربار اچ اپڑے ہا
ترۓ درباراں توں پہلے ہن ہر شہر دے وچ بازار اے

اک مسجد نبوی دی پیشی دوجی مسجد اُموی دی پیشی
اک پیشی دا سلمانؑ گواہ دوجی پیشی دا مختار اے

اک دھی ہئی پاک محمدؐ دی دوجی پاک علیؑ دی جائی ہئی
تیجی دھی مظلوم حسینؑ دی ہے جدے زخمی ہن رُخسار اے

خانزیؔ او اُم ایمن ہئی جیہڑی امڑی سنگ دربار گئی
اے دھی دے سنگ درباراں وچ تھئی فضہؑ پہرے دار اے

شاعر: خانزیؔ



برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی اُمِ فروا سلام اللہ علیہا﴾

مہندیاں والے نوں

مہندیاں والے نوں درداں دی ماری ماں وچ خیمیاں دے سمجھاوے
میری مرضی اے قاسمؑ بچھڑا اج پیو دے فرض نبھاوے

بن وچ حسینؑ دا اج انج مان توں ودھا ویں
راواں چہ ٹکڑے ہو کے میرا لال وچھدا جاویں
پھل سہرے دے کھلرے ہوون جدوں پیو کبرا دا آوے

زینبؑ دے دو ویں بچھڑے لیلیٰ دا سوہنا اکبرؑ
انج جنگ توں کرنی قاسمؑ جیویں جنگ کرے گا اصغرؑ

ریتاں تے پتھراں تے تیراں تے نیزیاں تے
سماں دے گھوڑیاں تے صحرا دے زریاں تے
میرا جی کردا تیری مہندی دا رنگ کربل تے چڑھ جاوے

جدوں تیرے سامنے اج فوجِ لعین ہووے
انج دا جہاد کرنا ای تینوں ویکھ موت رووے
تینوں اج دوجہ غازیؑ کہہ کے میرا ویر حسینؑ بلاوے

اکبرؑ جدوں ہائے گٹھڑی فرواؑ نے کھولی ہو سی
آواز ٹکڑیاں چوں لازم اے آندی ہو سی
ماں راضی اے یا ہر ٹکڑا فیر لڑن لئی مقتل جاوے

شاعر: حسنین اکبر سوز: اصغرخان



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

تکیا نئی صغریٰ نے فیر راہ

تکیا نئی صغریٰ نے فیر راہ تکیا نئی
تیری موت دی خبراں سن کے
زندگی وچ اکبرؑ ہن تے
کُج کرن لئی بچیائی نئی

جد تک سی وِیر آساں دیوے وی بال دی ساں
رئی روز میں سکھدی دیوا میرا دیوا اِنج دا بجھیا
میرا اکبرؑ وِیر نہ مڑیا کُج فیر میں سکھیائی نئی

ہوندا جے کوئی میرا اصغرؑ دے وانگ بابا
کر کر کے مان رُسدا نئی اجڑی لاڈ لڈایا
نہ کوئی وِیر منایا کوئی مِیتھو رسیائی نئی

حرمل دا تیر اصغرؑ برچھی دا پھل دے اکبرؑ
کدی شام والے منظر سب حال سنا دا جاوے
میرا عابدؑ روندا جاوے کدی ویرن ہسیائی نئی

دھی میں حسینؑ دی ہاں پہلائی جاندی ساں
نئی ہونیاں پوریاں آساں دن دسویں دا لنگ جاناں
مینوں لین کسے نئی آنا دل فیر وی منیائی نئی

انج دی ہنیری جُل گئی آلِ رسولؑ رُل گئی
اُمت ظلم تے تُل گئی گھر پاک بتولؑ دا اکبرؑ
انج اجڑیا کربل اندر فیر اج تک وسیائی نئی

شاعر: حسنین اکبر سوز: اصغر خان

یا علی بن الحسین الاکبر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام سجاد علیہ السلام﴾

وہ خون رو کے یہ کہتا رہا زمانے سے

وہ خون رو کے یہ کہتا رہا زمانے سے
ردائیں چھینو نہ لوگوں میرے گھرانے سے

سوال آب پہ سونے پہ اُس کے رونے پہ
وہ مارتے تھے سکینہؑ کو ہر بہانے سے

بلائے کس طرح عباسؑ کو مدد کے لئے
وہ بے ردا تھی جھجھکتی رہی بلانے سے

سلایا جاتا تھا بے ہوش کر کے دڑوں سے
جگایا جاتا تھا عابدؑ کو تازیانوں سے

کچھ اِسطرح سرِ کرب و بلا وہ اجڑے تھے
کے ڈر رہے ہیں ابھی تک وہ گھر بسانے سے

کہا یہ گنجِ شہیداں میں باپ کے سَر نے
مجھے سکینہؑ بلاتی ہے قید خانے سے

ردائے ثانیِ زہراؑ میں ڈھل گیا اکبرؑ
غبار اٹھا جو لاشوں کے تھرتھرانے سے

شاعر: حسنین اکبر سوز: اصغرخان



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی اُمِ رُبابؑ

ہائے اصغرؑ تیریاں ہر ویلے تانگاں رہندیاں

ہائے اصغرؑ تیریاں ہر ویلے تانگاں رہندیاں
روئے نہ دور اصغر میرا اے رو رو کہندیاں

نہ آئے ول کے میرے ویر نانا
کدوں آسن میرے اصغر تے اکبرؑ میں راہواں ویندیاں

لگی اگ خیمیاں نوں خواب تکیا
میرے اصغرؑ دا جھولا جل گیا اے تے پھپھیاں روندیاں

کئی شاماں نے ڈھلیاں تو نئیں آیا
تیری ماں کس نوں بچھڑا لوری دیوے ناں تیرا لیندیاں

مینوں خواباں چہ ڈسدے سُرخ چولے
حقیقت کیا ہے ڈسدا نانا میرا من منتاں کر دی آں

سحر ہوئی ہے عاشورے دی محسنؔ
وکھائیاں سُرخ مٹیاں نانی مینوں اے خاکاں پیندیاں

شاعر: محسن شاہ (سکھر)　　سوز: جوہر شاہ (سکھر)



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ امام سجاد علیہ السلام﴾

کیسی یہ شام آئی اولادِ سیدہؑ پر

کیسی یہ شام آئی اولادِ سیدہؑ پر
سجادؑ رو رہے ہیں زینبؑ سے منہ چھپا کر

اک سمت بے کفن ہے بھائی کا اُسکے لاشہ
عباسؑ کی بہن کا باقی رہا نہ پردہ

اب سوچتی ہے زینبؑ مانگے کفن یا چادر
بازو کہیں پڑے ہیں لاشہ کہیں پڑا ہے
زینبؑ کی بے کسی پر غازیؑ تڑپ رہا ہے
روتی ہے بے کسی بھی فرش عزا بچھا کر

جو گھر میں دو قدم بھی پیدل نہیں چلی ہے
اِک دن میں وہ ہی زینبؑ عباسؑ بن گئی ہے
پہرے پہ آگئی ہے تنہا علم اٹھا کر
سجادؑ سے لپٹ کر کہتی رہی سکینہؑ

احساس ہو رہا ہے میں ہو گئی یتیمہ
ظالم ڈرا رہا ہے نیزا دکھا دکھا کر
لاشوں کے درمیاں وہ بابا کو ڈھونڈتی ہے
منہ اپنا پیٹ کر یہ فریاد کر رہی ہے

قدموں میں ہی سُلا دو بابا مجھے بلا کر
جب آگئے نجف سے بیٹی کو ملنے بابا
زانو پہ رکھ کے سر یہ کہنے لگی وہ دُکھیا
زینبؑ اجڑ گئی ہے کرب و بلا بسا کر

خیموں کے ساتھ جھولا بستر بھی جل گیا ہے
ناموسِ مصطفیٰؐ کو باغی کہا گیا ہے
لے جائینگے صبح کو قیدی ہمیں بنا کر
گزرے گی کیسی یاور مقتل سے شہزادی

عابدؑ نے رات مومن یہ سوچ کر گزاری
زینبؑ کا نام لے گا ظالم تو مسکرا کر



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

اکھیاں وی جھکاؤ پردہ وی بناؤ

اکھیاں وی جھکاؤ پردہ وی بناؤ
پاویں قیدن ہاں پر زینبؑ ہاں نہ میڈھا شام بھلاؤ

میں کیویں قدم ودھاواں شالا موت ہے وے مرجاواں
میں رج کے بابا نئیں تکیا میکوں ناوا سال وکھاؤ

سجادؑ میڈا مروے سی میڈھے نال جو کوئی ہوسی
کہہ کر اے میںنوں قتل کرو کسے چوک چہ قبر بنڑاؤ

میڈے نال تھیں بھر جائیاں جیویں ہتھ وچ رسیاں پائیاں
سفنی دے بال دی چولیاں توں ہر موڑ تے بھیڑ ہٹاؤ

میڈھا بابا علیؑ تے ماں زہراؑ نانا سردار ہے نبیاں دا
میڈے پردے دا نگران نئیں کجھ چادراں چا منگواؤ

سانگاں نوں ویکھ کے لگدا اے پیا اصغر پانی منگدا اے
متا ماں اصغر دی مر جاوے نیزے توں لاش لہاؤ

نہ کوئی انکار کرے ساں بازار ضرور نبھے ساں
نوشادؔ میں ایہو آگئی ہاں میڈھے پہلے بال لکاؤ

حضرت زینب کبریٰ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

جھک گئی کمر حسینؑ دی زینبؑ نے اے کہیا

جھک گئی کمر حسینؑ دی زینبؑ نے اے کہیا
سیّداں دا گھر اُجڑ گیا عباسؑ نہ رہیا

آکھے بتول زادہ جنگ دی نہ منگ اجازت
نبھنا نئیں مینوں جگ تے غازی ویرا جیا

آکھے بتول زادہ جنگ دی نہ منگ اجازت
نبھنا نئیں مینوں جگ تے غازی ویرا جیا

غازیؑ دی موت سُن کے کُرسی توں ڈھے پیّا اے
ربّ جانڑے کیویں مولاؑ اے صدمہ سہہ لیا

میں جس دے آسرے تے چھڈ کے مدینہ آئی
دُکھیا دا او سہارا ارماں رہیا گیا

جیدی تیغ توں ڈردا سی کوفہ تے شام سارا
اوس شیر دیاں بھنڑی ڈھڈا ظلم سیہا

جس ویر تے فخر سی حسین ابن علیؑ نوں
اوس با وفا دا لاشہ بن بازو ہو پے یا

فروہ تے زہراؑ جائی غازی دے وانگ جیویں
آلِ رسولؐ تے فضلؔ بے حد ظلم پے یا



برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

نہ آیا خط نہ پایا اکبرؑ ویر میرا

نہ آیا خط نہ پایا اکبرؑ ویر میرا اکبرؑ ویر میرا
نہ امڑی کول میرے نہ بابے دا سر سایا

جتھوں ٹریا ویر اکبرؑ ہائے اوتھوں سر نہ چایا
اکبرؑ ویر میرا اکبرؑ ویر میرا

ہائے تیرے وچھوڑے نے ویرن میں نوں رُوایا
اکبرؑ ویر میرا اکبرؑ ویر میرا نہ آیا خط نہ پایا اکبرؑ ویر میرا

ربّ خیر کرے تیری ہائے وعدہ نہ توں نبھایا
اکبرؑ ویر میرا اکبرؑ ویر میرا نہ آیا خط نہ پایا اکبرؑ ویر میرا

سلمان حال دِل دا صغریٰ نے رو سنایا
اکبرؑ ویر میرا اکبرؑ ویر میرا نہ آیا خط نہ پایا اکبرؑ ویر میرا

ہائے درد دی ماری تے ڈھنڈا اوکھا ویلا آیا
اکبر ویر میرا اکبر ویر میرا

کیویں میں دُکھ سناواں ہائے کیویں میں دُکھ سناواں
نہ عون امبڑی جایا اکبرؑ وِیر میرا اکبرؑ ویر میرا

جینوں جاں تے ویر کربل میرا جیتا بھل گیا اے
صغریٰ دا سُن کے رونا سارا عرش ہل گیا اے

اتھرو نہ آنکھ دے سُکدے تینوں یاد کراں اکبرؑ
نانےؐ دے روضے جا کے فریاد کراں اکبرؑ

دن رات میرے اکبرؑ تیری تانگ ستاوندی اے
وعدہ نبھاویں اکبرؑ دُکھی بھینڑ بلاوندی اے

منظور کرلے مولاؑ صغریٰ دیاں دُعاواں
گھر آوے ویر اکبرؑ لکھ شُکر میں مناواں

جھولا پئی جھلاوے تینوں یاد کر کے اصغرؑ
بیمار بھینڑ کلی منتاں مناوے اصغرؑ

سنجے کر کے وہڑے ٹُر گئے بابل بھینڑاں تے بھائی
پوچھیا نہ حال پھوپیاں رو رو دیواں دُہائی

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی اُمِ رُبابؑ علیہا السلام

آ اصغر میرے آ اصغر

آ اصغر میرے آ اصغر آ اصغر میرے آ اصغر
لپٹی ہوئی جھولے سے یہ کہتی رہی مادر
دن ڈھل گیا ہے آ جا علی اصغر

ہے اتنا اندھیر کہ نظر کچھ نہیں آتا
اے چاند میرے نورِ نظر لوٹ کے آ جا

جل جائے میرے ہاتھ کہ جل جاؤں میں خود بھی
اے لال تیرے جھولے کو میں جلنے نہیں دوں گی

چین آئے گا کس طرح تجھے جلتی زمیں پر
آ جا تجھے بہلاؤں میں سینے سے لگا کر

حسرت بھری نظروں سے تیرا دیکھنا ماں کو
جاتے ہوئے کچھ اور بھی تڑپا گیا ماں کو

جینے تو نہیں دیتی یہ خیمے کی اُداسی
زندہ ہوں کہ آنے کی تیری آس ہے باقی

ہاتھوں میں رسن ہے میرے اور خاک ہے سر پر
تو آ کہ ذرا دیکھ تو غربت کا یہ منظر

مقتل میں ہر اِک سمت قیامت کا سماں ہے
میں ڈھونڈ رہی ہوں میرا بے شیر کہاں ہے

جھولے سے جُدا کرنا قیامت ہوا گوہرؔ
یہ کہتے ہوئے مر گئی وہ غمزدہ مادر

السلام علیک یا الصغیر ام رضیع

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

ہنڑ آجا ویرنا تیری یاد ستاوے صغریٰ بیمار نوں

ہنڑ آ جا ویرنا تیری یاد ستاوے صغریٰ بیمار نوں
نئیں بُھلدے ویرن پردیس چہ جا کے بھیناں دے پیار نوں

وِیرا میں دُکھیا نُوں دیوے کون دلاسے
دشمن نیں لوکی سب آسے پاسے
پئی روز اُڈیکاں تیرا وعدہ اکبرؑ ستویں دے وار نوں

کیوں ٹُوریا آ کے بے دین سپاہیا
نالے چادراں لُوٹیاں ہتھ رسیاں پائیاں
سجادؑ مہاری رووے ہتھ نوں اتھرو پھڑ کے مہار نوں

تیری وِیر جُدائی میکوں سہی نہ جاوے
منگاں روز دُعاواں شالا اکبرؑ آوے
اِک واری آ کے وِیرا شکل وکھا جا دُکھیا لاچار نوں

میں ویکھدی رہ گئی جدوں قافلہ ٹریا
سارے کربل ٹر گئے کوئی لین نئیں مُڑیا
تیرے باجوں ویرن رووں اُجڑے گھراں وچ لک کے دیوار نوں

تیرے راہ وچ بہہ کے نت رویاں پاواں
کہیا میرا دردی جینوں حال سُناواں
کی قسمت میری میں نئیں مقتل دے تر ساں دیدار نوں

حضرت علی اکبر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ شب عاشور

رات تو خیر کسی طور گذر جائے گی

رات تو خیر کسی طور گزر جائے گی
صبح عاشور قیامت کی خبر آئے گی
آج ہر خیمہ ہے آزاد بڑی رونق ہے
ہائے کل شام کو بستی یہ اُجڑ جائے گی

رن میں گونجے گی جو شہزادہ اکبرؑ کی اذاں
ماں صدا سُنتے ہی دل تھام کے رہ جائے گی
ٹوٹ کر جائیں گے سب اصغرؑ و عباسؑ و حسینؑ
خیمہ شاہ میں ویرانی سی چاہ جائے گی

ہائے پس جائے گی بے شیر کی گردن رن میں
اور دَرِ خیمہ سے ماں دیکھتی رہ جائے گی
ٹکڑے ہو جائے گا قاسمؑ کا بدن مقتل میں
ایک دُلہن کی بھری مانگ اُجڑ جائے گی

اس قدر شاہِ دو عالم پہ ضعیفی ہو گی
لاش اکبرؑ کی نہ شبیرؑ سے اُٹھ پائے گی
باپ کے سینے پہ سونے کی جسے عادت ہے
خاک پر کیسے بھلا نیند اُسے آئے گی

خیمے جل جائیں گے لُٹ جائے گی اولادِ نبیؐ
ہائے زینبؑ کی رِدا دشت میں چھن جائے گی
ایک دن آئے گا ایسا بھی جہاں میں گوہرؔ
ہر گلی کوچے سے ماتم کی صدا آئے گی

ناد علی

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

یہ دشتِ کربلا میں زینبؑ کی تھی دُہائی

یہ دشتِ کربلا میں زینبؑ کی تھی دُہائی
رُک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

دریا کے کنارے قتل ہوئی سہہ روز کی پیاسی فوجِ خدا
اب دشت مصیبت میں بھیا ہے کون بھلا مظلوموں کا
رُک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

وہ کھنچے ہوئے ہیں تلواریں اے بھائی یہی ہے وہ لشکر
جو تیر چلانے آیا تھا میرے بھائی حسنؑ کی میت پر
رُک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

وہ خیمے کے در پہ بیٹھی ہوئی معصوم سکینہؑ روتی ہے
یوں دے گی بہت یہ بچی تمہیں سینے پہ تمہارے سوتی ہے
رُک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

ہیں لاکھوں عدو شمشیر لئے اے بھائی مجھے خوف آتا ہے
اِک ہُوک سی اُٹھتی ہے بھیا دل میرا بہت گھبراتا ہے
رُک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

اس دُکھیا بہن کو اے بھائی پردیس میں کیوں تڑپاتے ہو
عباسؑ گئے اکبرؑ بھی گئے اب تم بھی چھوڑے جاتے ہو
رُک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

اے بھائی ذرا دیکھو تو سہی روتی ہے تڑپتی ہے کبریٰ
بابا سے بچھڑے کے غم میں مر جائے نہ قاسمؑ کی بیوہ
رُک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

زخمی تھا بہت پر رُک نہ سکا مظلوم مسافر اے گوہرؔ
مظلوم کی بہنیں در پہ کھڑی کہتی ہی رہیں یہ رو رو کر
رُک جاؤ میرے بھائی مت جاؤ میرے بھائی

شاعر: حسین گوہر

زینب کبریٰ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی رباب سلام اللہ علیہا﴾

اصغر میں تیرا جھولا خالی پئی جھلاواں

اصغر میں تیرا جھولا خالی پئی جھلاواں
ماں صدقے کیوں نئیں سُندا اُجڑی دیاں صداواں

چھڈ گود میری اصغر مٹیاں تے سوں گیا اے
کیوں دور اپنی ماں توں میرے لال ہو گیا اے

آ ماں دے کول آ جا تھکیاں نیں ہُن تے باواں
تیرے بغیر ہویا جینا محال میرا

میری لوریاں نوں سن کے سوندا اے لال میرا
جے آپ تینوں آ کے میں لوریاں سناواں

تیری خشک بُلیاں تک کے فرات ڈُب کے مر گئی
جو مسکرایوں اصغر خود موت وی اج ڈر گئی

خیمے چہ مڑ کے آ جا تیری نظر تے لہاواں
صحراواں دی گرمی نوں کیویں توں سہہ سکے گا

ہے لک توں ماں کیویں جنگلاں چہ رہ سکے گا
تینوں کلیاں چھڈ کے اصغر کیویں شام نوں میں جاواں

غیور دی امبڑی ہاں میں باہر تے آ نیں سکدی
حرمل دے تیر روکن دیرا نئیں کوئی ڈسدی

میرا وس نئیں چلدا اصغر ہو تیر آپے تھاواں
ویران جھولیاں نوں آباد تو صدا کر

ہے بے اولاد جہڑے اولاد وی عطا کر
بی بی تو سلامتؔ دی کر پوریاں دُعاواں

شاعر: سلامت فیروز

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

اے لعین اتنا سکینہؑ پہ بن قہر تو نہیں

اے لعین اتنا سکینہؑ پہ بن قہر تو نہیں
یہ ننھی جان ابھی وقتِ سفر تو نہیں

یہ بار بار جو رہ جاتی ہے تھک جاتی ہے
یہ جن کی عادی ایسی رہ گذر تو نہیں

کوئی بھی آئے تو قبرِ سکینہؑ کانپتی ہے
لحد میں اس کو ابھی تک اِسی کا ڈر تو نہیں

نا جانے کیا ہوا شبیرؑ کی بصارت کو
ہر ایک لاش کو چھو کر کہا اکبرؑ تو نہیں

غلافِ کعبہ فضیلت تیری افضل ہی سہی
رِدائیں زینبؑ و کلثومؑ سے بڑھ کر تو نہیں

سِناں کی نوک سے معراج کر کے دکھلائے
بجز حسینؑ کے سر کے کوئی بھی سر تو نہیں

تھے جس نے کھولی ہوں ہاتھوں سے لحد بیٹوں کی
نظر میں ایسا کسی کے کوئی پدر تو نہیں

ہر ایک حرف سلامتؔ جو روتا رہتا ہے
یہ اس کی روح کے غم کا کہیں اثر تو نہیں

شاعر: سلامت فیروز

صلی اللہ علیک یا سکینہ بنت الحسین

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السلام﴾

منزلاں روندیاں نیں قافلہ روندا اے

منزلاں روندیاں نیں قافلہ روندا اے
تیریاں یاد آوندیاں نیں سارا جہاں پیا روندا اے

جدوں بازاراں دے وچ ٹریا ہائے زہراؑ جائیاں
چادراں سر تے نئیں ہتھاں دے وچ رسیاں پائیاں

ویکھ کے حال اسیری دا بازار پیا روندا اے
میرے نانےؐ دی رسالت دا تے کجھ اجر دیو

شامیوں والے محمدؐ دی تے کجھ شرم کرو
انبیاءؑ روندے نیں سنسار پیا روندا اے

کئی میلاں دا سفر کر کے میں دربار آئیاں
سنگ بیمار مہاری دے ہائے کڑیاں پائیاں

ہو کے مجبور میرا غازیؑ علمدار پیا روندا اے
پاویں بے شرمی دا طوفان سی چاروں پاسے

وہ مسلماناں دے رکدے نئیں بے حیا پاسے
منہ لکا کے بخدا دربار پیا روندا اے

بابے نوں اپنے نہ تکیا آئی اغیار دے وچ
ویکھ کے فخرِ حیاء نوں بھرے بازار دے وچ
غیرت و عزت دا بیمار پیا روندا اے



نوحہ امامِ حسین علیہ السلام

چل گیا خنجر گلے تے ہو گیا سجدہ ادا

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
چل گیا خنجر گلے تے ہو گیا سجدہ ادا
خون دی مسند دے سیدؑ کردا اے شکرِ خدا

ویکھ نہ سکیا کوئی مُرسل قتل ہوندا حسینؑ
صبر دی ملکہ کھلو کے ویکھیا رُسدا بھرا

حافظاں تے قاریاں لٹیا اے کعبہ دا غلاف
گونجدی رہ گئی فضا وچ بچیاں دی صدا

چھا گئی غربت دی تاریکی نبیؐ دے گھر اُتے
مُک گیاں اساں جدوں دن ڈھل گیا عاشور دا

اکبرؑ و عونؑ و محمدؑ قاسمؑ و عباسؑ حر
نہ رہیا غم خوار کوئی وارثِ تطہیر دا

ماتم سبطِ نبی منشور ہے ساڈا رضاؔ
اے دُعائے فاطمہؑ دی بنتِ زہراؑ دی عطا

شاعر: رضا شاہ



برائے ترحیم: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السلام

ہر سمت ہے اُداسی اُجڑا ہوا سماں

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ
ہر سمت ہے اُداسی اُجڑا ہوا سماں
کیا کیا نہ ہوئے ظلم و ستم اے آسماں

اکبرؑ عباسؑ قاسمؑ و شبیرؑ نہ رہے
ناموسِ مصطفیٰؐ کا عابدؑ ہے پاسباں

آنکھوں سے خوں ہے جاری داڑھی رنگیں ہے
گویا جھکا ہوا ہے پر عظم ہے جواں

مجدھار میں ہے کشتی طوفاں کا زور ہے
تیروں سے پھٹ گیا ہائے سفینے کا بادباں

اُجڑا ہے دوپہر میں شبیرؑ کا چمن
مقتل میں رہ گیا ہے خیموں کا اب دھواں

اونٹوں سے گر رہے ہیں بچے زمین پر
جانے کہاں رُکے گا غریبوں کا کارواں

جتنے امیر آتے تھے وہ مطمئن نظر
جن کے رہا سروں پر تیغوں کا سائباں

السلام علیکم یا اہل بیت النبوۃ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

ویرن گھر آجاوے تیرا خالی میں جھولا میں جھلاواں

ویرن گھر آ جا وے تیرا خالی میں جھولا میں جھلاواں
وطن توں دُور دُور رہندے ویراں نوں کوئی لے آوے مر نہ جاواں

کیوں نئیں آیا ویر اکبرؑ یاد اصغرؑ دی وی آئی
میں نئیں ماندی کسے نوں ہن تلک نئیں یاد آئی
میں کیویں روز روز منتاں تیریادیں روندے روندے پئی جھلاواں

تیرا خالی جھولا اصغرؑ میں جھلیندے سمبھ گئی ہاں
خاب وچ ویکھیا اے ویکھ کہ میں ڈر گئی ہاں
لگی اگ زور زور دی ہے خیماں نوں تیرا جھولا پئی بچاواں

ویر گرمی دا ہے موسم تیرے لئی میں ویر اصغرؑ
میں بنائے سوہنے سوہنے چولے اجڑی ویر اصغرؑ
اے قاصد رو رو مینوں ڈسایا ہے گرم ویرا ہنڑ ہواواں

تیرے نازک گل نوں اصغرؑ کیوں چومیدی پئی امبڑی
خاب وچ رو رو کے تینوں دے صدیندی پئی امبڑی
میرا دل بہہ بہہ جاوے خیر ہووے تیری اصغر صدقے جاواں

ویر اکبرؑ دی ہے مسند تیری جھولے دی صفائی
کردی ہاں میں روز رو رو دیندی ہاں میں اے دُہائی
ہائے کاندھے پر میں ویرا دے وچھوڑے مینوں ویرا ویکھ راواں

کئی دناں توں مینوں محسنؔ مائیاں آکھن ویرا موئی
کیوں جو گھر اُجڑی تے ہن تئیں ہنڑ نہ آیا ویر کوئی
میں اُجڑی در در جاواں خیر ہووے تیری اصغرپئی بلاواں

حضرت علی اکبر

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی رباب سلام اللہ علیہا

آ جا اصغرؑ کی جگہ میری سکینہؑ سو جا

آ جا اصغرؑ کی جگہ میری سکینہؑ سو جا
جاگتی وار کہاں میری سکینہؑ سو جا
جو تجھے خوف ہے شاید میں اُسے کم کر دوں
آ جا آنکھوں پہ تیرے نادِ علیؑ دم کر دوں
دور کیوں بیٹھی آ میری سکینہؑ سو جا
باپ کے سینے پہ عادت ہے تجھے سونے کی
میری گودی تیرے قابل تو نہیں ہے پھر بھی
ہے میرے دل کی صدا میری سکینہؑ سو جا

1چار برسوں میں نہ زحمت دی کبھی تو نے مجھے
اپنی خدمت کا مجھے آج تو موقع دیدے
ہو گا احسان تیرا میری سکینہؑ سو جا
قید خانے میں جو آ جائیں یہ تیرے بابا
خود اٹھا دوں گی تجھے شانہ ہلا کر تیرا
اچھا کچھ دیر ذرا میری سکینہؑ سو جا
مجھ سے دیکھا نہیں جاتا یہ تیرا دردِ جگر
یہ بتاتے ہوئے اچھا تو نہیں لگتا مگر

اب نہ آئیں گے چچا میری سکینہؑ سو جا
صابروں کا یہ قرینہ تو نہیں ہے بی بی
یہ ہے پردیس مدینہ تو نہیں ہے بی بی
کر کے بس شکرِ خدا میری سکینہؑ سو جا

اس طرح سوئی تکلم وہ یتیمہ بی بی
ماں اُٹھاتی رہی اُٹھی نہ سکینہؑ بی بی
پھر نہ ماں نے کہا میری سکینہؑ سو جا

شاعر: میر تکلم

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

اینوں قیدی نہ کر کوئی دردی نئی ایدا جیڑا پردے آن بچاوے

اینوں قیدی نہ کر کوئی دردی نئی ایدا جیڑا پردے آن بچاوے
رہ رہ کے نہر فرات ولوں آواز عباسؑ دی آوے

میں ای سامان ایدی چادر دا زین توں لتھیا جیڑے ویلے دا
فیر جرأتاں اے شمر کیتیاں نیں نام زینبؑ دا سرِ عام لیا
ہُن لُٹ کے چادر زینبؑ دی پیا نیزے تے لہراوے

ہاجرہؑ بن کے نئی روئی اے اپنے یعقوبؑ دا کیتا اے صبر
جیویں یوسفؑ دے لئی رویا نبیؑ لے کے کُرتہ تے گُزاری زندگی
اینج کُرتہ لے کے اصغرؑ دا ماں اکھیاں دے نال لاوے

کول شبیرؑ دے سوون ٹُر گئی ویکھ ضد کر کے سکینہؑ وِیرا
اسی مستوراں اُتوں بے پردہ کلا سجادؑ وی بیمار پڑا کوئی
نئی جیڑا مقتل چوں اونوں جا کے موڑ لیاوے

منزلاں شام دیاں سوکھیاں سن جے تے عباسؑ ایدے نال ہوندا
موڑ بازاراں دے خُطبے ساریاں تے شبیرؑ یا غازیؑ دیندا
ہُن تک تک ویرن نیزیاں تے پئی خُطبے آپ سناوے

عباسؑ دی جرأت کر کے ابن حیدرؑ توں مدد منگدا اے
جتھے غازیؑ دا علم آوے نظر ہر عزادار فخر کردا اے
اکبرؔ تعظیم وچ غازیؑ دی سر ماتمی دا جھک جاوے

شاعر: حسنین اکبر   سوز: اصغر خان

یا علی ابن الحسین ابن علی ابن ابی طالب

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی رُباب سلام اللہ علیہا

اندھیرا ہو گیا اب تک علی اصغر نہیں آئے

اندھیرا ہو گیا اب تک علی اصغر نہیں آئے
درِ خیمہ پے بیٹھی ہے کوئی ماں ہاتھ پھیلائے

کروں ماتم تیرا ایسا نکل جائے کہ دم میرا
تیرے پہلو میں لے جا کر مجھے سجادؑ دفنائے

بنا لے اے میرے بیٹا مُجاور اپنی قُربت کا
بتا اصغر تیری مادر یہاں سے اب کہاں جائے

اکیلی روتی ہے دن بھر ہوا کو حکم دے اصغرؑ
اُڑا کر خاک جھولے کی بہن صغریٰ کو پہنچائے

دُعا کرتے ہیں حلقے میں تکلم ماتمی سارے
غمِ شبیرؑ کو یا ربّ ہماری عمر لگ جائے

شاعر: میر تکلم — سوز: منور علی خان نومی



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

باپ کے سر سے کہا بی بی نے آؤ بابا

باپ کے سر سے کہا بی بی نے آؤ بابا
میرے زخموں کی نہیں اپنی سناؤ بابا
آپ آتے ہو کہ زندان میں سلاؤ مجھ کو
اب جو کہتی ہوں وہی لوری سناؤ مجھ کو
شمر نے کیسے گلا کاٹا بتاؤ مجھ کو
آج اس سخت کہانی سے سلاؤ بابا
تیری آغوش سے اُتری تو فقط خاک ملی
نیند بھی ایسے تیرے ساتھ ہی گھر سے نکلی

اس قدر خاک پہ سوئی ہوں کہ سب بھول گئی
پھر سے سینے پہ مجھے سونا سکھاؤ بابا
میری گردن پہ ہے کیا اور نہ کر جائے زماں
خود ہی مٹ جائیں گے کچھ دن میں یہ رسی کے نشاں
دُکھ تو یہ ہے کہ تیرے حلق پہ خنجر تھا رواں
میں نے خود دیکھا ہے مجھ سے نہ چھپاؤ بابا
میرا کردار زمانے صدا یاد رہے
ہر زباں پر میرے ہی صبر کی روداد رہے

میں رہوں یا نہ رہوں پر میری فریاد رہے
میں دُعا کرتی ہوں تم ہاتھ اُٹھاؤ بابا
ہاں میں زخمی ہوں کہ خاروں پہ چلی ہوں اکثر
سر بھی زخمی ہے میرا برسے ہیں مجھ پر پتھر
پر تیرا سر بھی تو نیزے پہ تھا جانے حیدرؑ
نوکِ نیزہ کا وہی زخم دکھاؤ بابا
بولی اکبرؔ وہ سبھی درد سُنا کر اپنے
نیلے کیوں کرتے ہو اے بابا میرے چہرے کے

ان تماچوں کی میں تفصیل سناؤں گی اُنہیں
ہو سکے تو ذرا غازیؑ کو بلاؤ بابا

صلی اللہ علیک یا سکینہ بنت الحسین

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السلام

شام جانب چلا ہے ہائے لٹ کر کارواں

شام جانب چلا ہے ہائے لٹ کر کارواں
بے کفن لاشے پڑے ہیں بے رِدا ہیں بیبیاں

سیّد سجادؑ کی غربت پر روتی ہے زمیں
باپ کی میّت کو دفنانے کی مہلت بھی نہیں
چادرِ تطہیرؑ کے وارث ہوئے ہیں ننگے سر
یا الٰہی کیسی غربت آ گئی ساداتؑ پر
دین ہے جن کی اماں میں آج ہیں وہ بے اماں
بے کفن تم ہو گئے ماں کو بڑا افسوس ہے
تیرا ماتم نہ جی بھر کے نہ ہوا افسوس ہے
بندھ گئی بانوؑ کے ہاتھوں میں رسن کڑیل جواں

اُٹھ کے سینے سے لگا لو اپنی بیٹی کو پدر
آخری یہ میرے بابا ہے سکینہؑ کا سفر
لوٹ کے آنا ہے مشکل جا رہی ہوں میں جہاں
ہائے جس بی بی کا پہرہ دے رہے تھے رات دن
جس کے پردے کے لئے تم جاگتے تھے رات دن
آج وہ زینبؑ ہے غازیؑ ظالموں کے درمیاں
لاشہ بے شیر پر کہتی ہے کوئی غمزدہ
تیری میّت دھوپ میں ہے جل رہا ہے دل میرا

اب نہ سائے میں کبھی جائے گی اصغر تیری ماں
بعد عاشورہ تکلم اِک نیا عاشور تھا
جاؤ زینبؑ جاؤ مومن آ رہی ہے یہ صدا
بنتِ زہراؑ آج سے ہے کربلا کی پاسباں



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسینؑ

جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسینؑ
ارماں ہے دِل میں میرے کفن کا میرے حسینؑ

چاہا بہت کہ قافلہ رُک جائے نہ رُکا
کر دے نہ مجھ کو معاف بہن سے نہ ہو سکا
جو انتظام تیرے کفن کا میرے حسینؑ
جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسینؑ

کوئی بچا نہ تھا جو مجھے آتا تھامنے
اِک زخم بن گیا میرے ہاتھوں کے سامنے
کٹنا جو تیرے پیاسے دہن کا میرے حسینؑ
جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسینؑ

پہلو کو تھامے اماں ہیں گر جاتیں ہیں اکثر
مقتل میں کھڑی روتیں ہیں وہ دیکھ دیکھ کر
منظر یہ تیرے اُجڑے چمن کا میرے حسینؑ
جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسینؑ

سر پر نہیں ہے تاج سلامت ہے خاک ہے
سردار انبیاءؑ کا گریبان چاک ہے
ماتم ہیں کرتے تیرے چمن کا میرے حسینؑ
ارماں ہے دِل میں میرے کفن کا میرے حسینؑ

غربت کے خاب اشکوں سے بھی دھو نہ سکی میں
دُکھ ہے تو فقط یہ کہ تجھے رو نہ سکی میں
افسوس نہیں مجھ کو رسم کا میرے حسینؑ
جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسینؑ

کھاتی ہے تماچے تو سمجھتی ہے انتہا
سمجھاؤ سکینہؑ کو کہ کرنا ہے سامنا
زنداں کے اندھیرے میں گھٹن کا میرے حسینؑ
جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسینؑ

کھاتی ہے تماچے تو سمجھتی ہے انتہا
سمجھاؤ سکینہؑ کو کہ کرنا ہے سامنا
زنداں کے اندھیرے میں گھٹن کا میرے حسینؑ
جاتی ہوں لے سلام بہن کا میرے حسینؑ

شاعر: میر تکلم

دو طفلانِ زینب

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

چادراں دا راکھا، زینبؑ دا اِک سوال اے

مینوں نہر توں آکھے دس جا، منہ کیویں لوکاواں
سر دے والاں نال اے، جدوں گھر توں باہر
ہائے میں پہلی واری بھیناں نوں لے کے آئی
غازیؑ دی ماں فرمایا، ہر فکر مکا دے زینبؑ، غازیؑ تیرے نال اے

شبیرؑ دی تھاں تے، ہائے عابدؑ وے ویرا
اکبرؑ دی تھاں کلثومؑ اے، تے تیری تھاں وے رقیہؑ
میرے نال نے اج وی میرے، مان نبھاون والے

جھڑے بال پیاسے، ہائے تیریاں راہواں نوں ہائے
تکدے رئے پیالے پھڑکے، تیری موت دی خبراں سُن کے
کج غم نال مر گئے غازیؑ، اوسے ویلے نال اے

ڈر دی اے سکینہؑ، ہائے روندا اے باقرؑ
جے فضلؑ لڑن نوں جاوے، دس پور یتیماں دا اے
وچ کلی دِھی زہراءؑ دی، کیوں ویر سنبھالے

سفراں دا کی اے، ہائے کنڈیاں دا کی اے
ہُن دُکھ پتھراں دا کی اے، مینوں دُکھ ایں گل دا غازیؑ
میں جیوندی رئی تے مر گئے، ماں زہراءؑ دے بال اے

ثقلینؔ جہاں تے، ہائے شہزادیاں جس دم
اُمت دیاں قید ناں ہوون، سر چادراں نے کے مُیاں
ایس گل دا فہیر جہاں تے، رکھدا کون خیال اے

شاعر: ثقلین اکبر سوز: اصغر خان

ابناء الزینب السلام علیکما یا

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

نانا رو رو تکنی چن ویر دیاں راواں

نانا رو رو تکنی آں چن ویر دیاں راواں
میریاں دن رات اُڈیکاں وچ مُک جانڑ نہ ساواں
کلیاں بیمار نوں نانا نیند نہ آوے
ویراں دی خبر منگدی بیمار مر نہ جاوے
کی کراں تیریاں انتظاراں بن گئیاں سزاواں

پردیس وچ کیتے نہ تئنوں لوری سناواں
صغرأ بیمار اُجڑی اے سوچ سوچ رووے
چوٹیاں والے ہُن تے آ جا تئنوں لوری سناواں

تعبیر تے ڈسا دے مینوں خاباں نے ڈرایا
اکبرؑ نوں مونڈیاں تے بابے نے کیوں ہے چایا
روندا چم کے بتولؑ جایا چاچے دیاں بانواں

خط وچ ہزار دُکھ درد سارا لکھ نائیں
بے جان لفظاں میرا کی دُکھ بھر نوں دس نائیں
ربّ کرے اے درد میں اکبرؑ نوں کدی آپ سناواں

ہر گھر چہ مولاؑ ہووے غازیؑ دی پرسہ داری
تیرے علم نوں پھڑ کے اکبرؑ یہ عرض گزاری
التجا ہووے قبول میری منگدا اے دُعاواں

شاعر: حسنین اکبر سوز: اصغر خان

یا زینب الکبریٰ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ روانگی مدینہ امام حسین علیہ السلام

چل پڑے شبیر کربل ہو گیا ویراں مدینہ

چل پڑے شبیر کربل ہو گیا ویراں مدینہ
روتی اکبرؑ تجھ کو صغراؑ رہ گئی تنہا مدینہ

سر بھی دوں گا گھر بھی دوں گا بہنوں کی چادر بھی دوں گا
دیں بچانے کے لئے نوجواں اکبرؑ بھی دوں گا
اب نہ زندہ لوٹ کر میں آؤں گا نانا مدینہ

بہنیں لے کر حرم لے کر کربلا کو جا رہا ہوں
ایک غم ہے میرے دل میں جس کو لے کر جا رہا ہوں
نانا اُمت نے نہیں دی قبر کی بھی جا مدینہ

رو رہا ہے ایک صحرا دے رہا ہے وہ صدائیں
خوں خدارا دے کے اپنا مولا مجھ کو آ بسائیں
بن جاؤں کا میں مقدس جس طرح مکہ مدینہ

صبح عاشور جو گونجی بن میں اکبرؑ کی اذاں
بہنیں روئی پھوپھیاں روئی روتی ہے اکبرؑ کی ماں
سن کے روئی بہن بچھڑی بھائی کی اذا مدینہ

جب چلا تھا قافلہ یہ اُونٹوں کی تھی سو قطاریں
آج شاہدؔ بیبیوںؑ کی کوئی سنتا نہ پکاریں
تین محمل اک مہاری قافلہ لوٹا مدینہ

شاعر: ملک شاہد سوز: ناصر



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ حضرت علی اصغر علیہ السلام

اصغر تیر نوں روک بچھڑا مان رکھ لے میرا

اصغرؑ تیر نوں روک بچھڑا مان رکھ لے میرا
خیمے چوں آکھدی امڑی بابے دے سامنے آ

میرا بچھڑا توں وی ولی اے
اصغر وے پانوے پر ہے تے تو وی علیؑ اے
ایس ماں دی لاج نوں رکھ کے
تو موت تے ہنسدا جا
مان رکھ لے میرا ہائے اصغر

توں تیر وی کھاویں اصغرؑ
فیر قبر چوں نیزے تے باہر آویں اصغرؑ
منصب توں پانا اے اصغرؑ دو بار شہادت دا
مان رکھ لے میرا ہائے اصغر

تیرا بابا اے نہ سمجھے
کہ ھل من سُن کے تینوں لے آئی آں چُک کے
توں اپنے آپ ہی اصغرؑ جھولے چوں باہر آ
مان رکھ لے میرا ہائے اصغر

سورج دے سامنے راہنگی اے وعدہ میرا
بھل کے نہ چھاں میں جاہنگی
اج میرے کہن تے اصغرؑ
تو دُھپ دے وچ سو جا
مان رکھ لے میرا ہائے اصغر

ثقلینؔ وی فطرس وانگوں
کجھ عرضاں لے کے آیا شبیر دے در تے
مس ہو کے جھولے نوں مانگدا دے اصغرؑ دا صدقہ
خیمے چوں آکھدی امڑی بابے دے سامنے آ
مان رکھ لے میرا ہائے اصغر

شاعر: ثقلین اکبر سوز: اصغر خان

السلام علیک یا علی ابن الحسین الاصغر

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴾نوحہ امام حسین علیہ السلام﴿

ہر سانس ماتمی کی شبیرؑ تیرے نام

ہر سانس ماتمی کی شبیرؑ تیرے نام
اللہ کر رہا ہے مولا تجھے سلام

آیات کر رہی ہے مولا تیری تلاوت
ہے دین مصطفیٰ کی ضامن تیری شہادت
جو کر نہ پایا کوئی تو نے کیا وہ کام

چھ ماہ کی امانت رن میں چھپائی تو نے
جلتی ہوئی زمیں پہ تربت بنائی تو نے
تیغ علیؑ سے مولا کیسا لیا ہے کام

مل کے وضو کی خاطر چہرے پر خونِ اصغر
بے جا نمازیوں کی رن میں صفیں بچھا کر
شبیرؑ کر رہے ہیں سجدے کا اہتمام

کیسا محبتوں میں تقسیم ہو گیا ہے
بیٹے کے ساتھ لاشہ رن میں پڑا ہوا ہے
نیزے پر سر گیا ہے بیٹی کے ساتھ شام

گھر لُٹ گیا ہے سارا بیٹے بچے نہ بھائی
نوکِ سنا سے دیکھی بہنوں کی بے ردائی
تجھ پر ہوئی ہے مولا مظلومیت تمام

کرب و بلا سے پیدل پُر خوار راستوں پر
آئے گا روز ملنے غازیؑ کو ساتھ لے کر
جب تک کریں گی زینبؑ زندان میں قیام

میرا بنے ٹھکانہ کرب و بلا کی جنت
ہر دم ہے یہ تکلم مومن کے دل کی حسرت
میں بھی کفن نہ پاؤں اے بے کفن امامؑ

شاعر: میر تکلم
سوز: منور علی خان نومی

السلام علیک یا ابا عبد اللہ الحسین

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

اسیرانِ حرم

شام دے سفراں نوں ٹرپیئیاں نے باج رِداواں

شام دے سفراں نوں ٹرپیئیاں نے باج رِداواں
اجڑیاں غازیؑ دے سر توں پوچھدیاں نے راواں

زینبؑ اے آکھدی سی نہ منگا میں رداواں
شام وچوں چپ کر کے میں لنگ جاواں
چہریاں تے ہتھ رکھ لیئے کھول دو جے باواں

سفراں چے مر گئے نے کئی بال سختیاں توں
ماتواں نے مجبور ہوئیاں رسیاں توں
رہ گئے صحرا وچ لاشے چک نہ سکیاں ماتواں

ہر بی بی نوں چھپا کے باتواں چہ بیٹھ رئی اے
زینبؑ یہ پتھراں وچ سوچ دی رئی اے
اینا دے حصے دے پتھر وی میں کلیاں کھاواں

پھوپھیاں نے ایہو فکراں سجادؑ مر نہ جاوے
گلیاں چوں بس قافلہ ٹردا جاوے
روک گیا جے قافلہ کدرے روک نہ جاون ساتواں

زینبؑ دی نوحہ خوانی ثقلینؔ پہلی واری
ہوئی ایدوں جدوں زینبؑ بھیڑ چہ آئی
پڑھیا سی نیزے توں نوحہ مل کے سارے شاہواں

شاعر: ثقلین اکبر سوز: اصغرخان

السلام علیکم یا اہل بیت النبوۃ

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

سکینہؑ مر گئی اے

قیداں چہ رو رو کہ سکینہؑ مر گئی اے
سر لے جاؤ ایدے بابے دا چپ کر گئی اے

اعلان ہویا اے شام والے زنداناں وچ
بڑا روندی سی بچی جیڑی او مر گئی اے

سانواں نوں رہائی مل گئی اے پر اینوں نئی
کدوں لاش اجی زندان وچو باہر گئی اے

پوچھدا رئیاں اے او شامیاں نوں شبیرؑ دا سر
کیوں روندی نئی کیتھی اج میری دُختر گئی اے

میری ساتھ مکا گئی اے بابا باقر آکھے
میرے حصے دی زینبؑ سفراں وچ مر گئی اے

بے کفن بہن دی قبر اُتے عابدؑ آکھے
مل شامیاں توں واپس تیری چادر گئی اے

ثقلینؔ تماچے کھاندی رئی پر ہاری نئی
اے ظلم توں نئی بابے دے پیار توں ہر گئی اے

شاعر: ثقلین اکبر سوز: اصغر خان

السلام علیک یا ام سکینہ بنت الحسین

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

اسیرانِ حرم

پوچھ لو بازار سے دربار سے زندان سے

پوچھ لو بازار سے دربار سے زندان سے
کس طرح ٹکرائی فضہ ظلم کے طوفان سے

تازیانے جب برستے تھے امامؑ وقت پر
بڑھ کر خود سہتی تھی فضہ اپنی بوڑھی پشت پر
جاں امامت کی بچائی اس نے اپنی جان سے

جس طرح بازار میں جب نہ رہیں وہ ہوش میں
چادرِ تطہیر بن کر لے لیا آغوش میں
زینبؑ و کلثوم واقف ہے تیرے احسان سے

پیٹھ تھی زخمی بہت تو پیروں سے بہتا تھا خوں
ہر قدم پہ ظلم سہہ کر کر دیا ثابت کہ یوں
عمر لمبی مانگتی تھی دین کے سلطانؑ سے

واقفِ تطہیر یوں تھی چاہا کہ رل جائے نہ
خود بچاتی ہی رہی کہ خاک میں مل جائے نہ
سرخ موتی جو سکینہؑ کے گریں ہیں کان سے

نام زینبؑ کا آیا ہے نجس دربار میں
تو جلالت سے لرز کے بولی اس گفتار میں
کلمہ گو منکر ہوا ہے آج کیوں قرآن سے

کوئی مومن اس کی عظمت کو بھلا سمجھے کہاں
زینبؑ و حسنینؑ نے جس کو ہو سمجھا اپنی ماں
رتبہ ہے افضل سلامتؔ بوذرؓ و سلمانؓ سے

شاعر: سلامت فیروز سوز: منور علی خان نومی



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

نانا ہائے اے سوچاں رئندیاں نیں بیمار نوں

نانا ہائے اے سوچاں رئندیاں نیں بیمار نوں
کدوں آونڑ گے وطناں تے کدوں ویرن شکل وکھاونڑ گے غم خوار نوں

میں منتاں کردی رہ گئی محمل تے وی بہہ گئی اکبرؑ آکھے لبھ گئی
نئی بھل سکدی او ویلا میں نئی بھل سکدی بابے دے انکار نوں

تیرے دیوے روز جلاواں رو رو عرض گزاراں رات ویلے گر لاواں
کدوں مکنے نے رونے کدوں آ کے سینے لاوے گا لاچار نوں

نانا مینوں خاب ڈراون زخمی سینہ وکھاون نیزے سامنے آون
مینوں ڈسدیاں نے پھوپھیاں گل لا کے روندیاں بابے دی دستار نوں

معصومہ نوں میں تکیا چہرا خون نل بھریا ہتھ رخسار تے رکھیا
پئی رو رو کے او اجڑی دریا تے واجا مار دی علم دار نوں

ثقلین کرے اے دعاواں جگ تے ساریاں بھنڑاں جیون نال بھراواں
کوئی بہن کدی نہ ترسے جیوے ترسی صغراؑ ویراں دے دیدار نوں

شاعر: ثقلین اکبر سوز: اصغر خان

یا علی بن الحسین الاکبر

برائے ترحیم: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

سجادؑ نوں پوچھیا زینبؑ نے کیویں ٹرنا وچ بازار اے

سجادؑ نوں پوچھیا زینبؑ نے کیویں ٹرنا وچ بازار اے
آٹھ پہر مسلسل گزر گئے اگے کتنا پند بازار اے

شبیرؑ تیرے سر نے نیزے توں سجادؑ نوں اے فرمایا
گھبراویں نہ میرا چن بچھڑا تینوں اُمت بہت ستایا

رکھیں خیال توُن باقرؑ دا کوئی ظالم پتھر نہ مارے
میں ہاں کڑیاں وچ بابا توں صابراں دا سلطان ایں

اج بھینڑاں تیریاں سر تکیتوں عصمت دا نگھبان ایں
تائیوں رت روندا ہاں اکھیاں توں میرے نال جو پردہ دار اے

توں ایں چوتھی ضرب یداللہ دی اج دین تیرا محتاج اے
ہنڑ پتھراں دی برسات ہو سی نہ اگلی پتر معراج اے

لہہ مشورہ عونؑ دی ماں کولوں لنگ آویں پتر بازار اے
ہر موڑ تے بھیڑ بازاراں دی اتے ظلم دے اے انداز اے

ڈیٹھا خونی منظر سر غازیؑ کیتا نیزے توں پرواز اے
گو بدن نیں میرا سر لڑ سی مینوں اذن تے دے اک وار اے

ممتاز اے قافلہ سر ننگے جدوں وچ دربار دے آیا
زہراؑ دیاں دھیاں قیدی سن منہ والاں نال لکایا

سجادؑ نوں ہر گز نئیں بُھلنا جو ہویا وچ دربار اے
سجادؑ نوں پوچھیا زینبؑ نے کیویں ٹرنا وچ بازار اے

شاعر: ثقلین اکبر سوز: اصغر خان

یا اُم المصائب زینب

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ شامِ غریباں

آ گئی شامِ غریباں گھر جلانے کے لئے

صبح عاشور ہوئی لاش اُٹھانے کے لئے
آ گئی شامِ غریباں گھر جلانے کے لئے

جب سے زینبؑ نے سُنا آ گئے بابا میرے
ڈھونڈتی پھرتی ہے چادر سر چھپانے کے لئے

بازوئے غازیؑ اگر کافی نہیں تھے تجھ کو فرات
کیا رقیہؑ آئے اب بازو کٹانے کے لئے

خونِ اصغرؑ سے اگر بجھتی نہیں تیروں کی پیاس
خون حاضر ہے سکینہؑ کا بجھانے کے لئے

سر سے چادر کا اُترنا موت زینبؑ کی ہے پر
اب بھی زندہ ہے تو عابدؑ کو بچانے کے لئے

کربلا کے بعد اصغرؑ کے تبسم کے سوا
کیا سبب بچتا ہے اکبرؑ مُسکرانے کے لئے

شاعر: حسنین اکبر　　سوز: منور علی خان نومی

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ شام غریباں

جنگ نئی کرنی مختار بھرا میں وچ دربار دے آئی کھڑی آں

جنگ نئی کرنی مختار بھرا میں وچ دربار دے آئی کھڑی آں
رت روندا بچڑا بچ جاوے ای آس تے کڑیاں پائی کھڑی آں

تلوار دی لوڑ سی کربل وچ ہُن جنگ دے زاویے بدل گئے
مَیں ٹور کے نال سکینہؑ کوں تبلیغ دا ذمہ چائی کھڑی آں

عباسؑ دی تیغ تے چوڑ اوندی اے چبدی وار نئی جھل سکدے
اَج فضلؑ تے وی غازیؑ والی مَیں خود پابندیاں لائی کھڑی آں

توڑے جنگ کربل دی مُک گئی اے نئی سلسلہ رُکیا لاشاں دا
راہواں دے وچ معصوماں دے مَیں کئی لاشے دفنائی کھڑی آں

اگے کربل دے میدان دے وچ بے کفن جنازے چھوڑ آئی آں
دادے عمرانؑ دی نسل وچوں ہُن ہک سجادؑ بچائی کھڑی آں

توں سر نئی چیندا جاندی ہاں نئی ویکھنا چاہندا باج ردا
مَیں خود سجادؑ دی کنڈ اولے سر اپنا ویر لُکائی کھڑی آں

گوہرؔ مختار کوں سین آکھے بے کفن بھرا دی بھین ہاں مَیں
چادر دی جا سر اطہر تے مَیں شام غریباں پائی کھڑی ہاں

شاعر: حسین گوہر

ثارِ دو آبرِ فنرہ

نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا

اِک جنج دا حال اے

روے صغریٰ سن کے اک جنج دا حال اے
جہڑا روندے روندے زینب نے حال سنایا

بیمار مہاری جنج لے کے ٹریا
تک جنج دی حالت ہر قدم تے رویا
نانے دی اُمت اس جنج نوں بہت ستایا

ہائے جنج اکبرؑ دی بازار چہ لائے
تعظیم کرن لئی پتھر ورسائے
لاڑے دیاں ماواں رسیاں دا زیور پایا

گُج شگن مناون جنج قید چہ آئی
ہائے جیوندیاں مر گئی ماں درد ستائی
لاڑے دے سر نوں جدوں سانگ توں آن لہایا

وچ جنج دے سکینہؑ نوں روندیاں تکیا
اوہدا ایویں رونا جدوں سہہ نہ سکیا
لاڑے نے اونوں تیزے دے کول بلایا

وچ قافلے لبدی سی اپنا اصغرؑ
جا ماریا کنڈ تے اُجڑی اپنا سر
جدوں جلیا جھولا صغریٰ دے سامنے آیا

جہیڑی جنج کردی سی ہائے اکبرؑ اکبرؑ
کدی لکھ نئیں سکدا سی توں او منظر
ہر حرف سلامتؔ لاڑے دی ماں لکھوایا

شاعر: سلامت فیروز

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا

آجا اکبر آجا، آجا ویرا آجا، بھینڑ مر نہ جاوے

آ جا اکبر آجا بھینڑ مر نہ جاوے
ویر میرا نانا کدوں مڑ کے آونا
کوئی تے ڈس جاوے آ جا ویرا آ جا

تیریاں راواں تے بیٹھی ہر سم رووا ں
خالیاں راواں نیں کیویں کلیاں سوواں
اک واری آجا میںوں گل تے لا جا
اے وچھوڑا نہ آوے آجا اکبر آجا بھینڑ مر نہ جاوے

نانے دے روضے تے آوندی ڈکھیا بھینڑ اے
آساں وی مک گئی آں کیویں شاماں پئی آں
دن ڈھلدا جاوے آجا اکبر آجا بھینڑ مر نہ جاوے
آیا دن ستویں دا روندی صغریٰ سین اے

نئی بُھلدا اصغرؑ میںوں جھولا تیرا
تیرے باجوں ویرن جی نئی لگدا میرا
میراں دل ترسائے ویر میرا میرے
گل باواں لاوے آجا اکبر آجا بھینڑ مر نہ جاوے

تو شبیہ نہ رہندی میں شبیہ اے ماں دی
میںوں اکبر صغری ایہو گل ہے کھاندی
کنوں میں لے جاواں کنوں میں چھڈ جاواں
رو رو شاہ فرماں دے آجا اکبر آجا بھینڑ مر نہ جاوے

رو رو شاہد منگدا اے دُعاواں ہر دم
لے کے بہہ لے جاوے رو رو غازیؑ دا علم
ماتمی ہوں دن رات تیریاں قدماں تے
مولا سر جھک جاوے آجا اکبر آجا بھینڑ مر نہ جاوے
آ جا اکبر آجا بھینڑ مر نہ جاوے

حضرت علی اکبر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغراؑ سلام اللہ علیہا

تانگاں رہندیاں ہائے اصغرؑ تیریاں ہر ویلے

تانگاں رہندیاں ہائے اصغرؑ تیریاں ہر ویلے
رووے نہ دور اصغر ویر میرا اے رو رو کہندیاں

نہ آئے دل کے میرے ویر نانا
کدوں آ سفرؔ میرے اصغر تے اکبر میں راواں ویندیاں

لگی اگ خیمیاں نوں خاب تکیا
میرے اصغر دا جھولا جل گیا اے تے پھپھیاں روندیاں

کئی شاماں نے ڈھلیاں تو نیں آیا
تیری ماں کس نوں بچڑا لوری دیوے ناں تیرا لیندیاں

مینوں خاباں اچ دسدے سرخ چولے
حقیقت کیا ہے دس جا نانا میرا میں منتاں کر دیاں

سحر ہوئی ہے عاشورے دی محسنؔ
دکھائیاں سُرخ مٹیاں نانی مینوں اے خاکاں پیندیاں

رو وے نہ دور اصغرؑ ویر میرا اے رو کہندیاں
تانگاں رہندیاں ہائے اصغرؑ تیریاں ہر ویلے

شاعر: ثقلین اکبر   سوز: اصغر خان

السلام علیک یا علی ابن الحسین الاکبر

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا

راہواں چوں آ اُٹھاوے صغریٰ بیمار نوں
اِک واری علی اکبر خط دا جواب بن کے
آپے ملن لئی آوے صغریٰ بیمار نوں
ماں پیو دے نال بابا کدوں رُسدیاں نے دھیاں

بابے نوں کیویں قاصد میں تے مان وچ رُسی ساں
کدی آن کے مناوے صغریٰ بیمار نوں
اصغر دے بعد اُجڑی خاموش ہو گئی اے
آ جا ایدا اصغر ہائے توتلی زباں وچ

فیر بولنا سکھاوے صغریٰ بیمار نوں
شبیرؑ آکھدا سی ہتھاں چہ ہتھ پکڑ کے
تلیاں تے تیری اکبر شگناں دی مہندی لاوے
مُدت توں ایہو چاوے صغریٰ بیمار نوں

دُنیا دے نال میرے مُک گئے نے سارے رشتے
دھی کہہ کے کوئی وی نہ سینے دے نال لاوے
کوئی بہن نہ بلاوے صغریٰ بیمار نوں
جدوں رونی آں دِنے میں چنڑی دی اے آکے اتھرو

اے یاد تیری اکبرؑ راتی ھنیریاں وچ
ماں بن کے خود سلاوے صغریٰ بیمار نوں
قاصد نے کیویں دَسیا شبیرؑ کیویں سنیا
ثقلینؔ اُڈیکاں دا دُکھ مار دے گا اونوں

جا کے کوئی بچاوے صغریٰ بیمار نوں
راہواں چوں آ اُٹھاوے صغریٰ بیمار نوں

شاعر: ثقلین اکبر

حضرت علی اکبر

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امامِ سجاد علیہ السلام

زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاشہ اٹھا ہے

زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاشہ اٹھا ہے
کانوں سے رواں خون ہے گرتا بھی جلا ہے

اے شمر ذرا سوچ کیا ظلم کا عنوان لکھا ہے
رُخسار نہیں ورق تھا قرآن کا جس پر

ہاتھوں سے تو نے ظلم کا عنوان لکھا ہے
نظروں کے آگے باپ کی گردن بھی کٹی ہو

کھائے طمانچے ریت گرم پر بھی چلی ہو
اس کمسنی میں اتنا ستم کس نے سہا ہے

وہ کہتی رہی بابا کا سر دے دو خدا راہ
زنداں میں بنے کوئی تو جینے کا سہارا

اُمت نے طمانچوں کے سوا کچھ نہ دیا ہے
قرآن مصائب کی وہ معصوم سی آیت

غیرت کا خدا سینے لگائے ہوئے میت
زنداں کی دہلیز پہ خاموش کھڑا ہے

یہ بات اہل درد ہی سمجھیں گے سلامتؔ
سجاد نے تا عمر کبھی دیکھی نہ راحت

چالیس برس آنکھوں سے بس خون بہا ہے
زنجیر بندھے ہاتھوں سے اک لاشہ اٹھا ہے

شاعر: سلامت فیروز

یا علی ابن الحسین زین العابدین

نوحہ اُمِ فروا سلام اللہ علیہا

ماں قاسم نوں وچ قبر تے سہرا لایا

ہائے قاسم، ہائے قاسم ہائے ہائے قاسم فروا دی حسرت قاسم،
ہائے ماں دی حسرت قاسم، حسنین دی حسرت قاسم، کربل دی حسرت قاسم

ماں قاسم نوں وچ کفن دے سہرا لایا
کالے جوڑے رسیاں مٹیاں لال بتولؑ دا آیا، وچ کفن دے سہرا لایا
ہائے قاسم، ہائے قاسم ہائے ہائے قاسم ماں قاسم نوں وچ کفن دے سہرا لایا

سورہ یوسف پڑھ دی ہوئی امبڑی، انا للہ تے آن کہ رُک گئی
دھی کوں شگن شروع کیتا سی کیویں آنڑ مکایا، وچ کفن دے سہرا لایا

شاہ دی کن تے گھڑی نئیں لگدی، خالق ایسی او سوچ نئیں سکدی
رہ گئی لبدی مونڈیاں تے ہائے سجوا اپنا جایا، وچ کفن دے سہرا لایا

سہرے دے پھل میت دے ٹکڑے منہ کبریٰ دا رہیا کردا وکھرے
میں کلیاں اے بابا لٹیاں یوں کبریٰ نوں سمجھایا

گنڈ توں ٹکڑے خود چندے جاوے خاک دے ذرے چادر نال لاوے
جوڑا جوڑا جوڑ کے ماں نے یوں آپ پتر بنایا، وچ کفن دے سہرا لایا

مومن او غم اے بھل نئیں سکدا قافلہ اکبر جدوں شام نوں ٹریا
مہندی دا رنگ رسیاں دے وچ کبریٰ سین چھپایا

ماں قاسم نوں وچ کفن دے سہرا لایا
کالے جوڑے رسیاں مٹیاں لال بتولؑ دا آیا، وچ کفن دے سہرا لایا
ہائے قاسم، ہائے قاسم ہائے ہائے قاسم ماں قاسم نوں وچ کفن دے سہرا لایا

یا ابن الحسن قاسم

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینبؑ

ڈھونڈتی پھرتی ہے زینب لاشوں میں عباس کو

ڈھونڈتی پھرتی ہے زینبؑ لاشوں میں عباسؑ کو
کرتی ہے محسوس رہ کہ آہوں میں عباسؑ کو

فکر ہے مقتل میں زینبؑ کو فقط لاحق یہی
رسیاں آئیں نظر نہ باہوں میں عباسؑ کو

مانگنے واپس ضمانت چادروں کی آ گئی
دیکھا ہے جب برچھیوں کی چھاؤں میں عباسؑ کو

کس طرح بن آنسوؤں کا لاشہ بھولے کی بہن
یہ جواں ہوتے ہے دیکھا ہاتھوں میں عباسؑ کو

ذکر اپنوں سے بچھڑنے کا کہیں بھی اگر ہوا
لے ہی آتی تھی وہ دکھیا باتوں میں عباسؑ کو

گر ہی جاتا ہے سناں کی نوک سے ہر وار سر
بے ردا ہر سر دکھا ہے راہوں میں عباسؑ کو

جو وفائیں جانتی ہیں ہے دلوں میں بخدا
بندگی کا اک محاصر راہوں میں عباسؑ کو

قلب زینبؑ ہی سلامتؔ جانتا ہے کس طرح
لوٹ آئی ہے وہ لے کر یادوں میں عباسؑ کو

ڈھونڈتی پھرتی ہے زینبؑ لاشوں میں عباسؑ کو
کرتی ہے محسوس رہ کہ آہوں میں عباسؑ کو

شاعر: سلامت فیروز

یا ام المصائب زینب

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السلام

عجیب قیدی ہن، سارے قرآن پڑھدے ھن

عجیب قیدی ہن، سارے قرآن پڑھدے ھن
ہر کوئی پانی رُوندا او خون بیٹھے روندے ھن

محسوس ایویں تھیندائے ایناں پردہ دار گھر دے
بیا کُج نئیں اُو منگدے چند برقعے بیٹھے منگدے ھن

ہر گل دے وچ رسن اے رسیاں چوں خون وہندائے
سچ پچھدی ایں جے ہنداں بے جرم سارے لگدے ھن

اِک ہے صغیر قیدن جیندا اے ناں سکینہؑ
دُر مینڈے ویکھ آہندی دُر مینڈے رملہ لگدے ھن

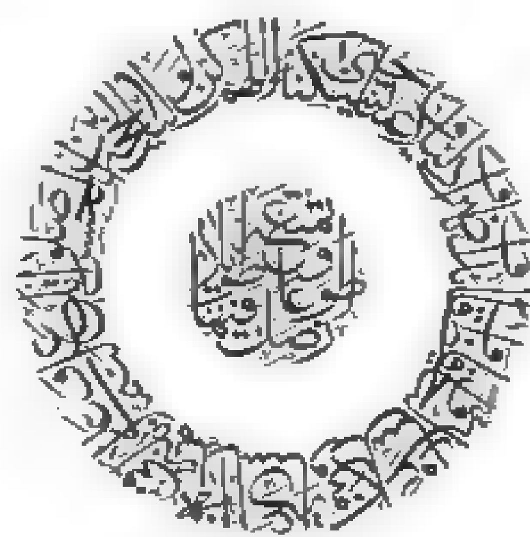
تُوں آہندی ایں جے تیرا مُرشد حسین سوہنا
ناراض جے نہ تھیویں اے قتل حسینؑ ڈِسدے ھن

کئی گھنٹے تھی گئے ھن کوئی نئیں گلیندا
کھل کھل کے قیدیاں دے لگدا اے پیر دُکھدے ھن

رملہ دے وین سُن کے دربار آئی ہنداں
چادر لہا کے رو پئی سردار اینج نہ لُٹدے ھن

نوشادؔ بنت زہراؑ ہنداں کُوں ویکھ رو پئی
پہچان میں ہاں زینبؑ نہ مینڈے وال لگدے ھن

شاعر: نوشاد



برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اسیرانِ حرم علیہا السلام

مستوراں نال نئی جنگ ہوندی

مستوراں نال نئی جنگ ہوندی خیام جلاون کیوں آئے ہو
سجادؑ تو بچھ اپناں شامیاں توں ساڈے زخم دُکھاون کیوں آئے ہو

یٰسین جوانی اکبرؑ دی اگے پھل برچھی تے تل گئی اے
اودی موت دا منظر اجڑیاں دے درتے دوہراون کیوں آئے ہو

2011

ہک ہک وارث دی خیر ہووے پردیس دے وچ بیا کیا رہ گئے
ایدے ساہ تے پہلے زخمی ہن زنجیر پواون کیوں آئے ہو

خیام دے لاشے کفن جہ ہن مقتل دے لاشے باج کفن
ساہ گن دے پاک جنازیاں تو تساں کفن لہاون کیوں آئے ہو

مرداں دی جنگ ہے مرداں تئیں مستو تے جنگ مُک ویندی اے
تاریخ عرب دے جنگ والے دستور مٹاون کیوں آئے ہو

جونؔ آکھے سین دے خیمہ گاہ ساڈے کیتے ہے صف ماتم دی
مینڈی ماں دے بیت الحزن والا دکھ یاد کر اون کیوں آئے ہو



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ان جکڑے ہوئے ہاتھوں کی قسم غازیؑ کی بہن کا وعدہ ہے

ان جکڑے ہوئے ہاتھوں کی قسم غازیؑ کی بہن کا وعدہ ہے
ماتم ہو گا، ماتم ہو گا، ماتم ہو گا، ماتم ہو گا

نہ تخت رہا نہ تاج رہا نہ ظلم رہا نہ راج رہا
اک شور ہے ماتم داری کا بازاروں میں درباروں میں

نہ قاتل ہے نہ باطل ہے اے دنیا آ کے دیکھ ذرا
شبیرؑ کے ماتم کی ہے صدا بازاروں میں درباروں میں

ہم ٹھوک کہ سینہ کہتے ہیں ہم رُکنے نہیں دیں گے ماتم
ہر حال میں یہ ماتم ہو گا بازاروں میں درباروں میں

یہ سینے نہیں دیواریں ہیں یہ ہاتھ نہیں تلواریں ہیں
لو آ گیا لشکر زینبؑ کا بازاروں میں درباروں میں

او شامیوں ہمت ہے روکو مظلوم بہن کو بھائی کا
ہم دینے آئے ہیں پُرسہ بازاروں میں درباروں میں

دے حکم اگر تو شہزادی ان بہتے ہوئے اشکوں کی قسم
ہم خوں کا بچھا دیں فرشِ عزا بازاروں میں درباروں میں

اس شام کے اس بازار سے ہی یہ کہہ کر گزری تھی زینبؑ
غازیؑ کا علم لہرائے گا بازاروں میں درباروں میں

پابند رسن مجبور ہوں میں اے شیعہ کھلے ہو ہاتھ تو پھر
شبیرؑ کا ماتم کرنا بازاروں میں درباروں میں

زینبؑ کی تمنا ہے گوہرؔ ہو ایسا قیامت کا ماتم
خود دیکھنے آئے کرب و بلا بازاروں میں درباروں میں

شاعر: گوہر جارچوی　　سوز: منور علی خان نومی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

مکیاں نہ اُڈیکاں اکبرؑ دے وچھوڑے صغرانوں مکایا اے

مکیاں نہ اُڈیکاں اکبرؑ دے وچھوڑے صغریٰ نوں مکایا اے
رونی آں میں راتاں نوں اُٹھ کے ایس درد نے مینوں نانا بیمار بنایا اے

اج رات دا او ویلا نئیں بلدا اک خواب ڈرایا اے
ہائے آخری ساتواں تے اکبرؑ وچ سینے تے برچھی بابے ہتھ پرچھی نوں پایا اے

نال ہنجواں دے تحریر لکھی میں اک وار توں مل جا آ کے
تیری دید دے باجوں ہائے اکبرؑ نئی جین دی عادی صغریٰ اے یاد کرایا اے

دیواراں دے میں لیکے سہارے آ بوہے اُتے بیٹھی آں
ایہو سوچ کے راہواں توں تکدی کدوں آوے گا شکناں والا جینوں گھر میں بلایا اے

دل ڈُبدا اے دن دسویں دا چڑیا بابے دی خدا خیر کرے
اے حال یتیماں دے وانگوں بیمار دے سر توں اُٹھیا جیویں بابے دا سایہ اے

صابرؔ نہ کدوں جیوندیاں بھیناں اینج باجھ بھراواں جگ تے
جیویں ویر دے باجوں اے ویلا ایناں اُجڑے گھراں وچ کلیاں صغریٰ نے بتایا اے

شاعر: صابر   سوز: اصغر خان

السلام علیک یا علی ابن الحسین الاکبر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

کیا تھا ماں سے جو وعدہ نبھایا زینبؑ نے

سیدہ طاہرہ سیدہ طاہرہ سیدہ طاہرہ سیدہ طاہرہ یا شریکۃ الحسینؑ یا شریکۃ الحسینؑ یا شریکۃ الحسینؑ

کیا تھا ماں سے جو وعدہ نبھایا زینبؑ نے
زمانے بھر کو حسینیؑ بنایا زینبؑ نے

بہا کے اشک عزا اور کہہ کے ہائے حسینؑ
بچھا کے فرشِ عزا خاک پر برائے حسینؑ
اک آسمان زمیں پر بچھایا زینبؑ نے

اُلٹ کے شام کا دربار کر کے فتح مبیں
جہاں حسینؑ کا قاتل تھا حکمراں وہیں
حسینیؑ فوج کا پرچم لگایا زینبؑ نے

چراغ خانۂ کعبہ بجھانے آئے تھے
جہاں پر شامی اندھیرے بسانے آئے تھے
اُسی زمیں کو سورج بنایا زینبؑ نے

یزیدی خود بھی یہ کہتے ہیں ہاں نہیں ملتا
کہیں یزید کا نام و نشاں نہیں ملتا
اُسے تو خاک میں ایسا ملایا زینبؑ نے

جہاں پہ کاٹا گیا تھا حسینؑ کے سر کو
جہاں پہ لوٹا گیا تھا حسینؑ کے گھر کو
وہیں حسینؑ کا روضہ بنایا زینبؑ نے

ہوائیں ظلم بھلا بے سکون دریا میں
سنا ہے عون و محمد فکر ہے دُنیا میں
خدا کے دین کو چلنا سکھایا زینبؑ نے

ہر ایک شخص مؤرخ کا حلفیہ ہے بیاں
نبیؐ رسولؐ ولی دین کربلا قرآں
اسیر ہو کہ بھی سب کو بتایا زینبؑ نے

جو چاہے خود دیکھ لے شام جا کے یہ منظر
ہوائیں کانپتی ہیں جس کو دیکھ کر گوہر
چراغ شام میں ایسا جلایا زینبؑ نے
زمانے بھر کو حسینیؑ بنایا زینبؑ نے

زینب کبریٰ

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

کر کے منہ لاشاں دے ول رو کے زینبؑ نے کیہ

کر کے منہ لاشاں دے ول رو کے زینبؑ نے کیہ
ویکھنڑاں نئیں میرے پاسے ہو گئیاں میں بے ردا

اوکھے باوئیں سوکھے بہہ گئی اوٹھ تے زینبؑ الامان
نیزیاں تے روندے رہ گئے غیرتاں دے او قراں

کوئی ظالم نوں اے آکھے اُجڑیاں تے رحم کھاوے
وچ سفر دے نیزے کھا کے نیڑے محمل دے نہ آوے

نیزے تے ویراں دے سر توں آندی اے مینوں حیا
گھوڑیاں دے نال بن کے پیئے دوڑاندے اُنوں ظالم

حال تیری لاڈلی دا تک کہ روندا سارا عالم
میں تے ہاں محمل تے پابند آ کے اُڈوں تُوں چھڑا

تیری سجدہ گاہ توں کم تر جیڑی اُجڑی ٹُردی رئی اے
نیزے توں اماں دا ویرن حال توں پوچھ لیہ ذرا

غیرتاں دے مرض اندر ٹُریا عابدؑ دا جگر وی
تیرے سجدے دی قسم او مر نہ جاوے اے فکر اے

تیرے بچڑے تے ہے ویرن بے بسی دی انتہا
بے قضاواں میں مراں تے جیویں بیٹھی ہاں سلامت

معاف کر دیئیں ساڈوں زینبؑ دیندے سن سارے صدا
ویکھنڑاں نئیں میرے پاسے ہو گئیاں میں بے ردا

معاف کر دیئیں ساڈوں زینبؑ دیندے سن سارے صدا
ویکھنڑاں نئیں میرے پاسے ہو گئیاں میں بے ردا

زینب کبریٰ

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

مر جائے نہ سکینہؑ زندان میں تنہا ہے

مر جائے نہ سکینہؑ زندان میں تنہا ہے
گھیرے ہوئے بچی کو غربت کا اندھیرا ہے

یہ کیسی یتیمی ہے جو ہے وہ رُلاتا ہے
یہ کیسی یتیمی ہے نہ کوئی تسلی ہے نہ کوئی دلاسہ ہے

لب خشک ہیں بچی کے اور ہاتھ رسن بستہ
کچھ خاک ہے بالوں میں وہ سینہ سا گرتہ ہے

سہمی ہوئی بیٹھی ہے اِک کونے میں شہزادی
آہٹ بھی جو ہوتی ہے دِل کانپنے لگتا ہے

جس وقت تڑپتی ہے بابا کو صدا دے کر
معصوم کی حالت پر زندان بھی روتا ہے

کل سوئی تھی شہزادی شبیرؑ کے سینے پر
اب خاک کا بستر ہے اور خاک کا تکیہ ہے

للہ کوئی آ کر بچی کو چھڑا آئے
ظالم کے طمانچوں سے بے حال سکینہؑ ہے

یوں تڑپی سکینہؑ کہ گھبرا گئی زینبؑ بھی
رو رو کے اسیروں نے غازیؑ کو پکارا ہے

بس اتنا کہا گوہرؔ اور مر گئی شہزادی
بن باپ کے دُنیا میں جینا کوئی جینا ہے

السلام علیک یا ام سکینہ بنت الحسین

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زہراء سلام اللہ علیہا

یہ بین کرتی تھیں زہراؑ حسینؑ ہائے حسینؑ

یہ بین کرتی تھیں زہراؑ حسینؑ ہائے حسینؑ
صدائیں گریہ وزاری کی روز و شب آئیں
حسین ہائے حسینا، حسین ہائے حسینا، حسین ہائے حسینا
حسینؑ بعد تیرے ایسی وحشتیں آئیں
اُجڑ گیا ہے مدینہ حسینؑ ہائے حسینؑ

تیرے بغیر مدینہ میں رہ کہ کیا کرتی
میں تیرے ساتھ ہی اس وقت میں چلی آئی
اکیلی رہ گئی صغریٰ حسینؑ ہائے حسینؑ

میں تیری ماں ہوں ہر ایک رنج و غم اُٹھاؤں گی
اے میرے لال تجھے چھوڑ کر نہ جاؤں گی
میں تیرے ساتھ ہوں بیٹا حسینؑ ہائے حسینؑ

عباسؑ عونؑ و محمدؑ ہیں اور نہ اکبرؑ ہیں
نہ اب نہ علمدار ہے نہ لشکر ہے
غریب ہو گیا بیٹا حسینؑ ہائے حسینؑ

اُداس تشنہ دہن خون میں نہائے ہوئے
اکیلا بعد میں بیٹھا ہے سر جھکائے ہوئے
کیا حال ہو گیا بیٹا حسینؑ ہائے حسینؑ

ابھی میں آئی ہوں خیمے سے ہو کے اے بیٹا
ہے تیرے غم میں عجب حال تیری بہنوں کا
تڑپ رہی ہے سکینہ حسینؑ ہائے حسینؑ

تڑپ کے غمزدہ مظلوم ماں یہ کہتی ہے
ذرا سا پانی پلا دے حسینؑ کو کوئی
ہے تین روز کا پیاسا حسینؑ ہائے حسینؑ

تمام رات میں آہیں بھر کے روتی رہی
ہے اُس مقام کو بالوں سے صاف کرتی رہی
کرے گا تُو جہاں سجدہ حسینؑ ہائے حسینؑ

سر حسینؑ سناں پر تھا غمزدہ گوہر
چلا جو قافلہ تو ساتھ ہی چلے مادر
لبوں پہ تھا یہی نوحہ حسینؑ ہائے حسینؑ

یہ بین کرتی تھیں زہراؑ حسینؑ ہائے حسینؑ/حسین ہائے حسینا/حسین ہائے حسینا/حسین ہائے حسینا/ حسینؑ ہائے حسینؑ

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

مینوں شام نئی بھلدی ماں

میرے اتھرو صاف نہ کر مینوں شام نئی بھلدی ماں
مینوں شام دیان گلیاں یاد آون میں کیہڑے پاسے جاں

بھلنا، بھلنا نئی مینوں زینبؑ دا بازار چوں لنگنا ہائے
کیویں ٹردی رئی پڑھدی نادِ علیؑ وچ وسدے ہوئے پتھراں

تکیا، تکیا اے میں سکینہؑ نوں کھاند ہوئے پتھر ہائے
ہر پتھر تے رو رو لبھندی سی غازیؑ چاچے دا ناں

ویکھے، ویکھے سارے منظر نے پر ماں نئی بُھلدی ہائے
میں وچ بلوے کبریٰ نوں تکیا میں کیوں نہ خوں رو واں

ہونا، ہونا نئی مظلوم بھرا میرے وانگوں دوجا ہائے
کسے ویر نئی کھودیاں بہناں لئی زندان دے وچ قبراں

چُم کے، چُم کے اتھرو عابدؑ کہیا ماں نے اکبرؑ ہائے
میں نال تیرے تکیا صبر تیرا میں وی تے قیدی ساں

شاعر: حسنین اکبر سوز: اصغر خان

السلام علیک یا ام سکینہ بنت الحسین

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اسیرانِ حرم

راہوں میں سارماں کو چھاؤں ملی نہ سایہ

راہوں میں سارماں کو چھاؤں ملی نہ سایہ
بے تاب دھوپ میں ہے زنجیر کا ستایا

اُجڑے گھروں میں گونجی آواز ہائے اکبرؑ
صغرا کو جب پھوپھی نے رو کر گلے لگایا

جانا کچہریوں میں چھوٹا نہ بیبیوں کا
ایسا کسی عدو نے دربار میں بلایا

اُجڑے گھروں میں گونجی آواز ہائے اکبرؑ
صغرا کو جب پھوپھی نے رو کر گلے لگایا

پردیسیوں کی قبروں میں تربت سکینہ
کس نے ہیں پھول ڈالے کس نے دیا جلایا

زینبؑ کے سر میں اب تک ہے ریت کربلا کی
رسّی میں بازوؤں نے کالا نشاں بنایا

پہچان لے نہ صغرا اب اپنے کارواں کو
اس قافلے میں بی بی کوئی نہیں پرایا

شاعر: بابا نثار حیدری　　سوز: بشیر حسین اسدی



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

کربلا کربلا کربلا

میں لُٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازیؑ نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے رِدا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا

صحرا میں کتنے لاشے دیکھے تیری بہن نے
مجبور کر دیا ہے مجھ کو تیرے دفن نے

میں لُٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازیؑ نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے رِدا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا

خیمے جلا کے ظالم خوشیاں منا رہے ہیں
کم سن یتیم سارے آنسو بہا رہے ہیں

میں لُٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازیؑ نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے رِدا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا

زخمی جو لاش آئی لیلیٰ کے گلبدن کی
پھر ٹکڑے ٹکڑے دیکھی تصویر بھی حسنؑ کی

میں لُٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازیؑ نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے رِدا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا

ہاتھوں میں رسن باندھے مقتل سے جا رہے ہیں
قیدی قدم قدم پر صدمے اُٹھا رہے ہیں

میں لُٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازیؑ نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے رِدا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا

بے چین ہے سکینہؑ کرب و بلا کے بن میں
سو تیر دِکھ رہے تھے بابا تیرے بدن میں

میں لُٹ گئی بھیا یا حسینا ، میرا غازیؑ نہ رہا یا حسینا ، میں ہو گئی بے رِدا یا حسینا ، اب کس کو میں دوں صدا

بازو کٹے جو دیکھے عباسؑ با وفا کے
کربل میں گونجتے تھے یہ بین انبیاء کے

افضالؔ لکھ رہا ہے یہ رو کے نوحہ غم کا
ہر گھر پہ سایہ ہو گا عباسؑ کے علم کا

اشہد ان علیا ولی اللہ یا حسین بن علی

نوحہ بی بی فضہؑ

میرا ناں فضہ اے لوگو میرے نال حسینؑ دا جایا

میرا ناں فضہ اے لوگو میرے نال حسینؑ دا جایا
اسی وسدے شہر مدینے دے سانوں وقت نے شام وکھایا

تطہیر دی چار دیواری دی کھا قسماں کیندی پئیاں
میں پاک بتولؑ دے ویڑے وچ زینبؑ نوں ٹراندی رہیاں
جناں ٹوریا اے تساں گلیاں وچ اُناں میں نئی ٹرن سکھایا

یا چھالے جاندے ہتھاں دے یا جاندی اے خود زہراؑ
شبیرؑ تے ضرباں نے چلیاں ہو قتل گیا گھر سار
اجے چھالے وی نہ ختم ہوئے تُساں پُتر ہی مار مکایا

چدراں دا دکھ بیمار کیتا کدی ڈگدا اے کدی اُٹھدا اے
سو ساہ لیندا ہر موڑ اُتے فیر کدرے جا کے ٹردا اے
تساں قدم قدم تے عابد نوں ہائے اتنا خون رووایا

اے چوں سالاں دی معصومہ تینوں کی خبراں اے کی اے
جینوں آن طمانچے مار دے او شبیرؑ دی قیمتی دھی اے
دِتی راہب نوں اولاد جینے اوناں منتاں نال اینوں پایا

اکبر ہتھ کر کے غازی دے سر ول فضہ فرماوے
مینوں خلق وفاواں نال کیتا زہرا عباس دے صدقے
میں صرف کنیزی منگی سی اونے گھر دی ماں سڈوایا

شاعر: حسنین اکبر سوز: اصغر خان

خادم الحسین

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ اسیرانِ حرم

کیسی یہ شام آئی اولادِ سیدہؑ پر

کیسی یہ شام آئی اولادِ سیدہؑ پر
سجادؑ رو رہے ہیں ، زینبؑ سے منہ چھپا کر
اک سمت بے کفن ہے بھائی کا اُسکے لاشہ
عباسؑ کی بہن کا باقی رہا نہ پردہ

اب سوچتی ہے زینبؑ مانگے کفن یا چادر
بازو کہیں پڑے ہیں لاشہ کہیں پڑا ہے
زینب کی بےکسی پر غازیؑ تڑپ رہا ہے
روتی ہے بے کسی بھی فرشِ عزا بچھا کر

جو گھر میں دو قدم بھی پیدل نہیں چلی ہے
اِک دن میں وہ ہی زینبؑ عباسؑ بن گئی ہے
پہرے پہ آگئی ہے تنہا علم اٹھا کر
سجادؑ سے لپٹ کر کہتی رہی سکینہؑ

احساس ہو رہا ہے میں ہوگئی یتیمہ
ظالم ڈرا رہا ہے نیزا دکھا دکھا کر
لاشوں کے درمیاں وہ بابا کو ڈھونڈتی ہے
منہ اپنا پیٹ کر یہ فریاد کر رہی ہے

قدموں میں ہی سُلا دو بابا مجھے بلا کر
جب آگئے نجف سے بیٹی کو ملنے بابا
زانو پہ رکھ کے سر یہ کہنے لگی وہ دُکھیا
زینبؑ اجڑ گئی ہے کرب و بلا بسا کر

خیموں کے ساتھ جھولا بستر بھی جل گیا ہے
ناموسِ مصطفیٰؐ کو باغی کہا گیا ہے
لے جائینگے صبح کو قیدی ہمیں بنا کر
گزرے گی کیسی یاور مقتل سے شاہزادی

عابدؑ نے رات مومنؔ یہ سوچ کر گزاری
زینبؑ کا نام لے گا ظالم تو مسکرا کر

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

بی بی زینب سلام اللہ علیہا

غازی تیرے بغیر میں بے آسرا رُلی آں

غازی تیرے بغیر میں بے آسرا رُلی آں
اسلام بچاون لئی بن چادروں ٹری آں

ویراں دیاں لاشاں تے کوئی وین کر سکی نہ
تیرے بازوں دا سن کے موت میں بھلی آں

کیتا وین سکینہ نے اصغر نوں سینے لا کے
نئی بھلدیاں چن ویرن تسیاں معصوم بلیاں

میں جائی حیدرؑ دی ہمشیر تیری ویرن
اے بھین ہے باغی دی میدان وچ ہولیاں

بہتو ظلم کمایا اے بے دین مسلماناں
ساڈے خیمے ساڑن لئی دے اجازتاں کھلیاں

چھڈ لاشاں بن کفنوں غیراں دے وانگ ٹر گئی
اینج خون دیاں ندیاں ریتاں دے وچ نے ڈلیاں

افضالؔ دا اے نوحہ ظلماں دی کہانی اے
کئی صورتاں نوں رجئیاں مٹیاں اُتے نے رُلیاں

شاعر: افضال حسین



برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

میری ہو گئی شام تیاری آکھے زینبؑ درداں ماری

میری ہو گئی شام تیاری آکھے زینبؑ درداں ماری
میں جاناں اے وچ بازاراں دے روندا پتر سجاد مہاری
اینا ماں دیاں خیمیاں نوں لوکو اگ لائی وچ صحرا دے
میں پتر نوں چایا اے جدوں ودھ گئے شعلے بھادے

سجاد سکینہ لبدی اصغر دی بہن پیاری
اصغر دی سانگ نوں تک تک کے ہائے پاک رباب وی روندی
اینا ماں دیاں خیمیاں نوں لوکو اگ لائی وچ صحرا دے
میں پتر نوں چایا اے جدوں ودھ گئے شعلے بھادے

بابے دی سینے سون والی اج خاکاں تے پئی سوندی
توں صبر کریں میرا چن بچڑا تیری ودھ گئی اے بیماری
نانا تیرا دین بچاون لئی میں وچ بازار دے آئیاں
پائے واسطے شام دے اوکھے سفراں دے میری کوئی کرے غمخواری

اک موڑ تے قافلہ رکیا اے زینب نوں ہر دکھ بھلیا اے
سر سانگ تے ویکھ کے ویرن دا دھی زہرا وینڑھ اے کیتا اے
نہ اکھیاں بند کر چن ویرن اگوں ودھ گئی بھیڑ بازاری
بازار دے بلوے عام دے وچ جدوں قیدی قافلہ آیا

تطہیر دی وارث بی بی نے منہ والاں نال لکایا
سادات تے کیتی شامیاں نے پتھراں دی بارش جاری
اجڑی نوں ویر دے لاشے تے نئی رون دِتا بے دیناں
جوادؔ تے سائیں پا رسیاں اونوں ٹوریا شام لعیناں
زندان جہ زینب کیتی اے شبیرؑ دی ماتم داری

شاعر: سائیں افتخار
سوز: اصغر خان

زینب کبریٰ

بی بی صغرا سلام اللہ علیہا

مک گئیاں آساں ویرنا میریاں

مک گئیاں آساں ویرنا میریاں،
مینوں خواب نے رات ڈرایا بابے برچھی نوں ہتھ پایا

ستویں دا دن وی ڈھلیا نالے رات ناویں دی آئی
لٹ لئی کربل وچ ظالماں نے میرے بابے دی پاک کمائی
میں روواں تے کرلاواں میرا ویر اکبر نئی آیا
دن جیٹھ اٹھاراں کربل اکبر دی پاک تیاری

لگ کنداں اولے رودے ہائے اج تیری بھین پیاری
تیرے سینے چن پیا دسد ہائے رنگ حنا دا آیا
مصروف خدا دے کم وچ سجاد نہ چیتے آئے
نہ قاسم اکبر تے اصغر نہ عون و محمد آئے

چاچا غازی وی بھلیا اونے تائیوں مشک نو چایا
رب جانڑیں ساڈے گھر نوں ویرن کی نظراں لگیاں
مینوں بختاں ماری آکھن ہائے یثرب وچ ساریاں سکھیاں
ہائے رات دے ایناں سوچاں صغریٰ دا مرض ودھایا

پیا نعیمؔ اے رو رو آکھے اج پاک حسینؑ دی جائی
لگدائے ویراں باجوں میتھوں رس گئی اے کل خدائی
ہر بھین نے میں اجڑی توں کیوں اپاں ویر لکایا

شاعر: نعیم پچیاری

یا علی ابن الحسین الاکبر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ شہدائے کربلا

ہو گی نہ انتہا کوئی اس انتہا کے بعد

ہو گی نہ انتہا کوئی اس انتہا کے بعد
سجدہ نہ کر سکا کوئی پھر کربلا کے بعد

عابدؑ کے سر میں رکھ کے دستار شاہؑ یہ بولے
اِک اور کربلا ہے اس کربلا کے بعد

ماتم کیا نہ خوں کا آنکھوں سے زندگی بھر
نہ ایسا ماتمی ہے زین العبا کے بعد

ایسے تماچے کھائے بابا کے بعد اُس نے
سوئی نہیں سکینہؑ پھر کربلا کے بعد

تیری لاش پے میں آؤں کیسے بتاؤ اکبرؑ
آتا نظر نہیں ہے تیری قضا کے بعد

آئی سنائے خالق میری رضا کے مالک
میں کربلا سے پہلے ہوں کربلا کے بعد

اُجڑا ہے جس طرح سے گھر فاطمہ کا شاہدؔ
اُجڑا نہ کوئی ایسے آلِ عبا کے بعد

ہو گی نہ انتہا کوئی اس انتہا کے بعد
سجدہ نہ کر سکا کوئی پھر کربلا کے بعد

شاعر: شاہد حسین



برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

یتیموں پہ کبھی لوگو ستم ڈھایا نہیں کرتے

یتیموں پہ کبھی لوگوں ستم ڈھایا نہیں کرتے
کبھی تاریک زنداں میں اُنہیں لایا نہیں کرتے

ردا سر پہ نہ ہوں اور ہاتھ باندھے ہوں برہنہ سر
کسی کو باپ کے لاشہ پہ یوں لایا نہیں کرتے

لہو کانوں سے ہو جاری لگی ہو آگ کرتے میں
اس حالت میں کسی بچی کو تڑپایا نہیں کرتے

تھا ایک پانی کے قطرے کو طمانچے وہ سکینہ نے
کسی پیاسی کو پانی یوں تو پلوایا نہیں کرتے

محمدؐ کے نواسے کو کیا ہے قتل سجدے میں
بکھر کے سر کو سنگ بیٹی کو لے جایا نہیں کرتے

درختوں کے تلے دوڑے کھڑے ہوں شامیوں میں بھی
سفر میں کیوں سکینہ پہ لعیں سایہ نہیں کرتے

یتیمی کی سروں پہ خاک ہو جن کے مسلمانو
کبھی پتھر سروں پہ اُن کے برسایا نہیں کرتے

جنہیں معصومہؑ بلوائیں وہ عاشق شام جاتے ہیں
سبھی شرف زیارت با خدا پایا نہیں کرتے

یتیموں پہ کبھی لوگوں ستم ڈھایا نہیں کرتے
ستم ڈھایا نہیں کرتے، ستم ڈھایا نہیں کرتے

صلی اللہ علیک یا سکینہ بنت الحسینؑ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

مس لہندی تیری چم کے آویر سجاواں سہرا

مس لہندی تیری چم کے آ ویر سجاواں سہرا
ارمان ہے بھینڑ اُجڑی دا دُکھ ویر مکا دے میرا

شالا خیر دا سفر نصیب ہوئے یثرب ویر نڑ تینوں
آ ویکھ اے تیری راہ وچ وچھڑی دے نال اندھیرا

میں ویکھیا خاب اج نانا اکبر دستار سجائی
اودھا تہتل حلق ولایا ہائے خون آلودہ چہرہ

توں ویر عبادت میری تینوں ویکھنڑاں ویر ثواب اے
صدقہ پالنڑ والی دا اک وار وسا دیو پڑہ

رل بھینڑ گئی تیرے باجوں رس کتیاں ویر بہاراں
چھڈ گئے ہو وانگ صعیفہ دس ویر قصور اے کیڑا

لکھے سحر وچھوڑا اود جنوں کھا گیا روگ بھرا دا
اونوں کہندے فاطمہ صغریٰ جدے پیئے گیا پیش انیرا

ارمان ہے بھینڑ اُجڑی دا دُکھ ویر مکا دے میرا
مس لہندی تیری چم کے آ ویر سجاواں سہرا

السلام علیک یا علی ابن الحسین الاکبر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ شہدائے کربلا

آؤ بتاؤں تم کو کہتی ہے کربلا

آؤ بتاؤں تم کو کہتی ہے کربلا
کیسا ہے دِل یہ ماں کا کیسا ہے حوصلہ

یہ ماں ہے اُمِ لیلیٰ اکبر جوان کی
بیٹے کو ٹوٹتے دم جو دیکھتی رہی

بالوں پہ خون پسر کا جس نے لگا لیا
اِک عون اِک محمد جو دل کا چین تھے

پالا تھا ان کو شاہد عاشور کے لئے
زینبؑ نے بال دونوں بھی کر دیئے فدا

گٹھری کھلی تو ماں کا تقسیم تھا جگر
ٹکڑوں پہ لال کے جب اُس کی پڑی نظر

فروا نے شکر کا تب سجدہ کیا ادا
چھ ماہ کے پسر کو کہتی رہی رُباب

میداں میں مسکرانا اے میرے ماہتاب
اصغر گلے پہ کھاؤ جب تیر حرملہ

سب ماؤں سے ہے افضل مادر حسینؑ کی
بیٹے صاف مقتل بالوں سے کر گئی

گودی میں سر کٹا ہے جس کی حسینؑ کا
یہ ماں ہے پاک دامن مسلم کی نوحہ گر

کوفے سے لال جس کے آئے نہ لوٹ کر
غازیؑ کے بعد پرچم جس نے اُٹھا لیا

یہ نوحہ اُن بہادر ماؤں کے نام ہے
جوادؔ کربلا کا اُن کو سلام ہے

صدقے میں جن کے پائی اسلام نے بقا
کیسا ہے دل یہ ماں کا کیسا ہے حوصلہ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام علی زین العابدین علیہ السلام

شام دے لوکاں لُٹ لیہا قافلہ

ہائے آل محمدؐ نوں دیندے رہے صدا
بازار عبور نئی ہوندا کنج جاوے گا دربار
غش کر گیا ہائے پیو باقرؑ دا سر ننگے پردہ دار اے
ہر موڑ تے عابدؑ دا بن گئی آں آسرا

مہمان نوازی دے وچ ہائے پتھر وسے شرفاں تے
ہن لاک بتولؑ دی جائیاں دا
جدوں پہنچیا عرش اولی تے
سر خاک تے رونڈا ریا ویکھ کے حوصلہ

سکھدا ٹریاں دنیا توں جے دیں آواز نوں بابا
پہنچان ذرا بے دردی کی رشتہ بہن بھرا دا
تیرے لوکاں مار دتا زینب دا اے بھرا
ہائے عین شباب دے عالم ہویا وچ سجادؑ ضعیف اے

سگ ماواں پھپھیاں نئیں ٹردے مر ویندے پتر شریف اے
سن وین سکینہ دے رو پیا اے شہنشاہ
رو آکھیا زینبؑ عابدؑ ہائے ویر حسینؑ نئیں بھلدا
میں ویکھیا ریت گرم تے او پتر امیر رسدا

جہڑا سحر حقیقت دا دس گیا اے راستہ
شام دے لوکاں لُٹ لیہا قافلہ

الامام علی بن الحسین السجاد علیہ السلام

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

ایک چھوٹی سی لحد دیکھو بنا کر عابدؑ

ایک چھوٹی سی لحد دیکھو بنا کر عابدؑ
خون رویا ہے سکینہ کو سُلا کر عابدؑ

کیسے بابا نے اُٹھایا تھا بدن اصغر کا
اُٹھ نہ پایا ہے سکینہ کو اُٹھا کر عابد

پھول سے گالوں پہ کہتے ہیں طمانچوں کے نشاں
کاش بابا کو دکھاتی میں بٹھا کر عابدؑ

اے مسلمانوں تمہیں اب نہ ستائے کی صدا
بولے تُربت میں سکینہ کو سُلا کر عابد

دیکھ کر خوں بھرے کرتے کو بدن سے چپکا
گر گئے خاک پہ نوحہ سُنا کر عابد

ایک کُہرام اُٹھا روئے تڑپ کر مولا
اماں زینبؑ کو گلے اپنے لگا کے عابد

جس طرح سُنتی بابا سے یہ بی بی لوری
ایسے تلقین پڑھی شاہ نے ہلا کر عابدؑ

بھول نہ پائے گا مومن یہ جدائی یاورؔ
غم سکینہ کا چلے دل میں بسا کر عابدؑ

خون رویا ہے سکینہ کو سُلا کر عابدؑ
ایک چھوٹی سی لحد دیکھو بنا کر عابدؑ

یا علی ابن الحسین زین العابدین

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

اکبرؑ دی آس تے کیویں جیوندی رئی صغریٰ

اکبرؑ دی آس تے کیویں جیوندی رئی صغریٰ
جنوں تانگاں مار گئیاں اینج نکھڑے بھینڑ بھرا

اصغر نوں میں سی چایا میتھوں بابے آنڑ لہایا
رج رویاں پھپھیاں ماواں جدوں ہویا ویر جدا

جدوں ٹریا شہر مدینہ توں صغریٰ اکبر دا بابا
کل نبیاں منظر ویکھیا اے خود ویکھیا آپ خدا

نہ لایا سہرا گانا نہ مڑیا ویرن نانا
اوناں راواں تے ہنڑ بہہ گئی جتھوں ٹریا ویر میرا

جدوں خط صغریٰ دا آیا شاہ برچھی ہتھ پایا
اکبر آکھے رو رو کے ہنڑ بچدی نیں صغریٰ

شبیرؑ دے ماتم داراں دی دیوے نوکری ساہی ہر دم
مینوں سب کج ملیا دنیا تے تیرے پیراں دا صدقہ

جنوں تانگاں مار گئیاں اینج نکھڑے بھینڑ بھرا
اکبرؑ دی آس تے کیویں جیوندی رئی صغریٰ



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین سلام اللہ علیہا

اصغرؑ کی لاش خود ہی اُٹھائی حسینؑ نے

اصغرؑ کی لاش خود ہی اُٹھائی حسینؑ نے
لے کے قباء میں قبر بنائی حسینؑ نے

روتی ہے ہائے دشت میں مادر صغیر کی
قلب حزیں پہ چوٹ ہے کھائی حسینؑ نے

معصوم جھولا چھوڑ کہ میداں میں آ گیا
ھل من کی جب صدا ہے لگائی حسینؑ نے

نازک گلے سے تیر ستم گر کو کھینچ کر
حیران کر دی ساری خدائی حسینؑ نے

چہرے پہ خون مل لیا پسر بے شیر کا
لب پہ تو شکر کی دہائی حسینؑ نے

تشنہ دہن کو تیر نے سیراب کر دیا
کیسے خبر یہ ماں کو سُنائی حسینؑ نے

رب جلی قبول ہو ہدیہ یہ آخری
اپنی لٹا دی ساری کمائی حسینؑ نے

چھ ماہ کا صغیر بھی عاشق کیا فدا
اسلام کی اُولاج بچائی حسینؑ نے



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

خاک پہ نیند نہ آئے معصومہ گھبرائے

خاک پہ نیند نہ آئے معصومہ گھبرائے، نا مادر نہ باپ کا سینہ
قید تنہائی میں بی بی بیٹھی اشک بہائے معصومہ گھبرائے

مشکل ہے زندان میں جینا کہتی ہے معصوم سکینہ
بابا سے ایک بار مجھے پھر کوئی تو ملوائے معصومہ گھبرائے

اجر مؤدت ایسا ملا ہے کانوں سے خوں ٹپک رہا ہے
زخمی گردن پاؤں میں چھالے چین نہ اُس کو آئے معصومہ گھبرائے

زنداں سے کب ہو گی رہائی گونجے بی بی کی یہ دُہائی
زنداں میں ہے گور اندھیرا زنداں اُس کو ڈرائے
معصومہ گھبرائے، معصومہ گھبرائے، معصومہ گھبرائے

مانگے پانی کھائے طمانچے بچی پہ یوں ظُلم ہیں ڈھاتے
پانی کا نہ قطرہ کوئی پیاسی کو پلوائے معصومہ گھبرائے، معصومہ گھبرائے

خاک پہ بیٹھی روئے سکینہؑ اِک پل بھی نہ سوئے سکینہؑ
ڈرتی ہے بابا سے بچھڑ کر نا بابا آئے معصومہ گھبرائے

زیب تن کُرتہ جو پھٹا ہے دامن اُس کا بھی تو جلا ہے
سر میں خاک ہے سوکھے لب ہیں کیا کیا درد اُٹھائے
معصومہ گھبرائے معصومہ گھبرائے معصومہ گھبرائے

عاشق زنداں سے جو نہ نکلی روتی رہتی ہے وہ اکیلی
پہرے ہیں اُس زنداں میں شام نہ کوئی جائے
نا مادر نہ باپ کا سینہ معصومہ گھبرائے

صلی اللہ علیک یا سکینہ بنت الحسین

شاعر: عاشق حسین مہر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

آجا چاچا غازیؑ آجا

او غریب نماز پڑھیندا اے بابے کوں شمر مریندا اے
جیکوں ظالم قتل کریندا اے او غریب نماز پڑھیندا اے
خنجر دا وار قیامت اے بابا مصروف عبادت اے
آ جا چاچا غازی آ جا بابے کوں شمر مریندا اے

اینج لگدا اے جیویں قاتل کوں نبی پاک دے نال عداوت اے
تائیں دلیل دیاں زلفاں او ظلم دے نال چھکیندا اے
میں روکنڑ دی ایس ظالم کوں جدوں کوشش کیتی اے چاچا
میں نوں مار تماچے کھولیے نیں دُر میرے کناں دے چاچا

ہونڑ فکر نیں میکوں اپڑیں او بابے کو تڑپیندا اے
ٹریا دنیا توں جبیں ویلے زہراؑ دا پاک نگینہ اے
خوش ہو یا شمر کمینہ اے غش کر گئی سینڑ سکینہ اے
نبی آیا چھوڑ مدینہ اے زہرا دے درد وڈیندا اے

ہائے دین خدا چہ نمازی دی تعظیم کریندا اے کلمہ
دارین دے پاک نمازی تے اینج ظلم کریندا اے کلمہ گو
پیا خنجر دے وار جلیندا اے سر سجدے چوں نیں چیندا اے
مارو مارو دیاں آوازاں ہائے چار چفیرے ہُل پیاں

تیرے پیر شبیر دے قتل کیتے ہائے ظالم فوجاں تل گئیاں
آکے امداد کرے کوئی غربت دے ہو کے دیندا اے
حق کوں اسلام بچاونڑ لئی قربانی دی جدوں لوڑ پئی
اولاد ابو طالبؑ دی قربان ہوئی کوئی ہور نیں

سجادؑ پھوپھی دے گل لگ کے رو رو کے وینڑ کریندا اے
او غریب نماز پڑھیندا اے بابے کوں شمر مریندا اے
جیکوں ظالم قتل کریندا اے او غریب نماز پڑھیندا اے
آ جا چاچا غازی آ جا بابے کوں شمر مریندا اے

صلی اللہ علیک یا سکینہ بنت الحسین

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

اکبر کو فجر شاہ کو اثر روتی ہے

اکبر کو فجر شاہ کو اثر روتی ہے
زینب کو مگر شام و سحر روتی ہے

ملا اذاں کو مؤذن نہ بعد اکبر کے
لہجہ اکبر کو اذانوں کی سطر روتی ہے

کیوں نہ اکبر پے اکبر کی جوانی روئے
جس پے حسنین کے نانا کی قبر روتی ہے

ہائے وہ شامِ غریباں کے اندھیرے میں رُباب
خالی آغوش لئے تھامے جگر روتی ہے

شب عاشور وہ سہمے ہوئے پیاسے بچے
جب قضا ڈالتی ہے ان پے نظر روتی ہے

حاکم شام یہ کہتا تھا سکینہ کے لئے
قید تنہائی میں ڈالو یہ اگر روتی ہے

لاش قاسم پہ ہے خاموش کھڑی بنت حسین
مجھ سے کہتی ہی نہیں ہاں وہ مگر روتی ہے

اکبر کو فجر شاہ کو اثر روتی ہے
زینب کو مگر شام و سحر روتی ہے

حضرت علی اکبر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

کیں ویکھیا اے وچ مقتل دے

کیں ویکھیا اے وچ مقتل دے میرا اکبرؑ زین تو لہندا
ول خاک دے وچ پامال تھیا ارمان میڈی بھیڑیں دا

آیا پتر دی لاش تے کمر جھکا آکھے رو رو فخر اے نبیاںؑ دا
مک نُو گیا اے میڈی اکھیاں دا نھیں بچڑا نظری آوندا

مس لیندی توں معلوم تھیندا اے کیس ماں دی جھوک اُجار گیا ایں
تیرا بے بس لہنڑاں خاک اُتے ہائے ول ول کے یاد آوندا

زینب نے عون ومحمد کوں نیں ویکھیا مقتل ویندیاں نوں
کئی واری ویکھیا خیمیاں چوں او اکبر مقتل جاندا

جدوں فخر نبیؐ دے لاشے کوں شاہ مقتل چوں گھن آیا اے
او چن اُم لیلیٰ دا اے صغرا دا ویر سڈاندہ

تینڈا زور کمر دا اکبر ہاں چن ہاشم دے ہے ویڑے دا
اے چن ہنڑی کدی نہ ول آسی کیا ڈیں چڑھیا دسویں دا

تینڈا زور کمر دا اکبرؑ ہاں چن ہاشم دے ہے ویڑے دا
اے چن ہنڑی کدی نہ ول آسی کیا ڈیں چڑھیا دسویں دا
ول خاک دے وچ پامال تھیا ارمان میڈی بھیڑیں دا
کیں ویکھیا اے وچ مقتل دے میرا اکبرؑ زین تو لہندا



برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی رباب سلام اللہ علیہا

ماں کی تھی یہ تمنا اصغرؑ جوان ہوتا

ماں کی تھی یہ تمنا اصغر جوان ہوتا
شبیرؑ کی شباہت حیدرؑ کی جان ہوتا

تصویر حسن اکبر تاثیر خونِ حیدرؑ
بتلا رہے ہیں تیور غازیؑ کی جان ہوتا

مشکل کشاء کے ثانی کو ملتی گر جوانی
مشکل کریم دیں کی اصغر جوان ہوتا

مثل علیؑ کترتا باطل کی شازشوں سے
کل ایماں کا پوتا کل ایمان ہوتا

شہ پارۂ حسینیؑ گر پاتا زندگانی
قرآں کا محافظ ناطق قرآن ہوتا

جوادؔ قبر اصغر ہاتھوں سے تھی بنائی
پورا نہ شاہِ دیں گا یوں امتحان ہوتا

ماں کی تھی یہ تمنا اصغر جوان ہوتا
شبیرؑ کی شباہت حیدرؑ کی جان ہوتا

شاعر: جوادجعفری



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

تیرے پیراں دے نشاں اکبرؑ (وچھوڑا)

کج کج کے ویر رووواں تیرے پیراں دے نشاں اکبر
کتنیوں کلیاں چھڈ کے مینوں تیرا اللہ نگہبان اکبرؑ

یوسف دے نالوں سوہنا شالا جیویں میرا ویران
ہوئیا ختم سن کے آساں تیری آخری اذان اکبرؑ

ول کربلا دے ویکھاں جدوں تیری یاد آوے
رووواں کلی بہہ کے ویرن مینوں کوئی نہ چپ کراوے

تیرے باجوں کیویں جیواں تیرے چہ میری جان اکبرؑ
اصغرؑ نوں تیر مارے دشمن لوک سارے

لٹ کربلا چہ ویرن سب ماواں دے سہارے
امت اجاڑیاں اے ساڈا وسداں اے جہان اکبر

اجڑے گھراں جہ لوکی مینوں رون وی نئیں دیندے
منہ موڑ لیندے سارے نالے ویراں موئی کیندے

سارا مدینہ ویرن مینوں لگدا اے ویراں اکبرؑ
کرو نعیمؔ تے نگاہواں صدقہ نجف دے شاہؑ دا

رکھنا بھرم حشر وچ مولاؑ میں پُر خطا دا
تیرے نوحے نال میری بس جگ تے ہے پہچان اکبرؑ

کج کج کے ویر رووواں تیرے پیراں دے نشاں اکبر
کتنیوں کلیاں چھڈ کے مینوں تیرا اللہ نگہبان اکبرؑ

شاعر: نعیم پچیاری

السلام علیک یا علی ابن الحسین الاکبر

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ واستغاثہ بی بی فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا

فاطمہ معصومہؑ، مخدومہ سیدہؑ

① مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ
ہم عزاداروں کی بی بی سُن لے تو یہ دُعا
تجھ کو بی بی تیرے بچوں کا واسطہ
ہم عزاداروں کی بی بی سُن لے تو یہ دُعا
مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ

② تو محمد کی بیٹی زوجہ مرتضیٰ
تجھ کو بی بی تیرے بچوں کا واسطہ
مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ

③ تیرے دونوں جہاں یہ سب تیرے خزانے
تجھ کو بخشے خدا نے اے بی بی زمانے
جو بھی مفلس اے بی بی اُن کو زَر کر عطا
جو بھی ہیں بیمار اُن کو بی بی دے تو شفا
مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ
زندگی تیرے در سے ملتی ہے سیدہ
مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ

④ سب سے بڑا یہ بس تیرا نام ہے
جن کی خالی گود اُن کو کر تو اولاد عطا
ہم پہ ظلموں کی بی بی ہو گئی انتہا
جو حسینی ہے اُس آخر ہے کیا خطا

⑤ تیرے دونوں جہاں یہ سب تیرے خزانے
تجھ کو بخشے خدا نے اے بی بی زمانے
جو بھی مفلس اے بی بی اُن کو زَر کر عطا
خُلد کی وارثہ تو تیری یہ شان ہے

⑥ وقت مشکل ہے یہ بی بی مولا مہدیؑ بُلا
سب عزادار مانگیں تجھ سے یہ دُعائیں
اشک آنکھوں میں جوہرؔ دیتے ہیں صدائیں
غم نہ دے کوئی مگر کر شاہؑ کا غم عطا

⑦ مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ مخدومہ سیدہ فاطمہ معصومہؑ
تجھ کو بی بی تیرے بچوں کا واسطہ
ہم عزاداروں کی بی بی سُن لے تو یہ دُعا
بی بی ہم عزاداروں کی بی بی سُن لے تو یہ دُعا

الطاہرۃ الطاہرۃ المطہرۃ التقیۃ النقیۃ الرضیۃ الزکیۃ

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

ویر وے بالی سکینہؑ اُتارے قید وچ

ویر وے بالی سکینہؑ اُتارے قید وچ
ڈروندے خاب مینوں یاد آوندا اے مدینہ

سفراں وچ بابے دے باجوں مٹیاں تے سوندی رہیاں
ہائے رووے پاک بی بی کھو لیا بابے دا سینہ

ہائے مار دیوے گی میں اُجڑی نوں بابا اے تنہائی
ستاوندی گود مینوں ہو گیا مشکل اے جینا

لاوارثاں وانگوں معصومہ زندان دی قید نبھائی
زخم کندھاں تے میرے ویکھ کے ہسدا کمینہ

پھل ہاشمی وہڑے دے ساحر بن پانی دے مرجھائے
یتیمہ وانگ امت رولیا ساڈا سفینہ

ہائے مار مکایا غیرت نے لوکاں بازار سجائے
اُتارا شامیاں نے سحر عصمت دا قرینہ

اُتارے قید وچ ویر وے بالی سکینہؑ
ڈروندے خاب مینوں یاد آوندا اے مدینہ
ویر وے بالی سکینہؑ، ویر وے بالی سکینہؑ

السلام علیک یا ام سکینہ بنت الحسین

برائے ترحیم: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

بیمار مہاری نوں ول شام نوں جانڑاں پیئے گیا

بیمار مہاری نوں ول شام نوں جانڑاں پیئے گیا
اکھیاں چوں رت رووئے گل طوق وی پانڑاں پیئے گیا

تنگ موڑے تے شام بازار دے وچ
اوتوں شامی پتھر وی ماردے نیں

بابے نوں نیزے تے قرآن سنڑاں پے گیا
بیمار تے قید روا کوئی نیں

کیتی اے مظلوم خطا کوئی نیں
بابے دے وعدے دا اقرار نبھانڑاں پے گیا

دُر لالے پاک سکینہ دے
ایہو غم دے حال یتیماں دے

بھینڑیں نوں اک چولے کلیاں دفنانڑاں پے گیا
تنگ موڑ تے شام بازار دے وچ

اوتوں شامی پتھر وی مار دے نیں
بابے نوں نیزے تے قرآن سنڑاں پے گیا

حاکم دربار بلائیاں نے سر ننگے زہراؑ جائیاں نے
دُکھ ویکھ کے پھپھیاں دا دُکھ اپنڑاں بھلانڑاں پے گیا

اکھیاں چوں رت رووئے گل طوق دی پانڑاں پے گیا
بیمار مہاری نوں ول شام نوں جانڑاں پیئے گیا

یا علی ابن الحسین یا زین العابدین

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا﴾

عباسؑ نوں صداواں دیندی رہی سکینہؑ

عباسؑ نوں صداواں دیندی رئی سکینہؑ
رئیا مردا تماچے ہائے شمر کمینہ

امداد نوں آ جا فریاد کردی رئی آں
سجدے چہ قتل کیتا میرا بابا لعیناں

تیرے بالاں چہ ہتھ پا کہ کردا نہ جدا ظالم
میں بابے نوں اینج کلیاں چھڈا وی کدی نا

ہوندے نہ قلم بازو اے غازیؑ چچا تیرے
اینج ظلم کدی سہندی مظلوم دی دھی نا

ہائے ویکھ کہ اج ویر اے رخسار سکینہ دے
رت روندا رے آنکھیاں چوں درداں دا خزینہ

جوادؔ ساری ہوندا اے وار سکینہ دا
بابے توں جدا ہوندی نازاں دی پلی نا

عباسؑ نوں صداواں دیندی رئی سکینہؑ
رئیا مردا تماچے ہائے شمر کمینہ

شاعر: جوادجعفری

السلام علیک یا ابا الفضل العباس

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

جب خیمے جلے اسباب لُٹا زینب کو مدینہ یاد آیا

زینبؑ کو مدینہ یاد آیا جب خیمے جلے اسباب لٹا
سب قتل ہوئے کوئی نہ رہا زینبؑ کو مدینہ یاد آیا

مظلوم کی تھی سجدے میں جبیں ظالم نے چلائی شہہ پے چُھری
جس وقت گلا بھائی کا کٹا زینبؑ کو مدینہ یاد آیا

دریا کے کنارے کربل میں عباسؑ کے بازو قلم ہوئے
جب زین سے اُترا شاہِ وفا زینبؑ کو مدینہ یاد آیا

اکبرؑ کے کلیجے میں تھی اَنی اور تیر گلے میں اصغر کے
سجدے میں جھکا اک ربِ خدا زینبؑ کو مدینہ یاد آیا

بھائی نہ رہے بیٹے نہ رہے جب آئی شامِ غریبوں پہ
بے آس ہوئے سب آلِ عباء زینبؑ کو مدینہ یاد آیا

سب ماتمی ماتم کرتے ہیں عاشق کی زباں پہ ہے نوحہ
یہ کہہ کے عالم روتا ہے زینبؑ کو مدینہ یاد آیا

جب خیمے جلے اسباب لُٹا زینب کو مدینہ یاد آیا
سب قتل ہوئے کوئی نہ رہا زینبؑ کو مدینہ یاد آیا

شاعر: عاشق حسین مہر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

اُمت نے مار ڈالا زہرا کے دل کا چین یا حسینؑ

اُمت نے مار ڈالا زہراؑ کے دل کا چین یا حسینؑ
تیروں پہ آ گیا ہے نازک بدن یہ تیرا

یوں ذِین اور زمیں کے ہے درمیان دیکھا
نیزے کی بے کسی کا ہے امتحان کیسا

بالوں سے تیرے سر کو شمر لعیں اُٹھا کر
دِکھلا رہا تھا سب کو یوں رو رہی تھی خواہر

عباسؑ کا نہر پر لاشہ تڑپ رہا تھا
چادر تیری بہن کی ظالم نے جب اُتاری

زینبؑ کی بے کسی پر ہنستی تھی فوج ساری
بالوں سے منہ چھپائے وہ کر رہی تھی گریہ

اشعرؔ یہ کاروانِ ماتم نہیں رُکے گا
پابند جس کا گھر ہو یہ اُس کا گھر بڑھے گا

مومن کی ہے عبادت زینبؑ کا ہے بھروسہ
یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

السلام علیک یا اُم سکینہ بنت الحسین

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

ہائے شامِ غریباں

ہائے شامِ غریباں ہائے شامِ غریباں
دن ڈھل گیا ہے لوگوں گھر جل گیا ہے لوگوں زینبؑ اُجڑ گئی ہے

زینبؑ کے سر سے دیکھو چادر بھی چھین لی ہے
بیمار ایک جاں کو کیسی سزا یہ دی ہے

عابدؑ بھی رو رہا ہے دامن بھگو رہا ہے زینبؑ اُجڑ گئی ہے
لوٹا ہے ظالموں نے زہراؑ کے گلستاں کو

دیکھو لگے طمانچے ننھی سی ایک جاں کو
بے آسرا سکینہؑ بھائی پدر بھی چھینا زینبؑ اُجڑ گئی ہے

لاشے پے جا کے باپ کے کہتی ہے یہ سکینہؑ
پھر کب ملے گا بابا مجھ کو تیرا یہ سینہ

دشمن جہاں ہے میرا چھینا ہے پیار تیرا زینبؑ اُجڑ گئی ہے
آیا سوار کوئی خیموں میں اِک حجاب میں

پوچھا بتولؑ زادی نے تو کون ہے نقاب میں
بولے علیؑ نہ گھبرا یہ کیا ہوا ہے بتلا زینبؑ اُجڑ گئی ہے

رو کہ کہا یہ زینبؑ نے ہم لُٹ گئے ہیں بابا
میدانِ کربلا میں ہم مٹ گئے ہیں بابا

ہائے ظلم کیا ہوا ہے ہائے کیا ستم ہوا ہے زینبؑ اُجڑ گئی ہے
ناصرؔ یہ شام کیسی آئی ہے کربلا میں

کیا کیا مصیبتوں کو لائی ہے کربلا میں
بھائی بچھڑ گیا ہے گھر بھی اُجڑ گیا ہے زینبؑ اُجڑ گئی ہے

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا

ہائے میں جانڑنی آں

ہائے میں جانڑنی آں، ہائے میں جانڑنی آں
تو نئیں ولنڑا اکبر نئیں ولنڑا میرے بابے نئیں ولنڑا ویر اصغر
دھی ماں امام دی میں، میتھوں کج وی نہ لکیاں اے
سنگ پور دے سی جہیڑ اج سانگاں اوٹیاں اے
کربل ہے جا وساناں کسے وی نئیں پھیراں پاناں
ایہو میرا اے مقدر ہائے میں جانڑنی آں
مینوں آن دا تو کہہ کے جاناں اُڈیکاں لا کے
میتھوں ہور نئیں او ہونڑا وچ کربلا دے جا کے

راواں آں مل کے بینا تیرا وچھوڑا سہنا
مل کے ہے بینا میں در ہائے میں جانڑنی آں
نئیں پورے ہون میرے ارمان ویر تیرے
نئیں لیکھاں دے وچ لکھیاں تیرے ویکھدی میں سہرے
کلیاں رہ میں جاناں کربل تو جا وساناں
آکھے صغراؑ وین کر کر ہائے میں جانڑنی آں
جدوں لاوے اینوں سہرے نئیں صغراؑ کول ہونا
تو سفراں دے وچ ہونا ایتھے بہن تیری رونا

سکدی نت میں رہنا تیرا وچھوڑا سہنا
آکھے چم کے ویر دا سر ہائے میں جانڑنی آں
مینوں چھڈ کے کلیاں چلیاں زہراؑ دیاں نے جائیاں
میرے لیکھاں دے وچ لکھیاں خالق نے اے جدائیاں
کسے وی نئیں کول ہونا کلیاں میں بہ کے رونا
بابل دا تک کے میں گھر ہائے میں جانڑنی آں
صغراؑ نوں روندا چھڈ کے سارا پور ٹر پیا اے
خورشید درداں ماری رئی دیندی اے صدا اے

کلی ہی رہ گئی آں بس ہانواں پہ گئی آں
رونا سب نو یاد کر کر ہائے میں جانڑنی آں

شاعر: خورشید

یا علی بن الحسین علی اکبر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

دو ہی وجہ سے باطل حق نہ چھپا سکا

دو ہی وجہ سے باطل حق نہ چھپا سکا
اِک ہے ردائے زینبؑ اصغرؑ ہے دوسرا

دو بھائیوں کے لاشے رن میں پڑے ہوئے
زینبؑ کے لاڈلوں کا آخر ہے جرم کیا

بے پردہ بیبیوں کو نہ دیکھے کوئی لعیں
نوکِ سناں پہ زندہ قرآں بولنے لگا

کوفے میں بے اماں ہیں مسلم کے دونوں لعل
دونوں پہ کمسنی میں کیسا ستم ہوا

بے شیر کے لعینوں نے جھولے کے ساتھ ساتھ
افسوس کے سکینہ کا دامن جلا دیا

اِک دشت کربلا نے بچایا ہے دین کو
اور دوسرا وہ موڑ ہے بازارِ شام کا

اصغر کا اِک تبسم سمجھا گیا ہے یہ
دست حسینؑ پر تھا قرآں کھلا ہوا

شہ رگ نے کاٹ ڈالا خنجر کی دھار کو
پیاسوں کی تشنگی پہ دریا بھی رو پڑا

دو ہی سبب سے دیں یہ باقی رہا محبؔ
اِک کربلا ہے ایک فدک کا ہے واقعہ

شاعر: محب فاضلی

یا اُم المصائب زینب

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا﴾

بابا میرا بھرا، مار دیتا لوکاں بابا میر بھرا

بابا میرا بھرا مار دیتا لوکاں بابا میر بھرا
سینٔ غازیٔ دی وین پاوے کربل وچ باج ردا

میں زین تے آپ سوار کیتا باواں کلثوم نے پھڑیاں
جتھے ویر کھڑے سن کل تائیں اوتھے تیریاں نوواں کھڑیاں
آخری ویلے خیمیاں چوں اینج ٹریا ویر میرا

اے وقت کسے تے نہ آوے جیڑا اَج کربل وِچ آیا
اک سانگھ تے میری چادر سی اک سانگھ تے امڑی جایا
میں اودے سر نوں تک دی رئی او چادر تکدا ریا

کیویں نور گوا کے اکھیاں دا اکبرؑ اکبرؑ کردا سی
کیویں لاش تے پہنچیا اکبرؑ دی کیوں ڈگدا سی اٹھدا سی
تھوڑی پہلاں جے توں آندا اے منظر خود تکدا

نو لکھ تیراں تلواراں نے اودے بدن تے ضرباں لایاں
بھر بھر کے جھولیاں نے شامیاں نے زخماں تے ریتیاں پایاں
لاش تے گھوڑے بھج دے رئے ریا تکدا پور میرا

اکبرؔ اے آکھیا حیدرؑ نے زینبؑ دے ہتھ نوں چُم کے
ناں حال سنا مینوں زخماں دے میں جانداں ہاں غم تیرے
نال زہراؑ دے تکدا ریا میں سارا صبر تیرا

سینٔ غازیٔ دی وین پاوے کربل وچ باج ردا
بابا میرا بھرا مار دیتا لوکاں بابا میر بھرا

حضرت زینب کبریٰ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی اُمِ فروا سلام اللہ علیہا

اے مہندی اے تیرے چن دی

اے مہندی اے تیرے چن دی اے سہرا اے اے گانا اے
قضا، قضا کہندی اے قاسم اے، اے ماں قاسم دی نئیں منندی

بلاوٗ سین زینبؑ نوں ذرا گھڑی دے کول آوے
جے قاسم اے تے اُٹھ پے گا او لکھ ٹکڑے وی ہو جاوے

اودی، اودی تعظیم لئی اُٹھنا اے عادت اے بچپن دی
ایدے سب نقش دیدے وچ انھیراں تی وسائے نیں

اٹھاں میراں دے سب ٹکڑے میں آپس وچ ملائے نے
بڑی، بڑی ترتیب بدلی اے مگر تصویر نئی بندی

میری حسرت اے قاسم دے سرہانے بیٹھ کے رُوواں
بدن وکھرا اے سر وکھرا سواں دلی کس طرح ہواں

پتہ، پتہ سِر دا وی نہ لگدا جے سہرا سر تے نہ بندھدی
میرے قاسم دی شادی دی رسم تبدیل ہو گئی اے

براتی توڑ دے غازیؑ فضا تبدیل ہو گئی اے
گھڑی، گھڑی ہنڑ آ گئی کبریٰ تے آ کہ وین پاونڑ دی

رئی ماں سوچدی اکبرؑ کیویں کبریٰ نوں سمجھائے
ایدے اندر ہی قاسمؑ اے ایدے اندر ہی سہرا اے

ایہو، ایہو گھڑی نشانی اے تیرے وس تے اُجڑن دی
اے سہرا اے اے گانا اے، اے مہندی اے تیرے چن دی
قضا، قضا کہندی اے قاسم اے، اے ماں قاسم دی نئیں منندی

قاسم بن الحسن

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

باپ کے غم میں سکینہؑ

باپ کے غم میں سکینہ یوں دلاسے پائے گی
جب بھی بابا کو پکارے گی طمانچے کھائے گی

اپنے بالوں میں بسا کر اپنی تُربت کے لئے
باپ کے مقتل کی مٹی قید میں لے آئے گی

کیسی غُربت ہے کہ کرتا لائے گی بے شیر کا
اور سکینہؑ کی جگہ ماں گوشوارے لائے گی

جُھریاں چہرے پہ ہوں گی بال سب ہوں گے سفید
شام تک بالی سکینہ فاطمہؑ بن جائے گی

اپنے دُر کانوں میں اُس کے دیکھ کر روئے گی وہ
ہاں مگر رملا کو بتلاتے ہوئے شرمائے گی

نیلی پڑ جائیں نہ کرنیں نیلا چہرہ دیکھ کر
روشنی زندان میں جاتے ہوئے گھبرائے گی

موت ہی اکبرؑ سلا پائے گی اُس معصوم کو
اپنی آنکھوں میں جو میت باپ کی دفنائے گی

جب بھی بابا کو پکارے گی طمانچے کھائے گی
باپ کے غم میں سکینہ یوں دلاسے پائے گی

السلام علیکِ یا امّ سکینہ بنت الحسین

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

رداواں لہہ گئیاں غازیؑ

رداواں لہہ گئیاں غازیؑ تے بھینڑاں بیرا دا ہوگئیاں
تیری لاش توں علماں والیا ہائے ویرنا کیویں جدا ہو گئیاں

توں لڑن دے لئی پابند سیں جیویں اسی روڑ دے لئی پابند ویرنا
تیری مقتل گاہ دے ہائے وچوں پر دیداراں قیدناں ہو گئیاں

جناں بانواں دے اُتے سانوں ماڑ سی بڑے
اوباواں ویر نا لہہ گئیاں ویرنا
توں نہر تے جا کے سوں گیوں اسی شام دی طرف پیدل نہ جاندیاں
تے پر دیداراں بے آسرا ہو گئیاں جے دین دے فرض ہوندے نہ ویرنا
تیرے غم وچ غازیؑ ویکھ لہہ
اے راواں وی فرش عزا ہو گئیاں

تیری لاش دے لئی بنڑ گئیاں نے کفن
کربل دیاں جیویں مٹیاں اے ویرنا
زہراؑ دیاں جائیاں دے لئی ہتھ سیاں وچ ثمر بھینڑاں اے کہندیاں
اُڈھ کے مٹیاں نے ردا ہو گئیاں ٹرپئیاں شام ول دس غازیؑ ویرنا
تیری تربت نوں ہائے آنڑ کے
لاواں گی گل جے رہا ہو گئیاں

رداواں لہہ گئیاں غازیؑ تے بھینڑاں بیرا دا ہوگئیاں
تیری لاش توں علماں والیا ہائے ویرنا کیویں جدا ہوگئیاں
بے رِدا بیبیاں بے رِدا بیبیاں ہائے بے رِدا بیبیاں

شاعر: ثمر شاہ

حضرت زینب کبریٰ

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

زینبؑ دیاں راواں چوں کوئی بھیڑ ہٹاوے

ہائے شام ہائے شام ہائے شام ہائے شام ہائے شام
زینبؑ دیاں راواں چوں کوئی بھیڑ ہٹاوے

خاتوں دی بچھڑی دا کوئی پردہ بنڑاوا ے
اے ملکہ غیرت دی بازار اچ آ گئی اے

ایکوں ٹُرنڑاں نیں آوندہ کوئی ٹُرنڑاں سکھاوے
ہر موڑ تے ہس ہس کے قاتل علی اکبرؑ دا

سر سانگ توں علی اکبرؑ دا بھینڑاں نوں وکھاوے
کیتی منت سکینہؑ نے کئی وار اے ظالم دی

سر اُجڑی دے بابے دا والاں توں نہ چاوے
جیویں چایا اے عابدؑ نیا ہیج شالا کوئی قیدی

نہ بھیڑ دے لاشے نوں زنجیراں تے چاوے
مقصودؔ ردا بنڑ کے درباراں بازاراں وچ

زہراؑ دیاں دھیاں نوں وی فضہؑ لکاوے
زینبؑ دیاں راواں چوں کوئی بھیڑ ہٹاوے

شاعر: مقصود

یا ام المصائب زینب

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ شہدائے کربلا علیہما السلام

کربلا میں کیا بتائیں ہم نے کیا کیا دیکھا

کربلا میں کیا بتائیں ہم نے کیا کیا دیکھا
ہم نے لاشوں میں ہے شبیرؑ کو تنہا دیکھا

یوں تو پانی کو ہے بے چین پیاسے کتنے
ہم نے پیاسوں کو ترستے ہوئے دریا دیکھا

ہائے اُس بالی سکینہؑ کو کہاں نیند آئے
جس نے بابا کا گلا آنکھوں سے کٹتا دیکھا

تو نے اشکوں کی جگہ خون بہائے عابدؑ
جس نے مادر کا جلتے ہوئے برقعہ دیکھا

علی اکبرؑ سے جو سُن لیتے نانا کی اذاں
ہائے غربت کے جواں بیٹے کا لاشہ دیکھا

ابن صادق تو نے دجلہ لئے بین سُنے
علی اصغرؑ کا جہاں میں نہیں پیاسا دیکھا

ہم نے لاشوں میں ہے شبیرؑ کو تنہا دیکھا
کربلا میں کیا بتائیں ہم نے کیا کیا دیکھا





بلندیٔ درجات: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، تمثیل زہرا بنت سید علی قنبر زیدی
وجملہ مومنین و مومنات شہدائے ملت جعفریہ

نوحہ بی بی اُمِ فروا سلام اللہ علیہا

اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا

اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا، اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا
خود آئی زہرا جائی قاسم مہندی لا، اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا

تو بیوہ ماں دا سرمایہ، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ
تو اُجڑی فروا دا جایا، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ

اَج ماں دے کہنے سہرا لا، اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا
کبریٰ لیلیٰ دی جائی اے، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ

اوتھے قاسم میری کمائی اے، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ
میرا رووّاں اندر وسدا ساں، اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا

مینوں چُن چُن گھڑی آئے گا، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ
جیویں آواں گا ئیں کوئی آوے گا، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ

میرا امبڑی تہہ تولے وانگاں، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ
اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا، اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا

ہر اک ٹکڑے نوں چُندی اے، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ
رب جانے ماں کی ہائے لبدی اے،، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ

کٹ جانے والا نئیں لبدا، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ
اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا، اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا

جتھے چاچے گھڑی آیا سی، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ
جس مقتل نوں تو سجایا سی، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ

فرواؑ او سلامتؔ نوں تو وِکھا، اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا
اُٹھ قاسمؑ بچھڑا مہندی لا، مولا حق امام یا حسنؑ یا حسینؑ

قاسم بن الحسن

برائے ترحیم: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغریٰ سلام اللہ علیہا

کربل وسان والیا

سانجا مکا گیا اے اجڑی نوں چھڈ کے کلیاں کربل وسان والیا
دسویں وی لنگ گئی اے کیوں وعدہ بھل گیا اے ستویں نوں آن والیا

تیرے آون دی میں ویرن بیٹھی آن آس لا کے
اُجڑے گھراں چہ اکبر تک حال میرا آ کے
راہواں میں مل کے بیٹھی کراں انتظار تیرا کربل وسان والیا

تیرے پیراں دے نشاں میں کج کج کے رووں اکبرؑ
آ جا وے چین مینوں ہو وے جے کول اصغر
کدی موڑ لے مہاراں اجڑی دا ویرا اکبرؑ وچھوڑے ودھان والیا

جدوں شادی تیری ہووے آواں میں ویر کربل
تیری یاد آ کے ویرن مینوں روا وے پل پل
ایہو میرے دل دا چا اے تینوں سہرے لگدے ویکھاں سہرے لان والیاں

بھیناں دے ہوندے جگ تے بس مان ویر اکبرؑ
ویراں دے نال بھیناں دا وسدا جہاں اکبرؑ
اک واری آ جا ویرن رو رو آکھے صغرا دُکھا جہ پان والیا

بابے تیرے دا صدقہ رینی اے عزاداری
تیرے لئی میں مولاؑ لکھا نوحے زندگی ساری
صغرأ دا ویر اکبرؑ نانے دا صدقہ نعیمؔ توں نوحے لکھاں والیا
سانجا مکا گیا اے اجڑی نوں چھڈ کے کلیاں کربل وسان والیا

یا علی ابن الحسین یا علی اکبر

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام سجاد علیہ السلام

سجادؑ کیسے بھولے غربت کا وہ زمانہ، ہائے وہ قید خانہ

سجادؑ کیسے بھولے غربت کا وہ زمانہ، ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

① بے پردہ بیبیوں کا بالوں سے منہ چھپانا
ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ
سجاد کیسے بھولے غربت کا وہ زمانہ
ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

② سانسوں میں بس گئی ہے زندان کی اُداسی
بابا کو ڈھونڈتی ہے مظلوم ایک پیاسی
دکھیا خوف سے وہ عباسؑ کو بلانا
ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

③ بھولی نہیں سکینہؑ بازار کا وہ منظر
پتھر برس رہے تھے مجبور قیدیوں پر
وہ شمر کے تماچے ظالم کا تازیانہ
ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

④ مظلوم قیدیوں کو عابدؑ نہ بھول پائے
ہٹتا نہیں نظر سے بازارِ شام ہائے
بیمار ساربان کا آنکھوں سے خوں بہانا
ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

⑤ پیاسی سکینہ ہم سے افسوس ہائے بچھڑ گئی
ہر لب پہ تھا یہ نوحہ رخصت کی یہ گھڑی ہے
زندان سے وطن جب قیدی ہوئے روانہ
ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

⑥ اب بھی محب مسلسل بیمار رہ رہا ہے
آل نبیؐ کے گھر میں فرشِ عزا بچھا ہے
یہ بین کر رہا ہے سادات کا گھرانہ
ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ
سجادؑ کیسے بھولے غربت کا وہ زمانہ
ہائے وہ قید خانہ ہائے وہ قید خانہ

یا علی ابن الحسین یا زین العابدین

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

آہوش میں سجادؑ

آ ہوش میں سجادؑ کے گھر جل گئے سارے
سب ٹوٹ گئے زینب مضطر کے سہارے

گھوڑے کے قدم تھام کے کہتی ہے سکینہؑ
بابا او مجھے چھوڑ چلے کس کے سہارے

گھوڑے کے قدم تھام کے کہتی ہے سکینہؑ
بابا او مجھے چھوڑ چلے کس کے سہارے

بیٹھی ہے یتیموں کو جلے خیمے میں لے کے
سیدانیاں تنہا ہیں کہ وارث گئے مارے

میں آخری رخصت کے لئے آئی ہوں بھیا
غازیؑ کو بلاؤ ہمیں محمل سے اتارے

بھیا تیرے بازو مجھے رستے میں ملے ہیں
یہ کیا ہے یہاں تم ہو وہاں بازو تمہارے

خط لکھتی ہے شکووں کے اُسے کون بتائے
تو لُٹ گئی صغریٰ تیرے بھیا گئے مارے

مارے ہیں طمانچے مجھے بالوں سے پکڑ کر
دُر کھینچ کے ظالم نے ہیں کانوں سے اتارے

شاعر: نثار حیدریؒ

سوز: بشیر حسین اسدی (پابشیر)

یا ابن الحسین علی السجادؑ

برائے ترحیم: بیگم و سید وصی حیدر زیدی، سیدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ غازی عباس علیہ السلام

دریا او علم آیا

دریا او علم آیا علمدار نہ آیا
شبیر مسافر دا وفا دار نہ آیا

ہون چادراں وی ہو گیاں نے ربّ دے حوالے
سیدانیاں دا حیدرِ کرارؑ نہ آیا

اوہ آیا نہ ہمشیر نوں سی مان جدے تے
شبیرؑ دا اوہ جعفر طیار نہ آیا

صغریٰؑ نے رکھی ویر کھڈاون دی تمنا
اصغرؑ نوں مگر راس اودا پیار نہ آیا

اگ بلدی دے وچ عونؑ دی ماں ہو گئی داخل
جس ویلے نظر عابدؑ بیمار نہ آیا

پردیس دی پیو آکے مل جانے دھیاں نوں
بابل گیا صغریٰؑ دا مڑ اک وار نہ آیا

پردیس دی پیو آکے مل جانے دھیاں نوں
بابل گیا صغریٰؑ دا مڑ اک وار نہ آیا

شاعر: نثار حیدریؒ — سوز: بشیر حسین اسدی (پابشیر)

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

اُجڑے ویلے آکے چھڑیں

اُجڑے ویلے آ کے چھڑیں زینب پیاسے ویر دی گل
سُن کے صغرا نہ مرجاوے نانے دی تصویر دی گل

قبر بنا کے تازی تازی رب اپنے نوں کر کے راضی
سجدے جھکیا پاک نمازی پھیر چھڑی شمشیر دی گل

آکھدی زینب تے غش کھاندی غازی جیوندا میں مرجاندی
جے مرجاندی تے نہ سن دی مشک پروتے تیر دی گل

آخری ویلے زہراؑ جایا زین توں فرش زمین تے آیا
جانے رب کی راہ وچ ہوئی تیراں نال شبیرؑ دی گل

ماتم کردی سر نوں پیٹدی صغریٰ صغریٰ کہہ کے روندی
بھین یوسف دی جے سن لیندی اکبر دی ہمشیر دی گل

ویکھ نثار عجب رویا آکھدی سی اولادِ اُمیہ
تیغاں تیراں ریاں والی ساری سی تقدیر دی گل

شاعر: نثار حیدریؒ 1961ء   سوز: بشیر حسین اسدی (پابشیر)

خراجِ تحسین
بابا نثار حیدریؒ

یا حسین البیک

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا

اُڈیکاں سن سکینہ نوں ہونڑے شبیر آوے گا

اُڈیکاں سن سکینہؑ نوں ہونڑے شبیر آوے گا
تے پانی پیٔ کے گودی پیوَ دی اصغر ویر آوے گا

کیہا حوراں نوں زہرا نے ہونے آوے گاچن میرا
تے بن کے خواب ابراہیمؑ دی تعبیر آوے گا

حسینؑ صغراں نوں گھرتوں لے کے نکلے تے زمیں بولی
زہے قسمت میری آغوش وچ بشیر آوے گا

کہا زینب نے سُن وے آسماناں ڈول نہ جاویں
چھری بیٹھا گلا ویرن دا بے تقسیر آوے گا

علی دا کوفیوں دورِ خلافت یاد کرلینا
جدوں کنبہ نبی دا ہون لئی تشہیر آوے گا

قیامت وچ نثار اک وار قیامت ہور ہووے گی
جدوں بھریا لہو دا جامعہ شبیر آوے گا

شاعر: نثار حیدریؒ 1961ء　　　سوز: بشیر حسین اسدی (پابشیر)

خراجِ تحسین
بابا نثار حیدریؒ

ام کلثوم سکینہ بنت الحسین السلام علیہا

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

﴿ نوحہ شبِ عاشور ﴾

تقصیر تے نئی کوئی سیدؑ دی

تقصیر تے نئی کوئی سیدؑ دی ہویا ویری کل زمانہ اے
ایہو آخری رات مسافراں دی کل خبر کی ہوجاڑاں اے

اج رات نوں رج رج کے تک لو زہراؑ دا ویڑا وسدا جے
بس تھوڑی دیر بہاراں نے ایناں فجرے لُٹیا جاڑاں اے

تک رنگی جوانی اکبر دی برچھی دا سینہ چیر گیا اے
تاریخ نوں آکھو یاد رکھے اے صغرا دا نذرانہ اے

ارمان حسنؑ دی بیوہ دے شاہ گھنڈ وچ بن کے لیائے نے
ماں لاڈے پتر نوں کی ویکھے سر سہرا نہ ہتھ گانا اے

شاہؑ کھچیا تیر نوں گل وچوں اصغرؑ نے اکھیاں میٹ لیاں
جیہڑا جھولے دے وچ سوندا سی اونے خاک تے ڈیرہ لاؤنڑا اے

نبی پاکؐ دے رات نوں صحراچوں رہے چُندے تکھیاں سُولاں نوں
زہراؑ اُس تھاں نوں رئی چُمدی جتھے سرسجدے وچ آنا اے

خراجِ تحسین
بابا نثار حیدریؒ

شاعر: نثار حیدریؒ 1961ء   سوز: بشیر حسین اسدی (پابشیر)



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام مظلوم کربلا علیہ السلام

الوداع، الوداع، الوداع، الوداع

رن کو جاتے ہوئے سر جُھکائے ہوئے شہہ نے رو کر کہا الوداع الوداع
آیا وقت سفر اے بہن آج ہم ہو رہے ہیں جدا الوداع الوداع

شاہ بڑھ کر بہن کے گلے لگ گئے اور دکھیاری بہن سے یہ کہنے لگے
میری مظلوم پیاسی مسافر بہن تیرا حافظ خدا الوداع الوداع

جس سے ڈرتی تھیں تم وہ گھڑی آگئی دیکھو چاروں طرف تیرگی چھا گئی
دشت پرُ ہول میں شام ہونے کو ہے لو مسافر چلا الوداع الوداع

لے کے بالی سکینہؑ کو آغوش میں ننھے ننھے سے ہاتھوں کے بوسے لیے
شہہؑ نے حسرت سے بیٹی کو تکتے ہوئے آہ بھر کر کہا الوداع الوداع

بولا بیمار بیٹے سے آقا میرا اب نہ آئے گا اے بیٹا بابا تیرا
موت کی آہٹیں تیز ہونے لگی آرہی ہے صدا الوداع الوداع

آیا خیمے سے باہر جو مولاؑ میرا بھائی بیٹا بھتیجا کوئی بھی نہ تھا
ایک حسرت سے چاروں طرف دیکھ کر شہہ نے خود ہی کہا الوداع الوداع

جب تڑپ کر کہا میرے شیروں اٹھو آؤ زینبؑ کے بھائی کو رخصت کرو
ایک اِک لاش بے سر آئی صدا اے شہہ کربلاؑ الوداع الوداع

ایسا ماتم کرو ایسا ماتم کرو آ کے بی بی کہیں مرحبا مرحبا
خوں اُگلتے ہوئے ایک اک زخم سے آج آئے صدا الوداع الوداع الوداع

شاعر: نعیم بچیاری

المظلوم

برائے ترحیم: بیگم وسیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

علیؑ کے شہر کوفہ میں

علیؑ کے شہر کوفہ میں سماں زینبؑ پہ کیا آیا
کُجا برقعہ شریعت کا رِدا کا بھی نہیں سایہ

کہا رو کے سکینہؑ نے چچا مسلم دُھائی ہے
وہ دیکھو پھر مجھے ظالم طماچے مارنے آیا

چلے ہیں بام و در کوفہ میں آمد ہے اسیروں کی
تماشہ آلِ احمدؐ کا مسلماں دیکھنے آیا

وہ خطبہ تھا کہ ہیبت چھا گئی دربار سارے پر
علیؑ کی شیر دل بیٹی میں حیدرؑ سا جلال آیا

کہا سجادؑ سے زینبؑ نے رو کے کچھ تو بتلاؤ
نجف سے لے کر چادر کیوں میرا بابا نہیں آیا

جہاں بابا کی شاہی تھی اسی دربار میں زینبؑ
نثارؔ آئی برہنہ سر پر کیسا انقلاب آیا

خراجِ تحسین
بابا نثار حیدریؒ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

رضاؑ دا بابا توں آیا اے ٹر وی چلیاں اے

رضاؑ دا بابا توں آیا ایں ٹر وی چلیاں ایں ڈسا چا مولا کدوں تیک ہنڑ جدائیاں نے
اٹھاویں عیداں گزر گئیاں انتظاراں وچ آ ڈیکھ روندیاں دھیاں دیاں ڈہائیاں نے

ڈٖٹھا ہے خاب تُساں دے مَیں آونڑ توں پیلاں مُکا نڑ نانے کوں ڈیندے میں انبیاءؑ ڈیکھے
حبیبؑ حرؑ تے ابوذرؓ بلال قنبرؓ وی تیندے مزار تے روندے میں بالقضا ڈیکھے

سنڑے نے بقیہ و چوں وینڑ دادی زہراؑ آوے سراں چہ پائیاں نے خاکاں بتولؑ جائیاں نے
غریب دھیاں نے رو رو کے پیو توں پچھیا ہئے بھتاں کوں بابا توں چادر جہ کیوں لُکایا ہئے

ایناں بھتاں دا جے سایہ نصیب نئیں ساکوں خدا دے بعد ساڈے سر تے کیندا سایہ ہئے
توں چورہ سال بچھوں آیا ایں اَج وی قیدی ایں ڈسا چا بابا اے زنجیراں کیس پوائیاں نے

میں کیا ڈساواں نقاضہ ہے عین فطرت دا اے پیو تے دھیاں دا رشتہ عجیب ہوندا ہئے
پتر تے ہوندے نے بُنیاد باپ دادے دی دھیاں دا جگ تے انوکھا نصیب ہوندا ہئے
سمجھ گئیاں اے ملاقات اَج اخیری ہئے سراں تے جوکھاں یتیمی نے آ وسائیاں نے
توں بعد مدتاں دے آیا ایں چھوڑ چلیا ہئے ڈسا کے جاویں کیڑے دیس ہنڑ تیاری ہئے

تیڈے توں بعد سخی لعل مولا جعفرؑ دا بڑی بے چین اساں زندگی گزاری ہئے
کوئی تے حال ڈسا کیوں خموش ہئے مولاؑ کیڑے ڈناں تے اجاں ہونیاں رہائیاں نے

ملے رہائی اوکوں صدقہ موسیٰ کاظمؑ دا کوئی وی قیدی عزادار جو تیرا ہووے
ملا دے صدقہ میڈی سین دی جدائی دا وچھڑ گیا جے کسے بھینڑ دا بھرا ہووے

وبیباں دیاں غازیؑ توں جھولیاں بھر دے جناں جناں نے تیرے در تے آساں لائیاں نے
رضاؑ دا بابا توں آیا ایں ٹر وی چلیاں ایں ڈسا چا مولا کدوں تیک ہنڑ جدائیاں نے

شاعروسوز : بابا لال حسین حیدری



برائے ترحیم : بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امام حسین علیہ السلام

خالق اپنے پیغمبر دا اِک وارظہور ولا کر میکوں اکبر پتر عطا کر

خالق اپنے پیغمبر دا اِک وارظہور ولا کر میکوں اکبر پتر عطا کر
محرومہ ماں دا پتر ہاں میں میݙی ایہہ منظور دعا کر میکوں اکبر پتر عطا کر

میݙا نانا ٹر گیا دنیا توں اودے روپ دا جلد ظہور ہووے
میکوں ݙے فرزند رسول جیا میݙا بچڑا عین درود ہووے
ساݙا حق کوئی دیوے نہ دیوے توں اپنا خمس ادا کر

اے مالک ݙیکھ حسین ہاں میں وعدہ ہر حال نبھا سکدا
مسلا ہندے سوہنڑے بچڑے دا میں تحت الحنک ولا سکدا
پر پتر دی لاش کیویں چیندا کربل توں آپ نگاہ کر

میݙی بھن دی حسرت ہے خالق اوکوں برقعے ادے وچ پالن دی
میں ذمے واری چاناں ہاں او دی لاش کوں آپ سنبھالن دی
او دی آمد نال جہان اوتے میݙی سرخ رو کرب و بلا کر

رت رووݨ واسطے شام دے وچ میݙا عابد پتر بیمار سہی
اکبر بس سال اٹھارہ دا میݙے ویڑے دا مہمان سہی
توڑے کربل دے موسم تائیں سجاد کوں دان بھرا کر

ہووے معجزہ پاک شباب او دا کائنات وچ پاک قرآن وانگوں
اودا جگر نماز جیا ہووے اودا قد ہووے اذان وانگوں
اودی ٹور دے بارے اے خالق میری بھینڑ دے نال صلاح کر

او واپس آوے نہ آوے جیوندا خونی میدان کولوں
لیکن اے آس ہے پیغمبر شالا بچ پاوے ہضیان کولوں
اے دے درد وچ رون دے کیتے میݙے گھر دھی توں زہرا کر

گوہر شاہ آکھے نسب دے وچ عمران ہاں آل کھڑا منگدا
جیوے لوڑ اے اکبر بچڑے دی اے ویں دھی وی نال کھڑا منگدا
ہووے عین بتول حجاب دے وچ اوکوں ظاہر وچ صغرا کر

1/2

رت رُوون واسطے شام دے وچ
میڈا عابدؑ پتر بیمار سہی
اکبر بس سال اٹھارہ دا
میڈے ویڑے دا مہمان سہی
توڑے کربل دے موسم تائیں
سجادؑ کوں دان بھرا کر
میں کوں اکبرؑ پتر عطا کر
خالق اپنے پیغمبر دا اک وار ظہور ولا کر

او واپس آوے نہ آوے
جیوندا خونی میدان کولوں
لیکن اے آس ہے پیغمبرؐ شالا
بچ پاوے ہضیان کولوں
اے دے درد وچ رون دے کیتے
میڈے گھر دھی توں زہراؑ کر
خالق اپنے پیغمبر دا اک وار ظہور ولا کر
میں کوں اکبرؑ پتر عطا کر

میکوں اکبر پتر عطا کر
خالق اپنے پیغمبر دا اِک وار ظہور ولا کر

ہووے معجزہ پاک شباب او دا
کائنات وچ پاک قرآن وانگوں
اودا جگر نماز جیا ہووے
اودا قد ہووے اذان وانگوں
اودی ٹور دے بارے اے خالق
میری بھینڑ دے نال صلاح کر
میں کوں اکبرؑ پتر عطا کر
خالق اپنے پیغمبرؐ دا اک وار ظہور ولا کر

گوہرؔ شاہ آکھے نسب دے وچ
عمرانؑ ہاں آل کھڑا منگدا
جیوے لوڑ اے اکبر بچڑے دی
اے ویں دھی وی نال کھڑا منگدا
ہووے عین بتولؑ حجاب دے وچ
اوکوں ظاہر وچ صغرا کر

شاعر: حسین گوہر
نوحہ خواں: میوہ خان کلیری 1991ء

2/2



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی صغرا سلام اللہ علیہا

اے چاند محرم کے تو بدلی میں چلا جا

اے چاند محرم کے تو بدلی میں چلا جا
تجھے دیکھ کے مر جائے نہ بیمار ہے صغراؑ
گھر زہراؑ کا لٹنے کی، خبر تو نے سنائی
تجھے دیکھ کے روتی ہے محرم میں خدائی

چودہ سَو برس بیتے، سب کرتے ہیں شکوہ
ملنے کے لئے بھائی، کو بے چین بڑی ہے
کب سے علی اکبرؑ کی، یہ راہوں میں کھڑی ہے
بچھڑی ہے یہ مدت سے، اِسے تو نہ نظر آ

ویران گھروں میں نہ، اِسے نیند ہے آتی
اکبرؑ کی جدائی ہے، اِسے خوب رلاتی
قدموں کے نشاں ڈھانپ کے، بیٹھی رہے سرِ راہ
بھیا کی جدائی میں، پریشان ہے رہتی

ہر روز یہ نانا کو، رو رو کے ہے کہتی
اکبرؑ نہ ملاِ نانا، میں مر جاؤں گی تنہا
رونے نہیں دیتے مجھے، راتوں کو مسلماں
بیماری سے بے حال ہوں، کچھ روز کی مہماں

ہر سمت سے ہے مجھ کو، اب موت نے گھیرا
بہنوں کا تو بھائیوں سے، رشتہ ہی عجب ہے
تم بھول گئے مجھ کو، یہ کیسا غضب ہے
اِس آس پہ زندہ ہوں، دیکھوں تیرا سہرا

1/2

وعدہ جو کیا بہن کو، سینے سے لگا کے
میں شادی کروں گا تو، تیرے پاس ہی آ کے
میں سات محرم کو، لوٹوں گا نہ گھبرا
قاصد کو دیا خط میں، یہ پیغام لکھا کے

اِک بار تو مل جا مجھے، سینے سے لگا کے
پتھرائی ہوئی نظریں، کب دیکھیں گی چہرہ
ویران گھروں میں نہ، اِسے نیند ہے آتی
اکبرؑ کی جدائی ہے، اِسے خون رلاتی

قدموں کے نشاں ڈھانپ کے، بیٹھی ہے سرِ راہ
گن گن کے تو صغرا نے، یہ دن ہیں گزارے
زندہ ہے تو اکبرؑ کے، وعدوں کے سہارے
دن رات تڑپتی ہے، اِسے اور نہ تڑپا

قدموں کے نشاں ڈھانپ کے، بیٹھی ہے سرِ راہ
گن گن کے تو صغرا نے، یہ دن ہیں گزارے
زندہ ہے تو اکبرؑ کے، وعدوں کے سہارے
دن رات تڑپتی ہے، اِسے اور نہ تڑپا

صغراؑ کے نصیبوں میں، تو رونا ہی لکھا ہے
سردار معصومہؑ کو، ملی کیسی سزا ہے
خط آیا نہ اکبرؑ کا، روتی رہی صغرا

2/2

نا شتھادِ
باوا ابِ

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ امامِ علی علیہ السلام

بے درد مسلماں تو خوشیاں منا رہے ہیں

بے درد مسلماں تو خوشیاں منا رہے ہیں
عرب و عجم کے مولاؑ دنے اسے جا رہے ہیں
کچھ تو لحاظ کرتے دامادِ مصطفیٰؐ کا
سجدے میں جو علیؑ پے ہائے ظلم ڈھا رہے ہیں

احمدؐ کے بعد زہراؑ اب چل پڑے علیؑ بھی
آثار پنجتنؑ کے ظالم مٹا رہے ہیں
بالوں کو کھولے زینبؑ کلثومؑ رو رہی ہے
گھر گھر چراغ کو فی شامی جلا رہے ہیں

برسے گے تیر پیہم تابوت پر حسنؑ کے
مولاؑ یہ وقتِ آخر رو کے بتا رہے ہیں
نکلے ہیں آگ لے کر کچھ لوگ ثقیفہ سے
سادات کے گھروں کو ابتک جلا رہے ہیں

تو سیکھ گھر میں چلنا وہ شام کا سفر ہے
تیری قید کے زمانے نزدیک آ رہے ہیں
مولاؑ کے جنازے پر جبرئیل رو کے بولے
سردار انبیاءؑ کے غمخوار جا رہے ہیں

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی اُمِ فروا سلام اللہ علیہا

سیدہ وے میں مراداں منگیاں قاسماں اٹھ کے مہندی لا

سیدہ وے میں مراداں منگیاں قاسماں اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری گھولن آئیاں لاون تینوں پھوپھیاں تائیاں

اٹھ بچھڑا لاگ دواوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری نوں میں لایاں سہرا تیرا عرشوں آیا

گئے شگناں دے پھول کملاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری پھٹیاں وے پھٹیاں موت اکبر وچ اگے میں لٹیاں

میرا منوں وی نہ لتھڑا چاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری رنگ دی گوڑی آس امڑی دی ہوئی اج پوری

جوڑا شگنا والا پاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
ستویں دے دن مہندی لائی موت مبارک دیون آئی

دتہ باپ دا وعدہ نبھاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری رنگ وچ گھولی ظالماں پائی خون دی ہولی

دیتے لاش تے گھوڑے دوڑاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
مہندی تیری رنگ لایا سہرا تیرا عرشوں آیا

گئی او مہندی رنگ بدلاوے سیدہ اٹھ کے مہندی لا
سیدہ وے میں مراداں منگیاں قاسماں اٹھ کے مہندی لا



برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زہراء سلام اللہ علیہا

بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہراؑ

بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہراؑ
نہ جانے کس طرح حق مانگتی رہی زہراؑ

سند کے ٹکڑے ہوا میں اڑا کے ہنسنے لگا
رسول زادی سے گستاخ ایسے کہنے لگا
بتا اب کون سی جاگیر ہے تیری زہراؑ
بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہراؑ

خدارا سوچ کے دانشوروں یہ بتلاؤ
نہیں ستائی گئی بی بی گریہ سمجھاؤ
تو رونے کس لئے بیت ا لحزن گئی زہراؑ
بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہراؑ

حسنؑ حسینؑ سے سچے گواہ بھی جھٹلائے
رلا کے بی بی کو ظالم ذرا نہ شرمائے
بھلا نہ پائیں گی امت کی بے رخی زہراؑ
بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہراؑ

گلے میں ڈالے رسن مرتضیٰ کو لے کے چلے
منات و لات کے پیرو کدورتوں کے پلے
رہی یہ ظلم بھی چوکھٹ سے دیکھتی زہراؑ
بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہراؑ

سیاہ بال جو ماں کے سفید تر دیکھے
توقیرؔ کیسے کہوں بیٹیوں نے سر پیٹے
گئیں جس وقت گھر ہائے تھکی تھکی زہراؑ
بھرے دربار میں روتی رہی کھڑی زہراؑ

شاعر: توقیر کمالوی سوز: وحیدالحسن کمالیہ

یا ام البقیع السلام علیکم

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

نوحہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

زینبؑ ہے سفر میں ہائے خاک ہے سر میں

زینبؑ ہے سفر میں ہائے خاک ہے سر میں
کب ہو گی رہا قید سے کب جائے گی گھر میں

بکھرے ہوئے بالوں سے منہ ڈھانپ لو بی بی
یہ لوگ شرابی ہیں تیری راہ گزر میں

تاریخ تیری جنگ کو دہراتی رہے گی
اصغرؑ جو لڑی تو نے ننھی سی عمر میں

اِک وقت تھا کوفہ کی شہزادی تھی زینبؑ
کس حال میں آئی ہے بابا کے شہر میں

جس پردے کا ضامن تھا عباسِؑ دلاور
ہے زخم اسی پردے کا عابدؑ کے جگر میں

تھے تن پہ پھٹے کپڑے اور کان بھی زخمی
عابدؑ نے اتارا جو سکینہؑ کو قبر میں

شبیرؑ کے ماتم سے ہائے روکنے والو
زینبؑ کی یہ سنت ہے مومن کی نظر میں

برائے ترحیم: بیگم و سیّد وصی حیدر زیدی، سیّدہ تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

قدیمی عکس روضہ مبارک

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام

شیعیانِ علی ڈاٹ کام



وَصِیُ العَزاء

نوحے وسلام

جلد دوئم

برائے ترحیم

بیگم وسید وصی حیدر زیدی

تمثیل زہراء بنت سید علی قنبر زیدی

پیشکش

خانوادۂ سید وصی حیدر زیدی



